﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾ ﴿...اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:74) ﴿...عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا﴾(بنی اسرائیل:80)

الفضل

ہفت روزہ انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ:- نصیر احمد قمر

جلد 24 | جمعۃ المبارک 22/دسمبر 2017ء | 03 ربیع الثانی 1439 ہجری قمری ❁ 22/فتح 1396 ہجری شمسی | شمارہ 51

درود شریف گناہوں کو نابود کرتا ہے

حضرت ابوبکر صدیقؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود بھیجنا اس سے کہیں بڑھ کر گناہوں کو نابود کرتا ہے جتنا کہ ٹھنڈا پانی پیاس کو۔ اور آپ پر سلام بھیجنا گردنوں کو آزاد کرنے سے بھی زیادہ فضیلت رکھتا ہے اور آپ کی محبت اللہ کی راہ میں جان دینے یا جہاد کرنے سے بھی افضل ہے۔

(تفسیر در منثور جلد 6 صفحہ 654)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

خدا تعالیٰ سے ڈرو کہ خدا کی طرف ایک دن جانا ہے۔ اُن لوگوں کی طرح نہ بن جاؤ کہ قرآن شریف پڑھتے ہیں اور اس کے امر و نہی کی کچھ پروا نہیں کرتے۔

’’اور خدا تعالیٰ نے ان کے واسطہ سے ایک دوسرا سلسلہ قائم کیا جو وہ سلسلہ اُس موسیٰ کے سلسلہ کی مانند ہے کہ وہ اس کا مثیل ہے اس دنیا میں اور عقبیٰ میں اور یہ خدا تعالیٰ کا وعدہ تھا توراۃ اور انجیل اور قرآن میں اور وعدہ کا وفا کرنے والا اور راستگو خدا تعالیٰ سے زیادہ کون ہے۔ اور جس وقت کہ وعدہ مشابہت خلافت کے دونوں سلسلہ میں تھا اور خدا تعالیٰ کی طرف سے نون ثقیلہ کے ساتھ مؤکّد کیا گیا تھا اس بات نے تقاضا کیا کہ سلسلہ محمدیہ کے آخر میں وہ خلیفہ آئے کہ وہ عیسیٰ علیہ السلام کی مانند ہو۔ کس لئے کہ عیسیٰ علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام کے خلیفوں میں سے آخری خلیفہ تھا جیسا کہ بیان ہوا اور واجب ہوا کہ یہ خلیفہ جو خاتم الخلفاء ہے قریش میں سے نہ ہووے اور تلوار نہ اٹھائے اور جنگ کا حکم نہ کرے تا کہ مشابہت پوری ہو جائے جیسا کہ پوشیدہ نہیں۔ اور یہ بھی لازم ہوا کہ وہ ایک دوسری قوم کی حکومت کے نیچے ظاہر ہووے جو وہ قوم مثل اس قوم کے ہو کہ حضرت مسیح علیہ السلام اس کی حکومت کے زمانہ میں ظاہر ہوئے تھے۔ پس اس مشابہت کو دیکھ کہ کیسی واضح اور روشن تر ہے۔ اور تُو جانتا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام یہ چاروں صفات اپنی ذات میں جمع رکھتے تھے اور اسی طرح خدا تعالیٰ نے ارادہ کیا کہ یہ چاروں صفات اِس اُمت کے مسیح میں بھی جمع ہوں تا کہ امرِ مماثلت بوجہِ اَتم حاصل ہو جائے اور ایسی کلّی تقسیم نہ ہو کہ اس میں کمی زیادتی کسی قسم کی رہ جائے۔☆[**حاشیہ**۔ اگر کہا جائے کہ حضرت مسیح علیہ السلام بے باپ پیدا ہوئے تھے اور یہ اک امر فوق العادت ہے۔ پس شان مماثلت پوری نہیں ہوتی ہے اور باہم مشابہت کا ہونا ضروری ہے جو سلیم الطبع لوگوں پر پوشیدہ نہیں ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ انسان کا بے باپ پیدا کرنا عادت اللہ میں داخل ہے اور ہم اس کو قبول نہیں کرتے کہ یہ خارج از عادت ہے☆[**حاشیۃ**۔ آیا تم نے نہیں دیکھا کہ حضرت آدم علیہ السلام کا نہ کوئی باپ تھا اور نہ ماں۔ پس یہ امر عادت اللہ میں داخل ہونا ابتداءِ زمانہ سے ہی ثابت ہے۔ **منہ**] اور نہ لائق ہے کہ اس بات کو قبول کیا جائے۔ کس لئے کہ انسان کبھی عورت کے نطفہ سے بھی پیدا ہو جاتا ہے اگرچہ بات نادر ہو اور یہ امر قانون قدرت سے بھی خارج نہیں ہے بلکہ ہر قوم میں اس کی نظیریں پائی جاتی ہیں اور اہل تجربہ طبیبوں نے ایسی نظیروں کا ذکر کیا ہے۔ ہاں ہم یہ بات قبول کر سکتے ہیں کہ بغیر باپ کے پیدا ہونا قلیل الوقوع امر ہے بہ نسبت اس امر کے کہ اس کا مخالف ہے اور اس امر عجیب کے مشابہ میری پیدائش ہے۔[**حاشیہ در حاشیہ**۔ اس کے ساتھ ساتھ میں دو (زرد) چادروں میں مبعوث کیا گیا ہوں اور مَیں دو بیماریوں کے ساتھ زندگی گزار رہا ہوں۔ ایک بیماری جسم کے نچلے حصہ میں ہے اور دوسری اوپر والے حصہ میں اور میری زندگی مسیح کی ولادت سے زیادہ تعجب خیز ہے اور جو غور کرے اس کے لئے اعجاز ہے۔ **منہ**] کس لئے کہ میں توأم پیدا ہوا ہوں اور میرے ساتھ ایک لڑکی پیدا ہوئی تھی جو وہ مر گئی اور میں زندہ رہ گیا اور اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ یہ واقعہ بھی نسبتاً عام پیدائش کے قاعدہ سے عجیب ہے اور مشابہت کے لئے اسی قدر اشتراک کافی ہے۔ کس لئے کہ مشابہت و مماثلت سوائے ایک رنگ کی مناسبت کے اور کچھ نہیں چاہتی ہے۔ اور وہ اس جگہ حاصل ہے۔ مثلاً جب ہم بطریق مجاز و استعارہ یہ کہیں کہ یہ مرد شیر ہے پس ہمیشہ یہ لازم و واجب نہیں ہے کہ ہم یہ ثابت کریں کہ تمام اعضاء و صفات اس مرد کے شیر میں پائے جاتے ہیں۔ چنانچہ دُم و آواز اور بال اور کھال اور تمام درندگی کے لوازم بھی اس میں ہوں۔ پھر جان لو کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بے باپ پیدا ہونا بنی اسرائیل میں سے یہود کے لئے ایک تنبیہ ہے اور ان کے زوال کی گھڑی پر ایک دلیل ہے اور اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ ضرور نبوت ان سے منتقل ہو جائے گی۔ مگر اس اُمّت کا مسیح مذکر اور مؤنث سے توَام پیدا ہوا ہے اور مادۂ انثیت اس سے علیحدہ کر دیا گیا ہے اور اس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ خدا تعالیٰ اس گروہ میں بہت مرد پیدا کرے گا جو صاحبِ صدق و صفا ہوں گے۔ پس ان دونوں پیدائشوں میں مختلف اغراض ہیں۔ اس لحاظ سے طریق ولادت میں اختلاف واقع ہوا ہے۔ **منہ**] اور یہ خدا تعالیٰ کا وعدہ تھا اور یہ خدا تعالیٰ کا وعدہ نہ قابل تبدیل اور نہ لائق سہو ہے۔ آیا تم کتاب الٰہی کو نہیں پڑھتے؟ کیا اس میں یہ وعدہ نہیں ہے؟ خدا تعالیٰ سے ڈرو کہ خدا کی طرف ایک دن جانا ہے۔ اُن لوگوں کی طرح نہ بن جاؤ کہ قرآن شریف پڑھتے ہیں اور اس کے امر و نہی کی کچھ پروا نہیں کرتے۔ جب ان کو کہا جاتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے وعدہ پر ایمان لاؤ اور جس رحمت کے تم امیدوار ہو اس میں سے اپنا حصہ نہ گنواؤ۔ تو کہتے ہیں کہ ہم نہیں جانتے کہ وعدہ کیا ہوتا ہے۔ اور ان کے دل پر مہر لگی ہوئی ہے۔ کوئی بھی ان میں سے نہیں دیکھتا اور نہیں سنتا اور حق کو قبول نہیں کرتا حالانکہ ہم نے چمکدار موتیوں کی طرح ان کو دلائل دیئے۔‘‘

(خطبہ الہامیہ مع اردو ترجمہ صفحہ 71 تا 76۔ شائع کردہ نظارت اشاعت صدر انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ)

عبادات میں فرض نمازیں سب سے اہم ہیں جن پر تمام احمدی گھرانوں کو خاص توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اس لئے خود بھی نمازوں کی پابندی کریں اور اولاد کو بھی اس کی عادت ڈالیں۔ اپنی سوچ اور دلچسپیوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے احمدیت کی تعلیمات کے تابع بنائیں اور اپنے اوقات کا مفید استعمال کیا کریں۔ نئی ایجادات میں بہت سی لغویات ہیں مثلاً انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا کا غلط استعمال عام ہوتا جارہا ہے، اس لئے ان سے خود بھی بچیں اور اپنے بچوں کو بھی بچا کر رکھیں۔ ایم ٹی اے دیکھیں اور اپنے بچوں کو بھی اس سے مانوس کریں۔ میرے خطبات گھروں میں اکٹھے بیٹھ کر سنا کریں اور بعد میں بچوں سے کچھ پوچھ بھی لیا کریں تا کہ اگلی دفعہ وہ زیادہ غور سے سنیں۔ میری نصائح کو یاد رکھیں اور اُن پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کریں۔

لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ بھارت کے سالانہ اجتماع منعقدہ اکتوبر 2017ء کے موقع پر سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خصوصی پیغام

لندن

MA 10-09-2017

پیاری ممبرات لجنہ اماء اللہ بھارت!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ کہ آپ کو امسال بھی اپنا سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کا انعقاد ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور اجتماع میں شریک سب پر اس کے نیک اثرات مرتب فرمائے۔ آمین۔ مجھ سے اس موقع پر پیغام بھجوانے کی درخواست کی گئی ہے۔ میں اس موقع پر آپ کو چند نصائح کرنا چاہتا ہوں۔

یہ زمانہ مادہ پرستی کا زمانہ ہے جس میں احکام الٰہی کو پسِ پشت ڈال دیا گیا ہے۔ مذہب اور خدا کے تصور کا مذاق اڑایا جاتا اور اُسے جہالت کی نشانی سمجھا جاتا ہے۔ آپ خوش قسمت ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جس شخص کو اپنے نور سے منور کر کے اس زمانے کا نبی بنا کر بھیجا آپ کو اُسے ماننے کی سعادت نصیب ہوئی اور خلافت احمدیہ سے وابستگی کی توفیق ملی۔ یہ خدا تعالیٰ کا خاص احسان ہے جس کے شکرانے کے لئے ضروری ہے کہ آپ کا ایمان مضبوط ہو۔ اعمال صالحہ بجالاتی رہیں اور اُن صفات کو اپنائیں جو قرآن کریم نے رحمان خدا کے بندوں کی بیان فرمائی ہیں۔ مثلاً یہ کہ وہ زمین پر فروتنی اور عاجزی کے ساتھ چلتے ہیں۔ اُن میں تکبر اور غرور نہیں ہوتا۔ بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ ذرا ذراسی بات پر ان کے جذبات بھڑک جاتے ہیں۔ اختلافِ رائے پر غصہ میں آجاتے ہیں۔ یہ باتیں اخلاق پر اثر انداز ہوتی ہیں اور آہستہ آہستہ نیکیوں کو کھاجاتی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

”رحمٰن کے حقیقی پرستار وہ لوگ ہیں کہ جو زمین پر بردباری سے چلتے ہیں اور جب جاہل لوگ ان سے سخت کلامی سے پیش آئیں تو سلامتی اور رحمت کے لفظوں سے ان کا معاوضہ کرتے ہیں یعنی بجائے سختی کے نرمی اور بجائے گالی کے دعا دیتے ہیں۔“ (براہین احمدیہ حصہ چہارم، روحانی خزائن، جلد 1 صفحہ 449 حاشیہ)

پس ایک احمدی کا کردار فسادوں کو دُور کرنا ہے۔ اگر ہر احمدی عورت اس کو سمجھ لے تو آپس کی لڑائیاں اور رنجشیں دُور ہو جائیں گی اور باہم صلح صفائی اور ایک دوسرے کی غلطیوں کو نظر انداز کرنے کے جذبات پیدا ہوں گے۔

یہ بھی یاد رکھیں کہ آپ کے ذمہ اگلی نسلوں کی تربیت اور ان کا خدا تعالیٰ سے تعلق جوڑنے کا کام ہے جس کا بہترین ذریعہ عبادات کا قیام ہے۔ عبادات سے ایمان کی مضبوطی ہوتی ہے۔ قرآن شریف میں تو انسان کی پیدائش کی غرض ہی عبادت بیان کی گئی ہے اور عبادات میں بھی فرض نمازیں سب سے اہم ہیں جن پر تمام احمدی گھرانوں کو خاص توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اس لئے خود بھی نمازوں کی پابندی کریں اور اولاد کو بھی اس کی عادت ڈالیں۔ پھر اس کے ساتھ ساتھ دعاؤں کو بھی اپنا شعار بنائیں کیونکہ رحمان خدا کے بندوں کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ وہ راتوں کو اُٹھ اُٹھ کر دعائیں کرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”اگر تم لوگ چاہتے ہو کہ خیریت سے رہو اور تمہارے گھروں میں امن رہے تو مناسب ہے کہ دعائیں بہت کرو اور اپنے گھروں کو دعاؤں سے پُر کرو۔ جس گھر میں ہمیشہ دعا ہوتی ہے خدا تعالیٰ اسے برباد نہیں کیا کرتا۔“ (ملفوظات، جلد سوم، صفحہ 232)

ایک اور اہم بات یہ ہے کہ اپنی سوچ اور دلچسپیوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے احمدیت کی تعلیمات کے تابع بنائیں اور اپنے اوقات کا مفید استعمال کیا کریں۔ نئی ایجادات میں بہت سی لغویات ہیں مثلاً انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا کا غلط استعمال عام ہوتا جارہا ہے۔ لوگ موبائل فون پر اور آن لائن Chatting میں ہر وقت مصروف دکھائی دیتے ہیں۔ یاد رکھیں کہ مومن لغویات سے پرہیز کرتے ہیں۔ اس لئے ان سے خود بھی بچیں اور اپنے بچوں کو بھی بچا کر رکھیں۔ اسی طرح ٹی۔ وی چینلز کی بھی بہتات ہے۔ یہ سب شیطان کے حملوں میں سے ہیں جو اخلاق اور روحانیت کو تباہ کرتے ہیں۔ اس لئے نئی ایجادات کے غلط استعمال سے سب احمدیوں کو خوب محتاط رہنا چاہئے۔ ہمیشہ سوچیں کہ جب آپ نے احمدیت کو سچا سمجھ کر مانا ہے تو ان تمام باتوں سے بھی بچنے کی کوشش کرنی چاہئے جن سے بچنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ آپ انہی ایجادات کا مفید استعمال کر کے دینی اور روحانی ترقی کر سکتی ہیں۔ جماعت کی ویب سائٹ alislam پر دینی علوم کا خزانہ موجود ہے اس سے اپنا علم بڑھائیں۔ عقائد اور دلائل سیکھیں۔ اسی طرح ایم ٹی اے دیکھیں اور اپنے بچوں کو بھی اس سے مانوس کریں۔ میرے خطبات گھروں میں اکٹھے بیٹھ کر سنا کریں اور بعد میں بچوں سے کچھ پوچھ بھی لیا کریں تا کہ اگلی دفعہ وہ زیادہ غور سے سنیں۔ یاد رکھیں کہ اس زمانہ میں خلافت علی منہاج النبوۃ کا اجراء اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور خلیفۂ وقت کی آواز میں غیر معمولی تاثیر بھی اُسی نے پیدا فرمائی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا بھر کے احمدی جو خلافت سے گہری محبت اور بے انتہا عقیدت و اخلاص کا تعلق رکھتے ہیں جب خلیفۂ وقت کی زبان سے براہِ راست نصائح سنتے ہیں تو اُن سے نہایت نیک اثر لیتے ہیں۔ وہ ان باتوں پر عمل کر کے روحانی ترقی کرتے ہیں اور اُن کے بچوں کی تربیت کا کام بھی بہت آسان ہو جاتا ہے۔

پس میری ان نصائح کو یاد رکھیں اور اُن پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کریں۔ اللہ کرے کہ آپ پہلے سے بڑھ کر اپنی تربیت کی طرف توجہ دینے والی ہوں۔ اللہ تعالیٰ سے لَو لگانے والی ہوں اور اپنی نسلوں کو سنبھالنے والی ہوں۔ آمین۔

والسلام خاکسار

(دستخط) مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری اطلاع دیتے ہیں کہ بتاریخ 25/نومبر 2017ء بروز ہفتہ بوقت ساڑھے گیارہ بجے دن حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لاکر مکرمہ رفعت بشیر صاحبہ (اہلیہ مکرم مسعود احمد بشیر صاحب۔ آف پرلی۔ کرائیڈن۔ یوکے) کی **نماز جنازہ حاضر** اور کچھ مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر:

مکرمہ رفعت بشیر صاحبہ (اہلیہ مکرم مسعود احمد بشیر صاحب۔ آف پرلی۔ کرائیڈن۔ یوکے)

23 نومبر 2017ء کو 59 سال کی عُمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت مولوی دل پذیر صاحب رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پڑنواسی تھیں۔ بہت کامیاب داعی الی اللہ تھیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی مجالس سوال وجواب میں غیر از جماعت مہمانوں کو لاتی تھیں اور کئی بیعتیں کروانے کی بھی توفیق پائی۔ آپ 9 سال لوکل صدر لجنہ اور 12 سال لوکل سیکرٹری تبلیغ کے طور پر خدمت بجالاتی رہیں۔ بہت نیک مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ خلافت کے ساتھ عقیدت کا تعلق تھا۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ دو بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب:

1۔ مکرم ڈاکٹر جاوید اسلم بھٹی صاحب (آف حافظ آباد۔ پاکستان)

آپ 3 نومبر 2017ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حافظ آباد میں ایک پرائیویٹ ڈسپنسری چلاتے تھے۔ آپ غریبوں اور ناداروں کی بہت مدد کرنے والے نیک اور باوفا انسان تھے۔ جماعتی خدمات میں ہمیشہ پیش پیش رہتے اور عہدیداروں اور مرکزی مہمانوں کا بہت احترام کرتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم شمس اقبال صاحب (مربی سلسلہ) استاد جامعہ احمدیہ جرمنی کے خالہ زاد بھائی تھے۔

2۔ مکرمہ خالدہ عباسی صاحبہ (بنت مکرم مظفر حسین عباسی صاحب مرحوم۔ انسپکٹر بیت المال آمد ربوہ)

29 اکتوبر 2017ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ صوم وصلوٰۃ کی پابند، قرآنی احکامات پر عمل کرنے والی، دعا گو، بہت ملنسار، مہمان نواز، غریب پرور، خوددار اور تقویٰ شعار خاتون تھیں۔ آپ کو 16 سال تک مختلف جماعتی شعبہ جات میں خدمت کی توفیق ملی۔ عہدیداران کا بہت احترام کرتی تھیں۔ ہر جماعتی تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹی یادگار چھوڑی ہے۔ آپ مکرم صفدر حسین عباسی صاحب (کارکن رقیم پریس یوکے) کی بڑی بہن تھیں۔

3۔ مکرم یمین المیامن صاحب ابن مکرم مولوی بذل الرحمان صاحب بنگالی (آف کینیڈا)

15 نومبر 2017ء کو 83 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ مکرم صوفی مطیع الرحمان صاحب اور صوفی ظلّ الرحمان صاحب بنگالی کے بھتیجے اور مکرم قاری نعیم الرحمان صاحب بنگالی کے پوتے تھے۔ مرحوم اپنے پانچ بھائیوں میں سے سب سے چھوٹے تھے جو اپنے ناموں کی وجہ سے قادیان میں مشہور تھے۔ بچپن سے ہی قرأتِ قرآن اور اذان کی وجہ سے بھی بہت مشہور تھے۔ آپ کو تبلیغ کا جنون کی حد تک شوق تھا۔ خلافت سے والہانہ محبت تھی۔ تہجد اور نمازوں کے پابند، انتہائی نیک، نرم دل اور ہر دلعزیز انسان تھے۔ چندوں کی ادائیگی میں بہت باقاعدہ تھے۔ مرحوم موصی تھے۔

4۔ مکرم مروت حسین شاہ صاحب (آف گھٹیالیاں خورد۔ حال مقیم رحمان کالونی۔ ربوہ)

29 اکتوبر 2017ء کو 74 سال کی عمر میں وفات

باقی صفحہ نمبر 17 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ عید الفطر

آج عید کا دن ہے جو خوشی کا دن ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہم اس لئے خوشی مناتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے انسان کی فطرت کو مدنظر رکھتے ہوئے عید کی خوشیاں منانے کا دن مقرر کیا ہے۔ دنیا میں ہم دیکھتے ہیں کہ باقی قوموں اور مذہبوں نے بھی اس انسانی فطرت کے مطابق اپنی خوشیاں منانے کے دن مقرر کئے ہوئے ہیں لیکن ان قوموں کے خوشی کے دنوں میں وہ اجتماع کا رنگ نہیں ہے جو رنگ اسلام نے اجتماع کا رکھا ہے۔ اس دن نماز کی بھی زیادتی ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنے کے لئے ہم عام دنوں میں عبادت کی طرف توجہ دیتے ہیں اور پانچ فرض نمازیں پڑھتے ہیں تو عید کے دن اس خوشی منانے کے دن کے ساتھ ہم پر چھ نمازیں فرض ہو جاتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ اپنے حقوق کے ساتھ بحیثیت مسلمان ہم پر یہ بھی فرض کرتا ہے کہ ہم بندوں کے حق ادا کرنے والے بھی بنیں۔ اپنے بھائیوں سے نیک سلوک کرنا امن پیار اور محبت کے پیغام کو ہر طرف پھیلانا اور معاشرے میں پیار اور محبت سے رہنا ایک دوسرے کا حق ادا کرتے ہوئے رہنا اصل اور حقیقی عید کی خوشیوں کا حامل بناتا ہے۔ پس اس طرف ہمیں اپنی خوشیوں کے حوالے سے بھی کوشش کرنی چاہئے۔ صرف ذاتی خوشیاں نہ ہوں بلکہ ماحول کو بھی ہم ہر سطح پر خوشیاں دینے والے ہوں۔

”دین کے دو ہی کامل حصے ہیں ایک خدا سے محبت کرنا اور ایک بنی نوع سے اس قدر محبت کرنا کہ ان کی مصیبت کو اپنی مصیبت سمجھ لینا اور ان کے لئے دعا کرنا۔“

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالہ سے حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کے مختلف درجات کا تذکرہ اور عید کے موقع پر خصوصیت سے حقوق اللہ کے ساتھ ساتھ حقوق العباد کی طرف توجہ دینے کی تاکیدی نصائح۔

ہمیں ہر سطح پر محبت، پیار، بھائی چارے اور حقوق کی ادائیگی کے لئے کوشش کرنی چاہئے۔ حقیقت میں یہی چیز ہے جو عید کی حقیقی خوشیوں کو حاصل کرنے والا بناتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی توفیق دے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے حقیقی شکر گزار بنیں اس کی عبادت کا بھی حق ادا کرنے والے ہوں اور اس کے بندوں کے بھی حق ادا کرنے والے ہوں۔

خطبہ عید الفطر فرمودہ امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مورخہ 26/جون 2017ء بمطابق 26/احسان 1396 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن، یوکے

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

آج عید کا دن ہے جو خوشی کا دن ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہم اس لئے خوشی مناتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے انسان کی فطرت کو مدنظر رکھتے ہوئے عید کی خوشیاں منانے کا دن مقرر کیا ہے۔ انسانی فطرت یہ چاہتی ہے کہ وہ اپنے لوگوں، دوستوں کے ساتھ مل کر خوشی منائے اور ایسے حالات پیدا کرے جب اس طرح مل کر خوشی منانے کا موقع مل سکے۔ دنیا میں ہم دیکھتے ہیں کہ باقی قوموں اور مذہبوں نے بھی اس انسانی فطرت کے مطابق اپنی خوشیاں منانے کے دن مقرر کئے ہوئے ہیں لیکن ان قوموں کے خوشی کے دنوں میں وہ اجتماع کا رنگ نہیں ہے جو رنگ اسلام نے اجتماع کا رکھا ہے۔

نیز اسلامی عید اور خوشی کے دن میں یہ بھی فرق ہے کہ اس دن عید کا خطبہ اور عید کی نماز کی بھی زیادتی ہو جاتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عید کا خطبہ پڑھ کر بتایا کہ جہاں لوگ عید کی خوشی منائیں وہاں خدا کی باتیں سننے اور اس کی عبادت کرنے کے لئے بھی جمع ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کے ذمہ جو دو ذمہ داریاں ڈالی ہیں اس کا اظہار ہو۔ وہ دو ذمہ داریاں کیا ہیں؟ ایک حقوق اللہ کی ادائیگی اور ایک حقوق العباد کی ادائیگی۔ اب اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنے کے لئے ہم عام دنوں میں عبادت کی طرف توجہ دیتے ہیں اور پانچ فرض نمازیں پڑھتے ہیں تو عید کے دن اس خوشی منانے کے دن کے ساتھ ہم پر چھ نمازیں فرض ہو جاتی ہیں۔ ایک دنیادار تو کہے گا کہ یہ اچھی عید ہے جس میں خوشیاں اور کھیل کود کے بجائے پھر نمازوں کا پابند کر دیا گیا ہے، پھر عبادتوں کی طرف توجہ دلا دی گئی۔ لیکن ایک مومن سمجھتا ہے کہ حقیقی خوشی اسی میں ہے جب اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں اور اس کا شکر ادا کریں۔ اس نے ہمیں یہ موقع عطا فرمایا جب ہم اس کی عبادت کا بھی حق ادا کریں اور اس کی مخلوق کا بھی حق ادا کریں اور اپنی خوشیاں بھی اپنے دوستوں کے ساتھ مل کر منائیں۔

اس دن جب ہم پر چھ نمازیں فرض ہو جاتی ہیں تو اس کے ساتھ ہی جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ ہم سورۃ فاتحہ بھی زیادہ پڑھتے ہیں۔ سورۃ فاتحہ ہر نماز میں پڑھنی ضروری ہے۔ ہر رکعت میں پڑھنی ضروری ہے۔ اور سورۃ فاتحہ میں ہم جب اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ کہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں تو یہ اللہ تعالیٰ کی حمد ہے، تسبیح ہے، تحمید ہے۔ عام دنوں میں فرائض نماز اور سنتوں میں ہم بتیس مرتبہ سورۃ فاتحہ پڑھتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ کہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں اور عید کے دن 34 مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ کہہ کر اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لاتے ہیں۔ جو نوافل پڑھنے والے ہوں تو اس سے بھی زیادہ پڑھتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ”اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کے الفاظ میں مسلمانوں کو یہ تعلیم دی گئی ہے کہ جب اُن سے سوال کیا جائے اور اُن سے پوچھا جائے کہ اُن کا معبود کون ہے تو ہر مسلمان پر واجب ہے کہ وہ یہ جواب دے کہ میرا معبود وہ ہے جس کے لئے سب حمد ہے اور کسی قسم کا کوئی کمال اور قدرت ایسی نہیں مگر وہ اس کے لئے ثابت ہے۔“ (تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد اوّل صفحہ 82 حاشیہ) یعنی ہر قسم کے کمال اور قدرت اللہ تعالیٰ سے ہی ثابت ہیں۔ اس کے لئے ہی ہیں۔

پھر الحمد للہ کی مزید وضاحت فرماتے ہوئے ایک جگہ سورۃ فاتحہ کے بارے میں آپ نے فرمایا کہ: ”اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ… جس کے یہ معنی ہیں کہ ہر ایک حمد اور تعریف اس ذات کے لئے مُسلَّم ہے جس کا نام اللہ ہے اور اس فقرہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سے اس لئے شروع کیا گیا کہ اصل مطلب یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی عبادت روح کے جوش اور طبیعت کی کشش سے ہو۔“ عبادت صرف ظاہری، سر سے اتارنے کے لئے عبادت نہ ہو بلکہ روح کے جوش سے ہو اور طبیعت میں عبادت کرنے کی طرف ایک کشش پیدا ہو۔ فرمایا ”اور ایسی کشش جو عشق اور محبت سے بھری ہوئی ہو ہرگز کسی کی نسبت پیدا نہیں ہو سکتی جب تک یہ ثابت نہ ہو کہ وہ شخص ایسی کامل خوبیوں کا جامع ہے جس کے ملاحظہ سے بے اختیار دل تعریف کرنے لگتا ہے۔“ ”اگر انسان غور کرے تو اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہے جس کے لئے حقیقی تعریف نکل سکتی ہے کیونکہ وہی تمام خوبیوں کا جامع ہے۔ فرمایا ”اور یہ تو ظاہر ہے کہ کامل تعریف دو قسم کی خوبیوں کے لئے ہوتی ہے۔ ایک کمالِ حُسن اور ایک کمالِ احسان۔“ دو باتیں ہوں کسی میں تو تبھی اس کی تعریف ہو سکتی ہے۔ ایک اس کا حسن اور خوبصورتی اور دوسرے اس کا احسان۔ تبھی انسان تعریف کرتا ہے اور شکر ادا کرتا ہے۔ فرمایا ”اور اگر کسی میں دونوں خوبیاں جمع ہوں تو پھر اس کے لئے دل فدا اور شیدا ہو جاتا ہے۔ اور قرآن شریف کا بڑا مطلب یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دونوں قسم کی خوبیاں حق کے طالبوں پر ظاہر کرے تا اس بے مثل و مانند ذات کی طرف لوگ کھینچے جائیں۔“ اللہ تعالیٰ کی یہ خوبیاں جو حسن اور احسان کی ہیں قرآن شریف یہی چاہتا ہے کہ یہ لوگوں پر ظاہر ہوں تا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف لوگ ایک خاص کشش اور جوش اور محبت سے آئیں۔ فرمایا ”اور روح کے جوش اور کشش سے اس کی بندگی کریں۔“ (ایام الصلح، روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 247)

آپ نے فرمایا ”کیونکہ اللہ تعالیٰ تمام صفات کاملہ کا جامع ہے اس لئے ہر قسم کی خوبی اس میں پائی جاتی ہے اس سے اس کا حسن ظاہر ہو گیا“ کیونکہ تمام صفات اس میں جمع ہیں۔ وہ چاہے انہیں پتا ہے یا نہیں پتا۔ اس لئے ان صفات کے جمع ہونے سے اس کا حسن ظاہر ہو گیا“ اور جہاں تک احسان کا تعلق ہے تو اللہ تعالیٰ کے احسان کا سب سے زیادہ فائدہ انسان کو پہنچتا ہے کیونکہ خدا تعالیٰ کی تمام مخلوقات سے انسان فائدہ اٹھاتا ہے۔“ (ماخوذ از ایّام الصلح، روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 247-248) اللہ تعالیٰ کے انسان پر احسان ہیں کہ جو بھی مخلوق اللہ تعالیٰ نے پیدا کی ہے وہ انسان کے فائدے کے لئے پیدا کی ہے اور جہاں جب چاہے انسان اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ پس ہمیں اللہ کا کتنا شکر کرنا چاہئے کہ اس کی صفات سے بھی جو حسن کی صورت میں ظاہر ہیں اور اس کے احسان سے بھی جو دنیا کی ہر چیز کے فائدے کی صورت میں ظاہر ہیں ان سے سب سے زیادہ انسان فائدہ اٹھا رہا ہے اور ان کا فائدہ سب سے زیادہ انسان کو ہو رہا ہے۔

پس یہ ہم پر فرض ہے کہ ہم دلی خوشی سے اس کی بندگی کا حق ادا کریں اور یہ باتیں یہ بھی تقاضا کرتی ہیں کہ ہم اس کے صحیح عابد بنیں اور اس کے احکامات پر عمل کرنے والے بنیں اور بحیثیت مسلمان اللہ تعالیٰ کی تعریف اور شکرگزاری ایک عام انسان کی نسبت ہم پر بہت زیادہ فرض ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے حقوق کے ساتھ بحیثیت مسلمان ہم پر یہ بھی فرض کرتا ہے کہ ہم بندوں کے حق ادا کرنے والے بھی بنیں۔ اللہ تعالیٰ کے اس حسن و احسان پر جس کا اظہار وہ اپنے بندوں سے کرتا ہے اللہ تعالیٰ کی شکرگزاری کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے بھی اپنی حیثیت کے مطابق حسن و احسان کا سلوک کریں۔ اگر ہم یہ کریں تو تبھی ہم اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ کا صحیح ادراک حاصل کر کے پھر اسے اپنی حالتوں سے ظاہر کرنے والے ہوں گے۔ جہاں عبادت کے حق کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی مخلوق کا بھی حق ادا کر رہے ہوں گے۔ اپنے بھائیوں سے نیک سلوک کرنا امن پیار اور محبت کے پیغام کو ہر طرف پھیلانا اور معاشرے میں پیار اور محبت سے رہنا ایک دوسرے کا حق ادا کرتے ہوئے رہنا اصل اور حقیقی عید کی خوشیوں کا حامل بناتا ہے۔

پس اس طرف ہمیں اپنی خوشیوں کے حوالے سے بھی کوشش کرنی چاہئے۔ صرف ذاتی خوشیاں نہ ہوں بلکہ ماحول کو بھی ہم ہر سطح پر خوشیاں دینے والے ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس بارے میں بہت سے ارشادات ہیں ان میں سے بعض پیش کرتا ہوں جو ہمیں بتاتے ہیں کہ حسن واحسان کی معراج ہم اپنی استعدادوں کے مطابق کس طرح حاصل کر سکتے ہیں۔ جتنی جتنی کسی کی صلاحیت ہے، استعدادیں ہیں اس کو اس پر عمل کرنا چاہئے کیونکہ حقیقی عید کی خوشیاں ہم تبھی حاصل کر سکتے ہیں جب ہم ان معیاروں کو حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ: ’’نیکی یہ ہے کہ خدا تعالیٰ سے پاک تعلقات قائم کئے جاویں اور اُس کی محبتِ ذاتی رگ وریشہ میں سرایت کرجاوے۔ جیسے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآئِ ذِی الْقُرْبٰی (النحل:91)‘‘ فرمایا کہ ’’خدا تعالیٰ کے ساتھ عدل یہ ہے کہ اس کی نعمتوں کو یاد کرکے اس کی فرماں برداری کرو‘‘۔ (اللہ تعالیٰ کی بیشمار نعمتیں ہیں ان کو یاد کرو اور پھر خدا تعالیٰ کا شکر بجالاؤ اور اس کی فرمانبرداری کرو۔ اس کے حکموں پر چلو۔ یہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ عدل ہے) ’’اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور اسے پہچانو‘‘ (اللہ تعالیٰ کی صحیح پہچان کرو۔ اللہ تعالیٰ کے مقام کی پہچان کرو) ’’اور اس پر ترقی کرنا چاہو‘‘ (اس سے اگلا قدم یہ ہے) ’’تو درجہ احسان کا ہے‘‘ (اب اللہ تعالیٰ پہ انسان کیا احسان کرے) فرمایا ’’اور وہ یہ ہے کہ اس کی ذات پر ایسا یقین کرلینا کہ گویا اس کو دیکھ رہا ہے‘‘ (اللہ تعالیٰ کی ذات پر ایسا یقین ہو جائے کہ انسان ہر وقت سمجھے کہ میں خدا کو دیکھ رہا ہوں) ’’اور جن لوگوں نے تم سے سلوک نہیں کیا ان سے سلوک کرنا۔ اور اگر اس سے بڑھ کر سلوک چاہو تو ایک اور درجہ نیکی کا یہ ہے کہ خدا کی محبت طبعی محبت سے کرو۔ نہ بہشت کی طمع، نہ دوزخ کا خوف ہو۔‘‘ (لوگوں سے تو انسان یہ کرتا ہے کہ جن سے سلوک نہیں بھی کیا ان سے انسان بڑھ کے سلوک کرتا ہے لیکن یہ قرابت داری کا رشتہ ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ سے اس درجہ پر پہنچنے کے لئے کیا کرنا ہے کہ خدا کی محبت طبعی محبت سے کرو۔ اللہ تعالیٰ سے محبت اس لئے کہ اس سے ہمیں محبت ہونی چاہئے کیونکہ بیشمار اس کی صفات ہیں اور اس کے احسان ہیں۔ نہ اس لئے کہ ہمیں اس کے بدلہ میں جنت ملے گی یا نہ کرنے سے دوزخ کا خوف ہوگا) ’’نہ بہشت کی طمع ہو نہ دوزخ کا خوف۔‘‘ اس کو سامنے رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے محبت کرو۔ یہ اللہ تعالیٰ کا ایتاء ذی القربیٰ کا مقام ہے۔ فرمایا کہ ’’بلکہ اگر فرض کیا جاوے کہ نہ بہشت ہے نہ دوزخ ہے تب بھی جوشِ محبت اور اطاعت میں فرق نہ آوے۔ ایسی محبت جب خدا تعالیٰ سے ہو تو اس میں ایک کشش پیدا ہو جاتی ہے اور کوئی فتور واقع نہیں ہوتا۔‘‘

اور پھر آگے فرمایا کہ ’’اور مخلوقِ خدا سے ایسے پیش آؤ کہ گویا تم ان کے حقیقی رشتہ دار ہو۔ یہ درجہ سب سے بڑھ کر ہے۔ کیونکہ احسان میں ایک مادہ خودنمائی کا ہوتا ہے اور اگر کوئی احسان فراموشی کرتا ہو تو محسن جھٹ کہہ اٹھتا ہے کہ مَیں نے تیرے ساتھ فلاں احسان کئے۔ لیکن طبعی محبت جو کہ ماں کو بچے کے ساتھ ہوتی ہے اس میں کوئی خودنمائی نہیں ہوتی۔‘‘ (نہ انسان دکھاوے کے لئے کرتا ہے نہ کسی غرض کے لئے کرتا ہے) ’’بلکہ اگر ایک بادشاہ ماں کو یہ حکم دیوے کہ تُو اس بچے کو اگر مار بھی ڈالے تو تجھ سے کوئی باز پُرس نہ ہوگی تو وہ کبھی یہ بات سننا گوارا نہ کرے گی اور اس بادشاہ کو گالی دے گی حالانکہ اسے علم بھی ہو کہ اس کے جوان ہونے تک میں نے مر جانا ہے مگر پھر بھی محبتِ ذاتی کی وجہ سے وہ بچہ کی پرورش کو ترک نہیں کرے گی۔‘‘ فرمایا کہ ’’اکثر دفعہ ماں باپ بوڑھے ہوتے ہیں اور ان کو اولاد ہوتی ہے تو ان کی کوئی امید بظاہر اولاد سے فائدہ اٹھانے کی نہیں ہوتی لیکن باوجود اس کے پھر بھی وہ اس سے محبت اور پرورش کرتے ہیں۔ یہ ایک طبعی امر ہوتا ہے۔ جو محبت اس درجہ تک پہنچ جاوے اس کا اشارہ ایتاءِ ذی القربیٰ میں کیا گیا ہے کہ اس قسم کی محبت خدا تعالیٰ کے ساتھ ہونی چاہئے۔ نہ مراتب کی خواہش۔ نہ ذلّت کا ڈر۔‘‘ (ملفوظات جلد 6 صفحہ 182-181۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اس اقتباس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نہایت لطیف پیرائے میں ہمیں ہمارے دونوں قسم کے حقوق کی معراج حاصل کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ اللہ تعالیٰ کا حق اور اس سے محبت کا اظہار بھی اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کا حقیقی ادراک اور اللہ تعالیٰ کی شکرگزاری کا طریق بھی بتا دیا۔ نیز اللہ تعالیٰ کے بندوں سے حسن سلوک اور تعلقات کی معراج بھی بتا دی اور یہی وہ اصول ہے جو دنیا کی حقیقی خوشیوں اور امن کا ضامن بن سکتا ہے۔

پھر مخلوق کے حقوق اور اللہ تعالیٰ سے تعلق کو مزید کھول کر ایک اور زاویہ سے بھی بیان فرمایا۔ باتیں تو وہی ہیں لیکن بعض الفاظ میں نئے پہلو آ جاتے ہیں۔

آپؑ فرماتے ہیں: ’’خدا تم سے کیا چاہتا ہے؟ بس یہی کہ تم نوعِ انسان سے عدل کے ساتھ پیش آیا کرو۔ پھر اس سے بڑھ کر یہ ہے کہ اُن سے بھی نیکی کرو جنہوں نے تم سے کوئی نیکی نہیں کی۔ پھر اس سے بڑھ کر یہ ہے کہ تم مخلوقِ خدا سے ایسی ہمدردی کے ساتھ پیش آؤ کہ گویا تم اُن کے حقیقی رشتہ دار ہو۔‘‘

اب نیکیوں کی معراج کیا بتائی کہ نیکی نہ کرنے والے سے بھی نیکی کرو۔ یہ حقیقی مومن کی خوبی ہے۔ جو کوئی نیکی کرتا ہے، کوئی احسان کا سلوک کرتا ہے تو اس سے تم نیکی کر ہی دیتے ہو۔ لیکن جو نیکی نہیں کر رہا اس سے نیکی کرنا اصل نیکی ہے۔

اور پھر فرمایا کہ: ’’تم مخلوقِ خدا سے ایسی ہمدردی کے ساتھ پیش آؤ کہ گویا تم ان کے حقیقی رشتہ دار ہو جیسا کہ مائیں اپنے بچوں سے پیش آتی ہیں۔‘‘ اب نیکی نہ کرنے والوں سے صرف عدل نہیں کرنا بلکہ ان پر احسان بھی کرنا ہے اور پھر احسان سے آگے بڑھ کر آپ نے فرمایا کہ ان سے اس طرح پیش آؤ جس طرح مائیں اپنے بچوں سے پیش آتی ہیں۔ ’’کیونکہ احسان میں ایک خودنمائی کا مادہ بھی مخفی ہوتا ہے اور احسان کرنے والا کبھی اپنے احسان کو جتلا بھی دیتا ہے۔ لیکن وہ جو ماں کی طرح طبعی جوش سے نیکی کرتا ہے وہ کبھی خودنمائی نہیں کرسکتا۔ پس آخری درجہ نیکیوں کا طبعی جوش ہے جو ماں کی طرح ہو۔ اور یہ آیت نہ صرف مخلوق کے متعلق ہے بلکہ خدا کے متعلق بھی ہے۔ خدا سے عدل یہ ہے کہ اس کی نعمتوں کو یاد کرکے اس کی فرمانبرداری کرنا۔‘‘ (دوبارہ وہی چیز دہرائی)۔ ’’اور خدا سے احسان یہ ہے کہ اس کی ذات پر ایسا یقین کرلینا کہ گویا اس کو دیکھ رہا ہے۔ اور خدا سے ایتاءِ ذی القربیٰ یہ ہے کہ اس کی عبادت نہ تو بہشت کے طمع سے ہو اور نہ دوزخ کے خوف سے۔ بلکہ اگر فرض کیا جائے کہ نہ بہشت ہے اور نہ دوزخ ہے تب بھی جوشِ محبت اور اطاعت میں فرق نہ آوے۔‘‘ (کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 31-30)

ذرا ذرا سی بات پر لوگ کہہ دیتے ہیں اللہ تعالیٰ نے دعا نہیں سنی۔ یہ مسئلہ ہو گیا فلاں ہو گیا تو اللہ تعالیٰ کے خلاف شکوے پیدا ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ اس کے احسانوں کو یاد نہیں کرتے۔ پس فرمایا اس کے احسانوں کو یاد کرو اس کے انعاموں کو یاد کرو اور ایک طبعی جوش سے اس سے محبت کرو۔ پس یہ معیار ہیں جو ہم نے حاصل کرنے ہیں اور حقیقی خوشی اسی وقت ہے جب ہم یہ حاصل کریں۔

ہم پر اللہ تعالیٰ کے بیشمار احسانات ہیں روزانہ ہم ان بیشمار نعمتوں سے حصہ بھی لے رہے ہوتے ہیں۔ ان کو یاد کرکے اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرنا تو ایک طرف رہا بہت سے ایسے بھی ہیں جو اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہہ کر اس کی شکرگزاری بھی نہیں کرتے۔ یعنی کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ تک نہیں کہتے یا کسی بھی طرح کسی لفظ میں اس کے شکرگزار نہیں ہوتے اور خوشیوں کے موقعوں پر تو بالکل بھول جاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہم سے کیا چاہتا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ سے احسان تو انسان نے کیا کرنا ہے لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو ہر موقع پر ہماری رہنمائی اور تربیت فرماتے ہیں، فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے احسان کا تعلق یہ ہے کہ اس کے احسانات کو یاد کرتے ہوئے اس کے ساتھ تعلق میں اتنا بڑھو کہ گویا خدا کو دیکھ رہے ہو۔ ایک حقیقی مومن کی یہی نشانی ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ حالت ہمیں اپنے اندر پیدا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم اس کی اس طرح عبادت کرنے والے ہوں جو بے غرض ہو اور خالص اللہ تعالیٰ کی محبت کی وجہ سے ہو۔ اس کے حسن واحسان کو سامنے رکھتے ہوئے صرف اس کی شکرگزاری کے لئے نہ ہو۔

پھر اس بارے میں مزید بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ باتوں کو کھولنے کے لئے مزید اقتباس پڑھوں گا۔ آپ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ ’’خدا کا تمہیں یہ حکم ہے کہ تم اُس سے اور اس کی خلقت سے عدل کا معاملہ کرو۔ یعنی حق اللہ اور حق العباد بجالاؤ۔ اور اگر اس سے بڑھ کر ہو سکے تو نہ صرف عدل بلکہ احسان کرو۔ یعنی فرائض سے زیادہ اور ایسے اخلاص سے خدا کی بندگی کرو کہ گویا تم اُس کو دیکھتے ہو‘‘۔ عبادتوں کے فرائض تو اللہ تعالیٰ نے فرض کئے ہیں۔ پانچ وقت نمازیں ہیں، عید فرض کی ہے، جمعہ فرض کیا اور احسان یعنی اس کی عبادت کا حق بجالانا یہ ہے کہ نوافل کی طرف بھی توجہ ہو۔ انسان کی ذکر اذکار کی طرف بھی توجہ ہو‘‘ اور حقوق سے زیادہ لوگوں کے ساتھ مروّت وسلوک کرو‘‘۔ جتنا کسی کا حق ہے اس سے زیادہ ان سے پیار اور شفقت اور محبت کا سلوک کرو۔ ’’اور اگر اس سے بڑھ کر ہو سکے تو ایسے بے علّت و بے غرض خدا کی عبادت اور خَلقُ اللّٰہ کی خدمت بجالاؤ کہ جیسے کوئی قرابت کے جوش سے کرتا ہے‘‘۔

(شحنۂ حق، روحانی خزائن جلد 2 صفحہ 362-361)

پھر بنی نوع سے ہمدردی اور حسن سلوک کی قرآنی تعلیم کی وضاحت فرماتے ہوئے ایک جگہ آپ فرماتے ہیں کہ: ’’اپنے بھائیوں اور بنی نوع سے عدل کرو اور اپنے حقوق سے زیادہ اُن سے کچھ تعرّض نہ کرو اور انصاف پر قائم رہو۔‘‘ کسی قسم کی زیادتی ان سے نہ کرو۔ جو اپنا حق ہے لو جہاں تک حق ہے۔ لیکن اس سے زیادہ ان پر زیادتی کر کے اپنے حق لینے کے لئے ان کے حقوق نہ مارنے لگ جاؤ کیونکہ یہ انصاف کے تقاضے پورا نہیں کرتا۔ اس لئے انصاف یہی ہے کہ انصاف پر قائم رہو اور اپنے حق سے زیادہ کسی چیز کی خواہش نہ کرو۔ بعض لوگ مقدموں میں اپنے حقوں سے بھی باہر نکل جاتے ہیں فرمایا کہ ’’اور اگر اس درجہ سے ترقی کرنی چاہو تو اس سے آگے احسان کا درجہ ہے اور وہ یہ ہے کہ تُو اپنے بھائی کی بدی کے مقابل نیکی کرے۔‘‘ اب پہلے جس نے نیکی نہیں کی تھی اس سے بھی نیکی کرو اور فرمایا کہ جو بدی تمہارے سے کر رہا ہے، برائی کر رہا ہے، تمہیں نقصان پہنچا رہا ہے اس سے بھی نیکی کرو۔ یہ احسان ہے ’’اور اس کے آزار کی عوض میں تُو اس کو راحت پہنچاوے۔‘‘ وہ تمہیں دکھ دیتا ہے تم اسے خوشی پہنچاؤ۔ تم اس کو آرام پہنچاؤ ’’اور مروت اور احسان کے طور پر دستگیری کرے۔ پھر فرمایا کہ ’’پھر بعد اس کے ایتاءِ ذی القربیٰ کا درجہ ہے اور وہ یہ ہے کہ تُو جس قدر اپنے بھائی سے نیکی کرے یا جس قدر بنی نوع کی خیرخواہی بجا لاوے اس سے کوئی اور کسی قسم کا احسان منظور نہ ہو بلکہ طبعی طور پر بغیر پیش نہاد کسی غرض کے وہ تجھ سے صادر ہو جیسی شدّتِ قرابت کے جوش سے ایک خویش دوسرے خویش کے ساتھ نیکی کرتا ہے۔‘‘ ایک قریبی رشتہ دار دوسرے قریبی رشتہ دار سے، ایک بھائی ایک بھائی سے، ایک ماں اپنے بچے سے جس طرح کرتی ہے اس طرح نیکی کرو۔ ’’سو یہ اخلاقی ترقی کا آخری کمال ہے۔‘‘ اخلاقی ترقی کے جو کمال کا آخری انتہا ہے وہ یہ ہے کہ اس طرح نیکی کرو۔ اسی کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے ’’کہ ہمدردیٔ خلائق میں کوئی نفسانی مطلب یا مدّعا یا غرض درمیان نہ ہو بلکہ اخوّت و قرابتِ انسانی کا جوش اس اعلیٰ درجہ پر نشوونما پا جائے کہ خود بخود بغیر کسی تکلّف کے اور بغیر پیش نہاد رکھنے کسی قسم کی شکرگزاری یا دعا یا اَور کسی قسم کی پاداش کے وہ نیکی فقط فطرتی جوش سے صادر ہو۔‘‘ (ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 552-551) اس طرح ہو کہ کوئی تکلّف نہ ہو اس میں اور کوئی خواہش نہ ہو کہ یہ انسان میرا شکرگزار بنے گا۔ کوئی خواہش نہ ہو کہ میں اس سے نیکی کروں گا تو یہ مجھے دعائیں دے گا۔ کسی بھی قسم کی خواہش نہ ہو اور پھر نیکی کرو تو یہ اصل نیکی ہے جو فطرتی جوش سے نکلنے والی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمدردیٔ خلق کے بارے میں بار بار اور بے شمار جگہ ہمیں تلقین فرمائی ہے بلکہ ایک جگہ یہ بھی فرمایا کہ بعض لوگ حقوق اللہ تو ادا کر دیتے ہیں۔ نمازیں پڑھنے والے بھی ہیں۔ روزے رکھنے والے بھی ہیں۔ بظاہر بڑے عابد اور نیک نظر آتے ہیں لیکن جہاں مخلوق کے حق کی ادائیگی کا معاملہ آیا وہاں ان کی نظریں بدل جاتی ہیں۔ ان کی نیکیوں کے معیار بدل جاتے ہیں۔ اور یہ حقیقت ہے۔ مجھے بھی بعض دفعہ لوگ لکھتے ہیں۔ لوگوں کے اصل سلوک سے یہی ظاہر ہوتا ہے بلکہ اور تو اَور بعض عورتیں اپنے خاوندوں کے متعلق لکھ رہی ہوتی ہیں اور پھر اس سے بھی بڑھ کر بعض بچے اپنے باپوں کے متعلق لکھ دیتے ہیں کہ ہمارے خاوند یا باپ مسجد میں بھی جاتے ہیں، جماعت کے کام بھی کرتے ہیں لیکن گھروں میں ان کا سلوک انتہائی نامناسب ہوتا ہے۔ بلکہ یہ دیکھ کر بعض بچوں پر اس قدر منفی اثر ہو رہا ہے کہ وہ دین سے بھی ہٹ جاتے ہیں۔ جماعت کی ایکٹویٹی (activity) سے بھی ہٹ جاتے ہیں۔ اگر بیوی بچوں سے کسی مرد کو کوئی شکایت ہو بھی تو انہیں آرام اور پیار سے سمجھایا جا سکتا ہے بجائے اس کے کہ سختی کی جائے۔ بندوں کے حقوق صرف اتنے ہی نہیں ہیں کہ باہر لوگوں کے سامنے جا کر کسی کی مدد کر دی جائے اور خدمت کر دی جائے بلکہ اپنے گھروں کے حقوق ادا کرنا بھی سب سے پہلے اور لازم ہے۔ باہر جا کر کوئی غیروں سے قریبیوں کا سلوک کرے اور جو قریبی ہیں ان سے غیروں کا سلوک

باقی صفحہ نمبر 13 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

12 ربیع الاول کادن وہ دن ہے جب دنیا میں وہ نور آیا جس کو اللہ تعالیٰ نے سراجِ منیر کہا۔جس نے تمام دنیا کو روحانی روشنی عطا کرنی تھی اور کی۔جس نے خدا تعالیٰ کی حکومت دنیا میں قائم کرنی تھی اور کی۔جس نے برسوں کے مُردوں کو روحانی زندگی دینی تھی اور دی۔جس نے دنیا کو امن اور سلامتی عطا کرنی تھی اور عطا کی۔جس کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وَمَآ اَرۡسَلۡنٰكَ اِلَّا رَحۡمَةً لِّلۡعٰلَمِيۡنَ (الانبیاء:108)۔اور ہم نے تجھے دنیا کے لئے صرف رحمت بنا کر بھیجا ہے۔جو صرف انسانوں کے لئے نہیں بلکہ چرند پرند سب کے لئے رحمت ہے۔جو صرف مسلمانوں کے لئے نہیں بلکہ غیر مسلموں کے لئے بھی رحمت تھا اور ہے۔اور جس کی تعلیم تا قیامت ہر ایک کے لئے رحمت ہے۔جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے آپ کے ماننے والوں کو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے رسول میں تمہارے لئے اُسوۂ حسنہ ہے۔

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے لئے توحید کے قیام کے بھی نمونے قائم کئے۔عبادتوں کے بھی نمونے قائم کئے۔اعلیٰ اخلاق کے بھی نمونے قائم کئے اور حقوق العباد کے بھی نمونے قائم فرمائے۔لیکن افسوس ہے کہ آجکل کی مُسلم اکثریت دعویٰ تو آپ کی محبت کا کرتی ہے لیکن عمل اس کے اُلٹ ہیں جس کی ہمارے آقا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم دی تھی اور جو عمل آپ نے کر کے دکھائے تھے۔آپ تو رحمۃٌ للعالمین بن کر آئے تھے اور یہ لوگ جو محبت کا دم بھرتے ہیں اور آج 12 ربیع الاول کو بھی بڑے جوش سے منا رہے ہیں اس میں بجائے یہ عہد کرنے کے کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ہم تیرے اُسوہ پر چلتے ہوئے رحمتیں ہر طرف پھیلائیں گے، اکثر مسلمان ملکوں میں فتنہ و فساد کی کیفیت ہے۔

پاکستان اور دوسرے مسلمان ممالک میں فتنہ وفساد اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ سے انحراف کی تکلیف دِہ صورتحال کا تذکرہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت الٰہی، قیامِ عبادات اور ہمدردیٔ بنی نوع انسان اور عجز وانکسار وغیرہ اخلاق عالیہ کی دلآویز روشن مثالوں کے حوالہ سے آپ کے اُسوۂ حسنہ کو اپنانے کی تاکید۔

پہلوں سے ملنے والی آخرین کی اِس جماعت کے افراد کا بھی فرض بنتا ہے کہ اس اُسوہ کی پیروی کرتے ہوئے جیسے صحابہ نے عبادتوں کے معیار بلند کئے ہم بھی اپنی عبادتوں کے معیار بلند کریں اور صرف دنیاداری میں ہی نہ ڈوبے رہیں۔ذیلی تنظیمیں اور جماعتی نظام یہ رپورٹ دیتے ہیں کہ ہمارے اتنے فیصد نماز پڑھنے والے ہوگئے۔چالیس فیصد۔پچاس فیصد۔ساٹھ فیصد۔ہم تو جب تک سو فیصد عابد پیدا نہ کرلیں ہمیں چین سے نہیں بیٹھنا چاہئے اور صرف نظام نہیں بلکہ ہر شخص کو خود جائزہ لینا چاہئے کہ مَیں کس حالت میں ہوں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ پر چلتے ہوئے احمدیوں کو اپنی سچائی کے معیار بلند کرنے کی ہمیشہ کوشش کرنی چاہئے تا کہ اسلام کی خوبصورت تعلیم کے پھیلانے میں آسانی پیدا ہو۔تبلیغ کے لئے ضروری ہے کہ قول و عمل ایک ہو۔اگر عمل میں سچائی نہیں تو لوگ دینی تعلیم کو بھی جھوٹا سمجھیں گے۔ خدا تعالیٰ کی ذات ایک سچائی ہے۔دین اسلام ایک سچائی ہے۔اس سچائی کو پھیلانا اور سچ کے ذریعہ سے پھیلانا آج ہمارا کام ہے۔

اپنے اخلاق ہر حال میں اچھے رکھنے کی ضرورت ہے اور یہی آج ایک احمدی کا شیوہ ہونا چاہئے۔آج مسلمانوں میں جو فتنے ہیں، فساد ہیں ان کی بنیادی وجہ ہی یہی ہے کہ اخلاق کے معیار گر گئے ہیں۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ کو لوگ بھول گئے ہیں اور صرف زبانی دعوے ہیں۔

آج اگر حقیقی خوشی منانی ہے تو پھر آپ کے اُسوہ پر عمل کر کے منائی جاسکتی ہے جہاں عبادتوں کے معیار بھی بلند ہوں۔جہاں توحید پہ بھی کامل یقین ہو اور اعلیٰ اخلاق کے معیار بھی بلند ہوں۔اگر یہ نہیں تو ہم میں اور غیر میں کوئی فرق نہیں۔اگر ہم عمل نہیں کر رہے تو وہ لوگ جو بکھرے ہوئے ہیں اور عارضی لیڈر اور نام نہاد علماء کے پیچھے چل کر لوگوں کے لئے تنگیوں کے سامان کر رہے ہیں ان میں اور ہم میں کوئی فرق نہیں ہوگا۔

افریقن امریکن احمدی سسٹر محترمہ سلمیٰ غنی صاحبہ آف فلاڈلفیا (امریکہ) کی وفات۔مرحومہ کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ یکم دسمبر 2017ء بمطابق 01 فتح 1396 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن، یوکے

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کررہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

12 ربیع الاول کادن وہ دن ہے جب دنیا میں وہ نور آیا جس کو اللہ تعالیٰ نے سراجِ منیر کہا۔جس نے تمام دنیا کو روحانی روشنی عطا کرنی تھی اور کی۔جس نے خدا تعالیٰ کی حکومت دنیا میں قائم کرنی تھی اور کی۔جس نے برسوں کے مُردوں کو روحانی زندگی دینی تھی اور دی۔جس نے دنیا کو امن اور سلامتی عطا کرنی تھی اور عطا کی۔جس کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وَمَآ اَرۡسَلۡنٰكَ اِلَّا رَحۡمَةً لِّلۡعٰلَمِيۡنَ (الانبیاء:108)۔اور ہم

نے تجھے دنیا کے لئے صرف رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ جو صرف انسانوں کے لئے نہیں بلکہ چرند پرند سب کے لئے رحمت ہے۔ جو صرف مسلمانوں کے لئے نہیں بلکہ غیر مسلموں کے لئے بھی رحمت تھا اور ہے۔ اور جس کی تعلیم تا قیامت ہر ایک کے لئے رحمت ہے۔ جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے آپ کے ماننے والوں کو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے رسول میں تمہارے لئے اُسوۂ حسنہ ہے۔ جیسا کہ فرماتا ہے کہ لَقَدۡ کَانَ لَکُمۡ فِیۡ رَسُوۡلِ اللّٰہِ اُسۡوَۃٌ حَسَنَۃٌ لِّمَنۡ کَانَ یَرۡجُوا اللّٰہَ وَالۡیَوۡمَ الۡاٰخِرَ وَذَکَرَ اللّٰہَ کَثِیۡرًا (الاحزاب:22) کہ یقیناً تمہارے لئے اللہ کے رسول میں نیک نمونہ ہے ہر اُس شخص کے لئے جو اللہ اور یوم آخرت کی امید رکھتا ہے اور کثرت سے اللہ کو یاد کرتا ہے۔ پس اس اُسوۂ حسنہ پر چلنے کے بغیر مسلمان مسلمان نہیں کہلا سکتا۔

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے لئے توحید کے قیام کے بھی نمونے قائم کئے۔ عبادتوں کے بھی نمونے قائم کئے۔ اعلیٰ اخلاق کے بھی نمونے قائم کئے اور حقوق العباد کے بھی نمونے قائم فرمائے۔ لیکن افسوس ہے کہ آجکل کی مُسلم اکثریت دعویٰ تو آپ کی محبت کا کرتی ہے لیکن عمل اس کے اُلٹ ہیں جس کی ہمارے آقا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم دی تھی اور جو آپ نے عمل کر کے دکھائے تھے۔ آپ تو رحمۃٌ للعالمین بن کر آئے تھے اور یہ لوگ جو محبت کا دم بھرتے ہیں اور آج 12 ربیع الاول کو بھی بڑے جوش سے منا رہے ہیں اس میں بجائے یہ عہد کرنے کے کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہم تیرے اُسوہ پر چلتے ہوئے رحمتیں ہر طرف پھیلائیں گے اکثر مسلمان ملکوں میں فتنہ و فساد کی کیفیت ہے۔

آج تو اس خوشی کے دن ہر مسلمان کے عمل سے یہ ظاہر ہونا چاہئے تھا کہ ہم جس نبی کے ماننے والے ہیں وہ امن و سلامتی کا بادشاہ ہے۔ وہ دنیا کے لئے رحمت ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کے اعلیٰ نمونے قائم کرنے والا ہے۔ وہ اخلاق کے اعلیٰ ترین معیار پر فائز ہے اور ہم اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق اس کی سنت پر چلنے والے ہیں۔ پس ہم سے آج کے دن اس نبی کی پیدائش کے دن کی خوشی میں محبت، پیار اور امن و سلامتی کے چشمے جاری ہوں گے کہ یہی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ماننے والوں سے کہا ہے اور یہی ان سے توقع رکھی ہے اور یہی ان کو تعلیم دی ہے لیکن اس کے برعکس مسلمان ملکوں میں فساد کی کیفیت طاری ہے جیسا کہ میں نے کہا بلکہ بعض جگہ پہ غیر مسلم دنیا بھی مسلمانوں کی وجہ سے خوفزدہ ہے۔

پاکستان میں اس خوف کے مارے کہ فتنہ و فساد کی آگ ایک جگہ سے دوسری جگہ نہ چلی جائے بعض شہروں میں آج موبائل فون کی سروس بند کر دی گئی ہے۔ پولیس کی بھاری نفری ہر چوک اور ہر سڑک پر کھڑی ہے۔ کیا یہ اس نبی کی پیدائش کی خوشی منانے کا طریق ہے کہ ہر شریف آدمی خوفزدہ ہے اور حکومت قانون نافذ کرنے کے لئے، لاء اینڈ آرڈر کے لئے تحفّظات لئے ہوئے ہے۔ ہمارے پیارے آقا کے نام پر احمدیوں کے خلاف دریدہ دہنی کرنا اور مغلّظات بکنا تو روز کا معمول ہے لیکن آج کے دن کی خوشی میں آج اس میں بھی شدت پیدا ہو گئی ہے۔ اپنے زعم میں یہ لوگ اس عمل سے اس عظیم نبی کی عزت و وقار کو بلند کر رہے ہیں۔ چند دن ہوئے پاکستان کے کئی شہروں میں جو گھیراؤ ہوا، محاصرہ ہوا، دھرنے ہوئے، اس نے ہر شریف شہری کو پریشان کر دیا تھا۔ کاروبار زندگی معطل ہو گیا تھا۔ کوئی مریض ہسپتال نہیں جا سکتا تھا۔ سکول بند کر دیئے گئے بلکہ دکانیں تک بند کر دی گئیں۔ کوئی شخص جس کے گھر میں کھانے پینے کا سامان نہیں تھا اپنے بچوں کے لئے کھانے پینے کا سامان نہیں لا سکتا تھا۔ کروڑوں اور اربوں روپوں کا قوم کو مالی نقصان بھی ہوا اور یہ سب کچھ ان نام نہاد علماء کے حُبِّ رسول کے نعرے کی وجہ سے ہوا۔ وہ رسول جو رحمۃٌ للعالمین ہے جس نے ہمیں یہ تعلیم دی کہ راستوں کے حقوق ادا کرو۔ آپؐ نے فرمایا کہ بازاروں میں شور و غوغا کرنے سے بچو۔

(صحیح البخاری کتاب البیوع باب کراھیۃ السخب فی السوق حدیث 2125)

آپؐ نے فرمایا کہ راستوں میں بیٹھنے سے بچو۔ جب صحابہ نے کہا کہ ہم بیٹھنے پر مجبور ہیں کیونکہ اس زمانے میں کاروباری جگہیں تو نہیں تھیں، دفاتر نہیں ہوتے تھے کہ وہاں بیٹھ کر کاروباری معاملات طے کریں اس لئے بازاروں میں بیٹھ کر، راستوں میں بیٹھ کر طے کئے جاتے تھے۔ آپ نے اس بات کو سن کر فرمایا کہ پھر راستوں کے حق ادا کرو۔ جب عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ! راستوں کے حق کیا ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نظریں نیچی رکھا کرو۔ دکھ دینے سے بچو کہ یہ راستے کا حق ہے۔ سلام کا جواب دو کہ یہ راستے کا حق ہے۔ نیک بات کی تلقین کرو اور بری بات سے روکو کہ یہ راستے کا حق ہے۔

(صحیح البخاری کتاب المظالم والغصب باب افنیۃ الدور والجلوس فیھا... الخ حدیث 2465)

لیکن یہ لوگ تو ناموس رسالت کے نام پر راستے بند کر کے لوگوں کو تکلیف میں ڈال رہے تھے۔ اس کے باوجود یہ لوگ اپنے زعم میں دین کے ٹھیکیدار ہیں اور اپنی مرضی کے معیار کے مطابق جس کو چاہیں کافر بنا دیں اور جس کو چاہیں مومن بنا دیں۔ بہرحال یہ تو اُن کے عمل ہیں جو ان کے ذاتی مفادات کے حصول کے لئے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم اور آپ کے اُسوہ سے ان چیزوں کا دُور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔ یہ لوگ جو چاہیں کرتے رہیں لیکن ہم احمدیوں کا کام ہے کہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ کے ہر پہلو کو دیکھیں اور اس پر عمل کرنے کی پوری کوشش کریں۔ اپنی تمام تر طاقتوں اور استعدادوں کے مطابق کوشش کریں۔ اِس وقت مَیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ کے حوالے سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے بعض پہلو بیان کروں گا۔ اللہ تعالیٰ سے جو آپؐ کو محبت تھی اسے بیان فرماتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ذات کے عاشقِ زار اور دیوانہ ہوئے اور پھر وہ پایا جو دنیا میں کبھی کسی کو نہیں ملا۔ آپ کو اللہ تعالیٰ سے اس قدر محبت تھی کہ عام لوگ بھی کہا کرتے تھے کہ عَشِقَ مُحَمَّدٌ عَلٰی رَبِّہٖ۔ یعنی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنے رب پر عاشق ہو گیا (ہے)۔

(ملفوظات جلد 6 صفحہ 273۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اللہ تعالیٰ سے عشق و محبت کے بارے میں بیان فرماتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام مزید فرماتے ہیں کہ: "جب یہ آیتیں اتریں کہ مشرکین رِجس ہیں۔ پلید ہیں۔ شَرُّ الۡبَرِیَّہ ہیں۔ سُفَہَاء ہیں اور ذُرّیتِ شیطان ہیں اور ان کے معبود وَقُوۡدُ النَّار اور حَصَبُ جَھَنَّم ہیں۔ تو ابو طالب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بلا کر کہا کہ اے میرے بھتیجے اب تیری دشنام دہی سے قوم سخت مشتعل ہو گئی ہے اور قریب ہے کہ تجھ کو ہلاک کریں اور ساتھ ہی مجھ کو بھی۔ تُو نے ان کے عقلمندوں کو سَفِیہ قرار دیا اور ان کے بزرگوں کو شرّ البریّہ کہا اور ان کے قابلِ تعظیم معبودوں کا نام ھیزمِ جھنم اور وَقُوۡدُ النَّار رکھا اور عام طور پر ان سب کو رِجس اور ذرّیتِ شیطان اور پلید ٹھہرایا۔ مَیں تجھے خیر خواہی کی راہ سے کہتا ہوں کہ اپنی زبان کو تھام اور دشنام دہی سے باز آ جا ورنہ مَیں قوم کے مقابلے کی طاقت نہیں رکھتا"۔ (یہ آپ کے چچا نے آپ کو کہا۔) حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں کہا کہ اے چچا! یہ دشنام دہی نہیں ہے بلکہ اظہارِ واقعہ ہے اور نفس الامر کا عین محل پر بیان ہے اور یہی تو کام ہے جس کے لئے مَیں بھیجا گیا ہوں۔ اگر اس سے مجھے مرنا درپیش ہے تو مَیں بخوشی اپنے لئے اس موت کو قبول کرتا ہوں۔ میری زندگی اسی راہ میں وقف ہے۔ مَیں موت کے ڈر سے اظہارِ حق سے رک نہیں سکتا۔ اور اے چچا اگر تجھے اپنی کمزوری اور اپنی تکلیف کا خیال ہے تو تُو مجھے پناہ میں رکھنے سے دستبردار ہو جا۔ بخدا مجھے تیری کچھ بھی حاجت نہیں۔ مَیں احکام الٰہی کے پہنچانے سے کبھی نہیں رکوں گا۔ مجھے اپنے مولیٰ کے احکام جان سے زیادہ عزیز ہیں۔ بخدا اگر مَیں اس راہ میں مارا جاؤں تو چاہتا ہوں کہ پھر بار بار زندہ ہو کر ہمیشہ اسی راہ میں مرتا رہوں۔ یہ خوف کی جگہ نہیں بلکہ مجھے اس میں بے انتہا لذّت ہے کہ اس کی راہ میں دکھ اٹھاؤں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ تقریر کر رہے تھے اور چہرہ پر سچائی اور نورانیت سے بھری ہوئی رقّت نمایاں ہو رہی تھی اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ تقریر ختم کر چکے تو حق کی روشنی دیکھ کر بے اختیار ابو طالب کے آنسو جاری ہو گئے اور کہا کہ مَیں تیری اس اعلیٰ حالت سے بے خبر تھا۔ تُو اور ہی رنگ میں اور اَور ہی شان میں ہے۔ جا اپنے کام میں لگا رہ۔ جب تک مَیں زندہ ہوں جہاں تک میری طاقت ہے مَیں تیرا ساتھ دوں گا۔"

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 111-110)

آج ہم احمدیوں پر یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو ماننے کی وجہ سے یہ کافر ہیں۔ یہ واقعہ جو مَیں نے ابھی بیان کیا یہ ہم تاریخ میں پڑھتے اور سنتے ہیں لیکن جس بے اختیاری اور دلی کیفیت سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کو بیان فرمایا ہے اس سے آپ کے عشقِ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی اظہار ہوتا ہے اور اس توسّط سے پھر خدا تعالیٰ سے عشق کے راستے بھی نظر آتے ہیں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دکھائے۔ پھر عشقِ محمد میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے اس پہلو کے بارے میں مزید بیان فرماتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"پس مَیں ہمیشہ تعجب کی نگہ سے دیکھتا ہوں کہ یہ عربی نبی جس کا نام محمد ہے صلی اللہ علیہ وسلم۔ (ہزار ہزار درود اور سلام اس پر)۔ یہ کس عالی مرتبہ کا نبی ہے۔ اس کے عالی مقام کا انتہا معلوم نہیں ہو سکتا اور اس کی تاثیر قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں۔ افسوس کہ جیسا حق شناخت کا ہے اس کے مرتبہ کو شناخت نہیں کیا گیا۔ وہ توحید جو دنیا سے گم ہو چکی تھی وہی ایک پہلوان ہے جو دوبارہ اس کو دنیا میں لایا۔ اس نے خدا سے انتہائی درجہ پر محبت کی اور انتہائی درجہ پر بنی نوع کی ہمدردی میں اس کی جان گداز ہوئی"۔ (یہ دو چیزیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے محبت اور بنی نوع کی ہمدردی میں اپنے آپ کو فنا کر لینا۔) "اِس لئے خدا نے جو اس کے دل کے راز کا واقف تھا اس کو تمام انبیاء اور تمام اوّلین و آخرین پر فضیلت بخشی اور اس کی مرادیں اس کی زندگی میں اس کو دیں۔ وہی ہے جو سرچشمہ ہر ایک فیض کا ہے اور وہ شخص جو بغیر اقرار افاضہ اس کے کسی فضیلت کا دعویٰ کرتا ہے وہ انسان نہیں ہے بلکہ ذرّیتِ شیطان ہے کیونکہ ہر ایک فضیلت کی کنجی اُس کو دی گئی ہے اور ہر ایک معرفت کا خزانہ اُس کو عطا کیا گیا ہے۔ جو اس کے ذریعہ سے نہیں پاتا وہ محروم ازلی ہے۔ ہم کیا چیز ہیں اور ہماری حقیقت کیا ہے۔ ہم کافرِ نعمت ہوں گے اگر اس

بات کا اقرار نہ کریں کہ توحید حقیقی ہم نے اِسی نبی کے ذریعہ سے پائی اور زندہ خدا کی شناخت ہمیں اِسی کامل نبی کے ذریعہ سے اور اس کے نور سے ملی ہے اور خدا کے مکالمات اور مخاطبات کا شرف بھی جس سے ہم اس کا چہرہ دیکھتے ہیں اِسی بزرگ نبی کے ذریعہ سے ہمیں میسر آیا ہے۔ اس آفتاب ہدایت کی شعاع دھوپ کی طرح ہم پر پڑتی ہے اور اسی وقت تک ہم منوّر رہ سکتے ہیں جب تک کہ ہم اس کے مقابل پر کھڑے ہیں''۔ (حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد22 صفحہ119-118)

پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے چل کر ہی حقیقی توحید کا علم ہوسکتا ہے۔ آپ کے اُسوہ پر عمل کر کے ہی ہم اللہ تعالیٰ تک پہنچ سکتے ہیں اور یہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعوے کی بنیاد ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کے کیا اعلیٰ معیار تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ کی نماز تہجد کی کیفیت بیان فرماتے ہوئے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز تہجد میں گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہ پڑھتے تھے۔ مگر وہ اتنی پیاری اور لمبی اور حسین نماز ہوا کرتی تھی کہ اس نماز کی لمبائی اور حسن وخوبی کے بارے میں مت پوچھو''۔ (صحیح البخاری کتاب التہجد باب قیام النبی ﷺ باللیل فی رمضان وغیرہ حدیث1147)۔ الفاظ وہ کیفیت بیان کرنے سے قاصر ہیں۔

ایک روایت میں آتا ہے کہ نماز پڑھتے ہوئے ایک صحابی نے آپ کو دیکھا۔ یعنی علیحدگی میں جب آپ نفل پڑھ رہے تھے۔ تو وہ کہتے ہیں کہ اس وقت شدت گریہ وزاری کے باعث آپ کے سینے سے ایسی آوازیں آرہی تھیں کہ جیسے چکّی کے چلنے کی آواز ہوتی ہے۔

(سنن ابی داؤد کتاب الصلوٰۃ باب البکاء فی الصلوٰۃ حدیث 904)

یا ایک روایت میں یہ ہے کہ جس طرح ہنڈیا میں پانی اُبلنے کی آواز ہوتی ہے۔

(سنن النسائی کتاب السہو باب البکاء فی الصلوٰۃ حدیث 1215)

روایتوں میں یہ بھی آتا ہے کہ بعض دفعہ نماز میں کھڑے کھڑے آپ کے پاؤں سوج جاتے تھے اور متورّم ہوکر پھٹ جاتے تھے۔ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ ایک دفعہ مَیں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اللہ کے رسول! آپ اتنی تکلیف کیوں اٹھاتے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے پچھلے تمام قصور معاف فرما دیئے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اَفَلَا اُحِبُّ اَنْ اَکُوْنَ عَبْدًا شَکُوْرًا کہ کیا میں یہ نہ چاہوں کہ مَیں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ بنوں۔

(صحیح البخاری کتاب تفسیر القرآن باب لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک ... حدیث 4837)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کے ان معیاروں نے صحابہ میں کیا انقلاب پیدا کیا، یہ بیان فرماتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

''مَیں بڑے زور سے کہتا ہوں کہ خواہ کیسا ہی پکّا دشمن ہو اور خواہ وہ عیسائی ہو یا آریہ جب وہ ان حالات کو دیکھے گا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے عرب کے تھے اور پھر اس تبدیلی پر نظر کرے گا جو آپ کی تعلیم اور تاثیر سے پیدا ہوئی تو اسے بے اختیار آپ کی حقّانیت کی شہادت دینی پڑے گی۔ موٹی سی بات ہے کہ قرآن مجید نے ان کی پہلی حالت کا تو یہ نقشہ کھینچا ہے۔'' (آپ کے ماننے والے جو عرب کے لوگ تھے ان کی پہلی حالت کا تو یہ نقشہ کھینچا ہے کہ) ''یَاْکُلُوْنَ کَمَا تَاْکُلُ الْاَنْعَامُ (محمد:13)'' (یعنی اس طرح کھاتے ہیں جس طرح جانور کھاتے ہیں۔ جانوروں والی حالت ہے۔) ''یہ تو ان کی کفر کی حالت تھی۔ پھر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک تاثیرات نے ان میں تبدیلی پیدا کی تو ان کی یہ حالت ہوگئی یَبِیْتُوْنَ لِرَبِّہِمْ سُجَّدًا وَّ قِیَامًا (الفرقان:65) یعنی وہ اپنے رب کے حضور سجدہ کرتے ہوئے اور قیام کرتے ہوئے راتیں کاٹ دیتے ہیں''۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ'' جو تبدیلی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عرب کے وحشیوں میں کی اور جس گڑھے سے نکال کر جس بلندی اور مقام تک انہیں پہنچایا اس ساری حالت کے نقشے کو دیکھنے سے بے اختیار ہو کر انسان رو پڑتا ہے کہ کیا عظیم الشان انقلاب ہے جو آپ نے کیا''۔ آپ فرماتے ہیں کہ'' دنیا کی کسی تاریخ اور کسی قوم میں اس کی نظیر نہیں مل سکتی۔ یہ نری کہانی نہیں۔ یہ واقعات ہیں جن کی سچائی کا ایک زمانہ کو اعتراف کرنا پڑا ہے''۔

(ملفوظات جلد9 صفحہ145-144۔ ایڈیشن1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس پہلوں سے ملنے والی آخرین کی اِس جماعت کے افراد کا بھی فرض بنتا ہے کہ اس اُسوہ کی پیروی کرتے ہوئے جیسے صحابہ نے عبادتوں کے معیار بلند کئے ہم بھی اپنی عبادتوں کے معیار بلند کریں اور صرف دنیاداری میں ہی نہ ڈوبے رہیں۔ ذیلی تنظیمیں اور جماعتی نظام یہ رپورٹ دیتے ہیں کہ ہمارے اتنے فیصد نماز پڑھنے والے ہوگئے۔ چالیس فیصد۔ پچاس فیصد۔ ساٹھ فیصد۔ ہم تو جب تک سو فیصد عابد پیدا نہ کر لیں ہمیں چین سے نہیں بیٹھنا چاہئے اور صرف نظام نہیں بلکہ ہر شخص کو خود جائزہ لینا چاہئے کہ مَیں کس حالت میں ہوں۔

پھر صدق وسچائی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا اُسوہ تھا؟ آپ کے اشد ترین دشمن نظر بن حارث کی گواہی سنیں۔ ایک مرتبہ سردارانِ قریش جمع ہوئے جن میں ابوجہل اور نظر بن حارث بھی شامل تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں جب کسی نے یہ کہا کہ انہیں جادوگر مشہور کردیا جائے یا جھوٹا قرار دیا جائے تو نظر بن حارث کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ اے گروہ قریش! ایسا معاملہ تمہارے سامنے آ گیا ہے جس کے مقابلے کے لئے تم کوئی تدبیر نہیں کرسکے۔ کہتا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم میں ایک جوان لڑکے تھے اور تم میں سب سے زیادہ محبوب تھے۔ سب سے زیادہ سچ بولنے والے تھے۔ تم میں سب سے زیادہ امانت دار تھے۔ اب تم نے ان کی کنپٹیوں میں عمر کے آثار دیکھے یعنی سفید بال آنے شروع ہوئے اور جو پیغام وہ لے کر آئے تو تم نے کہا کہ وہ جادوگر ہے۔ ان میں جادو کی کوئی بات نہیں۔ ہم نے بھی جادوگر دیکھے ہوئے ہیں۔ تم نے کہا وہ کاہن ہے۔ ہم نے بھی کاہن دیکھے ہوئے ہیں۔ وہ ہرگز کاہن نہیں ہیں۔ تم نے کہا وہ شاعر ہے۔ ہم شعر کی تمام قسمیں جانتے ہیں۔ وہ شاعر نہیں ہے۔ تم نے کہا وہ مجنون ہے۔ اس میں جنون کی کوئی علامت نہیں۔ اے گروہِ قریش! مزید غور کرلو تمہارا واسطہ ایک بہت بڑے معاملے سے ہے۔

(سیرت ابن ہشام جزء اول صفحہ192 باب عتبۃ بن ربیعۃ یفاوض الرسولؐ مطبوعہ دار الکتب العربی بیروت2008ء)

پھر ابوجہل آپ کے سچے ہونے کا یعنی سچ بولنے کا انکار کبھی نہیں کرسکا۔ اس نے کہا کہ میں تمہیں جھوٹا نہیں کہتا لیکن جو تعلیم لائے ہو وہ غلط ہے کیونکہ تم ہمارے بتوں کے خلاف بول رہے ہو۔

(سنن الترمذی ابواب تفسیر القرآن باب ومن سورۃ الانعام حدیث 3064)

ابوسفیان نے بھی ہرقل کے دربار میں یہی کہا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی جھوٹ نہیں بولا اور ہمیشہ سچ بولنے کی تلقین کرتے ہیں۔

(صحیح البخاری کتاب بدء الوحی باب کیف کان بدء الوحی الی رسول اللہ ﷺ حدیث 7)

پس دشمن سے دشمن بھی آپ کو کبھی جھوٹا نہیں کہہ سکا اور یہی آپ کی نبوت کے سچا ہونے کی بہت بڑی دلیل ہے۔ یہودی عالم نے آپ کے چہرہ کو دیکھ کر کہا تھا کہ یہ جھوٹے کا چہرہ نہیں ہوسکتا۔

(سنن الترمذی ابواب صفۃ القیامۃ باب افشوا السلام حدیث 2485)

پس آج بھی آپ کی تعلیم اور عمل کی سچائی کے اعلیٰ معیار ہیں جو غیر مسلموں کو اسلام کے قریب کر سکتے ہیں۔ یہ جھوٹ فریب اور دھوکہ اسلام کے خلاف نفرتوں میں بڑھا تو سکتا ہے، اسلام کے قریب نہیں لاسکتا۔ یہ دنیاداری کی باتیں اور اپنی حکومتوں کو قائم کرنا اور نام نہاد علماء کا جھوٹ کی بنیاد پر اپنے منبروں کو سنبھالنا یہ کبھی اسلام کی برتری ثابت نہیں کرسکتا۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ پر چلتے ہوئے احمدیوں کو اپنی سچائی کے معیار بلند کرنے کی ہمیشہ کوشش کرنی چاہئے تاکہ اسلام کی خوبصورت تعلیم کے پھیلانے میں آسانی پیدا ہو۔ تبلیغ کے لئے ضروری ہے کہ قول وعمل ایک ہو۔ اگر عمل میں سچائی نہیں تو لوگ دینی تعلیم کو بھی جھوٹا سمجھیں گے۔ خدا تعالیٰ کی ذات ایک سچائی ہے۔ دین اسلام ایک سچائی ہے۔ اس سچائی کو پھیلانا اور سچ کے ذریعہ سے پھیلانا آج ہمارا کام ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''ایک عقل مند کو اقرار کرنا پڑتا ہے کہ اسلام سے کچھ دن پہلے تمام مذاہب بگڑ چکے تھے اور روحانیت کھو چکے تھے۔ پس ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اظہار سچائی کے لئے ایک مجدّد اعظم تھے جو گم گشتہ سچائی کو دوبارہ دنیا میں لائے۔ اس فخر میں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کوئی بھی نبی شریک نہیں کہ آپ نے تمام دنیا کو ایک تاریکی میں پایا اور پھر آپ کے ظہور سے وہ تاریکی نور سے بدل گئی۔ جس قوم میں آپ ظاہر ہوئے آپ فوت نہ ہوئے جب تک کہ اس تمام قوم نے شرک کا چولہ اتار کر توحید کا جامہ نہ پہن لیا اور نہ صرف اس قدر بلکہ وہ لوگ اعلیٰ مراتبِ ایمان کو پہنچ گئے اور وہ کام صدق اور وفا اور یقین کے ان سے ظاہر ہوئے کہ جس کی نظیر دنیا کے کسی حصہ میں پائی نہیں جاتی۔ یہ کامیابی اور اس قدر کامیابی کسی نبی کو بجز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نصیب نہیں ہوئی۔ یہی ایک بڑی دلیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر ہے کہ آپ ایک ایسے زمانے میں مبعوث اور تشریف فرما ہوئے جبکہ زمانہ نہایت درجہ کی ظلمت میں پڑا ہوا تھا اور طبعاً ایک عظیم الشان مصلح کا خواستگار تھا اور پھر آپ نے ایسے وقت میں دنیا سے انتقال فرمایا جبکہ لاکھوں انسان شرک اور بت پرستی کو چھوڑ کر توحید اور راہ راست اختیار کر چکے تھے اور درحقیقت یہ کامل اصلاح آپ ہی سے مخصوص تھی کہ آپ نے ایک قوم وحشی سیرت اور بہائم خصلت کو انسانی عادات سکھلائے یا دوسرے لفظوں میں یوں کہیں کہ بہائم کو انسان بنایا اور پھر انسانوں سے تعلیم یافتہ انسان بنایا۔ اور پھر تعلیم یافتہ انسانوں سے باخدا انسان بنایا۔ اور روحانیت کی کیفیت ان میں پھونک دی اور سچے خدا کے ساتھ ان کا تعلق پیدا کر دیا۔'' (لیکچر سیالکوٹ، روحانی خزائن جلد20 صفحہ207-206)

پس اگر حقیقی مسلمان کہلانا ہے، اگر سچے خدا کے ساتھ تعلق پیدا کرنے والا بننا ہے تو پھر سچائی کے معیاروں کو بلند کرنے کی ضرورت ہے اور آج اگر کوئی اس کا حق ادا کرسکتا ہے تو احمدی کر سکتے ہیں کہ انہوں نے زمانے کے امام سے یہ عہد کیا ہے کہ وہ دین کو دنیا پر مقدم کریں گے۔ پس اس کو صرف عہد تک ہی نہ رہنے دیں بلکہ ہر احمدی کا ہر عمل اس کا گواہ ہونا چاہئے تبھی عہد کی سچائی ظاہر ہوگی۔

ایک خُلقِ عظیم عجز وانکسار ہے یا کہہ سکتے ہیں عجز وانکسار میں بھی آپ کا خُلق اپنی عظمتوں کو چھو رہا

تھا۔ آپ کے عجز و انکسار کا ذکر کرتے ہوئے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ صحابہ میں سے یا اہل بیت میں سے، گھر والوں میں سے کسی نے آپ کو بلایا ہو اور آپ نے اس کو لبّیک کہہ کر جواب نہ دیا ہو۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ اسی وجہ سے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيۡمٍ (القلم:05) کہ تُو خُلقِ عظیم پر فائز کیا گیا ہے۔

(تفسیر در منثور جلد 8 صفحہ 226 سورۃ القلم زیر آیت انک لعلیٰ خلق عظیم مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت 2001ء)

حضرت علیؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کی طرف رُخ پھیرتے تو پورا رخ پھیرتے۔ نظر ہمیشہ نیچی رہتی۔ لگتا کہ زمین کی طرف آپ کی زیادہ نظر پڑتی ہے۔ ہر ملنے والے کو سلام میں پہل کرتے۔ (الشمائل المحمدیہ لامام ترمذی باب ماجاء فی خلق رسول اللہؐ حدیث 8 صفحہ 38 مطبوعہ المکتبۃ التجاریۃ مصطفی احمد الباز مکہ 1993ء)۔ آپ نے فرمایا مَیں بنی آدم کا سردار ہوں مگر اس میں کوئی فخر کی بات نہیں ہے۔ قیامت کے دن مَیں سب سے پہلے شفاعت کرنے والا ہوں گا اور سب سے پہلا ہوں گا جس کی شفاعت قبول کی جائے گی لیکن اس میں کوئی فخر کی بات نہیں اور قیامت کے دن حمد کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہو گا لیکن اس میں کوئی فخر نہیں۔ (سنن ابن ماجہ کتاب الزھد باب ذکر الشفاعۃ حدیث 4308)۔ یہ عاجزی کی انتہا ہے جو آپ کے ہر قول اور فعل سے ظاہر ہوتی ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

''خالی شیخیوں سے اور بے جا تکبّر اور بڑائی سے پرہیز کرنا چاہئے اور انکساری اور تواضع اختیار کرنی چاہئے۔ دیکھو! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو کہ حقیقتاً سب سے بڑے اور مستحق بزرگی تھے ان کے انکسار اور تواضع کا ایک نمونہ قرآن شریف میں موجود ہے۔ لکھا ہے کہ ایک اندھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آ کر قرآن شریف پڑھا کرتا تھا۔ ایک دن آپ کے پاس عمائدِ مکّہ اور رؤسائے شہر جمع تھے اور آپ ان سے گفتگو میں مشغول تھے۔ باتوں میں مصروفیت کی وجہ سے کچھ دیر ہو جانے سے وہ نابینا اٹھ کر چلا گیا۔ یہ ایک معمولی بات تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے متعلق سورۃ نازل فرما دی۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کے گھر میں گئے اور اسے ساتھ لا کر اپنی چادر مبارک بچھا کر بٹھایا''۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ ''اصل بات یہ ہے کہ جن لوگوں کے دلوں میں عظمت الٰہی ہوتی ہے ان کو لازماً خاکسار اور متواضع بننا ہی پڑتا ہے کیونکہ وہ خدا تعالیٰ کی بے نیازی سے ہمیشہ ترساں و لرزاں رہتے ہیں''۔ آپ فرماتے ہیں کہ ''جس طرح اللہ تعالیٰ نکتہ نواز ہے اسی طرح نکتہ گیر بھی ہے۔ اگر کسی حرکت سے ناراض ہو جاوے تو دم بھر میں سب کارخانہ ختم ہے۔ پس چاہئے کہ ان باتوں پر غور کرو اور ان کو یاد رکھو اور عمل کرو''۔

(ملفوظات جلد 10 صفحہ 344-343۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

آپؐ کی سیرت کا اور اُسوہ کا مضمون تو نہ ختم ہونے والا مضمون ہے۔ ہر خُلق میں آپ کا عظیم نمونہ ہے اور کیوں نہ ہو۔ آپ ایک عظیم معلّم ہیں اور معلّمِ اخلاق ہیں۔ اگر کوئی برا بھی ہے جو آپ کے پاس آیا تو آپ اس سے بھی اخلاق سے پیش آئے۔ چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنے کی اجازت طلب کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھ کر فرمایا کہ یہ اپنے گھرانے میں بہت ہی بُرا بھائی ہے۔ مطلب سلوک اچھا نہیں ہے اپنے بھائی کی حیثیت سے۔ اور اپنے خاندان کا بہت ہی بُرا بیٹا ہے۔ جب وہ آ کر بیٹھ گیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑی فراخدلی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس سے نہایت خوش اخلاقی سے گفتگو فرمائی۔ باوجود اس کے کہ وہ بُرا بھائی تھا اور بُرا بیٹا تھا اور اس میں بد اخلاقیاں تھیں۔ آپ نے اس سے نہایت خوش اخلاقی سے گفتگو فرمائی۔ جب وہ چلا گیا تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول! جب آپ نے اسے دیکھا تو آپ نے اس کے بارے میں فلاں فلاں بات کی تھی اور پھر اس سے گفتگو کے دوران آپ نے کمال خندہ پیشانی کا مظاہرہ فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ السلام نے فرمایا عائشہ! تُو نے کب مجھے بدزبانی کرتے ہوئے پایا ہے۔ آپؐ فرماتے ہیں کہ یقیناً سب سے بُرا آدمی اللہ تعالیٰ کے نزدیک قیامت کے دن وہ ہو گا جس کی بدی سے ڈر کر لوگ اس کی ملاقات چھوڑ دیں''۔

(صحیح البخاری کتاب الادب باب لم یکن النبیؐ فاحشا ولا متفحشا حدیث 6032)

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک موقع پر پوچھا گیا کہ یا رسول اللہ! مجھے کس طرح پتا چلے کہ مَیں اچھا کر رہا ہوں یا برا کر رہا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم اپنے پڑوسی کو یہ کہتے ہوئے سنو کہ تم اچھے ہو تو سمجھو کہ تمہارا طرزِ عمل اچھا ہے۔ اور جب پڑوسی کہے کہ تم بُرے ہو اور تمہارا رویّہ بُرا ہے پھر سمجھ لو کہ تم بُرے ہو اور تمہارا رویّہ جو ہے وہ صحیح نہیں ہے۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الزھد باب الثناء الحسن حدیث 4223)

پس اپنے اخلاق ہر حال میں اچھے رکھنے کی ضرورت ہے اور یہی آج ایک احمدی کا شیوہ ہونا چاہئے۔ آج مسلمانوں میں جو فتنے ہیں، فساد ہیں ان کی بنیادی وجہ ہی یہی ہے کہ اخلاق کے معیار گر گئے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ کو لوگ بھول گئے ہیں اور صرف زبانی دعوے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کامل نمونہ کا ذکر کرتے ہوئے ایک جگہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ساری باتوں کے کامل نمونہ ہیں۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی زندگی میں دیکھو کہ آپ عورتوں کے ساتھ کیسی معاشرت کرتے تھے''۔ فرماتے ہیں کہ ''میرے نزدیک وہ شخص بزدل اور نامرد ہے جو عورت کے مقابلے میں کھڑا ہوتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک زندگی کو مطالعہ کرو تا تمہیں معلوم ہو کہ آپ ایسے خَلیق تھے۔ باوجودیکہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) بڑے بارعب تھے لیکن اگر کوئی ضعیفہ عورت بھی آپ کو کھڑا کرتی تو آپ اس وقت تک کھڑے رہتے جب تک کہ وہ اجازت نہ دے۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) سودے خود خرید لایا کرتے تھے۔ ایک بار آپ نے کچھ خریدا تھا۔ ایک صحابی نے عرض کی کہ حضور مجھے دے دیں۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا کہ جس کی چیز ہو اس کو ہی اٹھانی چاہئے''۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ''اس سے یہ نہیں نکالنا چاہئے کہ آپ لکڑیوں کا گٹھا بھی اٹھا کر لایا کرتے تھے''۔ فرماتے ہیں کہ ''غرض ان واقعات سے یہ ہے کہ آپ کی سادگی اور اعلیٰ درجے کی بے تکلّفی کا پتا لگتا ہے''۔

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 45-44۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ''ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھو کہ آپ کی نبوت کے زمانے میں سے تیرہ سال مصائب اور شدائد کے تھے اور دس سال قوت و ثروت اور حکومت کے۔ مقابل میں کئی قومیں۔ اوّل تو اپنی ہی قوم تھی۔ یہودی تھے۔ عیسائی تھے۔ بت پرست قوموں کا گروہ تھا۔ مجوس تھے وغیرہ۔ جن کا کام کیا ہے؟ بت پرستی۔ جو ان کا حقیقی خدا کے اعتقاد سے پختہ اعتقاد اور مسلک تھا۔ وہ کوئی کام کرتے ہی نہ تھے جو اُن بتوں کی عظمت کے خلاف ہو۔ شراب خوری کی یہ نوبت کہ دن میں پانچ مرتبہ یا سات مرتبہ شراب بلکہ پانی کی بجائے شراب ہی سے کام لیا جاتا تھا۔ حرام کو تو شِیرِ مادر جانتے تھے اور قتل وغیرہ تو ان کے نزدیک ایک گاجر مولی کی طرح تھا۔ غرض کُل دنیا کی اقوام کا نچوڑ اور گندے عقائد کا عطر ان کے حصے میں آیا ہوا تھا۔ اس قوم کی اصلاح کرنی اور پھر ان کو درست کرنا اور پھر اس پر زمانہ وہ کہ یکا و تنہا بے یار و مددگار پھرتے ہیں۔ کبھی کھانے کو ملا اور کبھی بھوکے ہی سو رہے۔ جو چند ایک ہمراہی ہیں ان کی بھی ہر روز بُری گت بنتی ہے۔'' (یعنی مکّہ میں بہت برے حالات تھے۔ فاقوں تک نوبت آتی تھی اور جو ساتھی تھے، مسلمان ہونے والے تھے ان کو بھی روز ماریں پڑا کرتی تھیں۔) حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ''بے کس اور بے بس۔ اِدھر کے اُدھر اور اُدھر کے اِدھر مارے مارے پھرتے ہیں۔ وطن سے بے وطن کر دیئے گئے ہیں۔'' پھر آپ فرماتے ہیں کہ ''پھر دوسرا زمانہ تھا'' (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا) ''کہ تمام جزیرہ عرب ایک سرے سے دوسرے سرے تک غلام بنا ہوا ہے۔ کوئی مخالفت کے رنگ میں چُوں بھی نہیں کر سکتا اور ایسا اقتدار اور رعب خدا نے دیا ہوا ہے کہ اگر چاہتے تو کُل عرب کو قتل کر ڈالتے۔ اگر ایک نفسانی انسان ہوتے تو ان سے ان کی کرتوتوں کا بدلہ لینے کا عمدہ موقع تھا'' (جو پہلے ظلم ہوتے رہے تھے۔) ''جب الٹ کر مکہ فتح کیا تو لَا تَثۡرِيۡبَ عَلَيۡكُمُ الۡيَوۡمَ فرمایا۔ غرض اس طرح سے جو دونوں زمانے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر آئے اور دونوں کے واسطے ایک کافی موقع تھا کہ اچھی طرح سے جانچے پرکھے جاتے اور ایک جوش یا فوری ولولہ کی حالت نہ تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر طرح کے اخلاق فاضلہ کا پورا پورا امتحان ہو چکا تھا اور آپ کے صبر، استقلال، عفّت، حلم، بردباری، شجاعت، سخاوت، جُود وغیرہ وغیرہ کُل اخلاق کا اظہار ہو چکا تھا اور کوئی ایسا حصہ نہ تھا کہ باقی رہ گیا ہو''۔

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 196-195۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس آج اگر حقیقی خوشی منانی ہے تو پھر آپ کے اُسوہ پر عمل کر کے منائی جا سکتی ہے جہاں عبادتوں کے معیار بھی بلند ہوں۔ جہاں توحید پہ بھی کامل یقین ہو اور اعلیٰ اخلاق کے معیار بھی بلند ہوں۔ اگر یہ نہیں تو ہم میں اور غیر میں کوئی فرق نہیں۔ اگر ہم عمل نہیں کر رہے تو وہ لوگ جو بکھرے ہوئے ہیں اور عارضی لیڈر اور نام نہاد علماء کے پیچھے چل کر لوگوں کے لئے تنگیوں کے سامان کر رہے ہیں ان میں اور ہم میں کوئی فرق نہیں ہو گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کا تقاضا یہی ہے کہ ہر کام میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ کو سامنے رکھیں۔ اللہ کرے کہ اس کی ہم سب کو توفیق ملے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بلند مقام کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

''وہ انسان جو سب سے زیادہ کامل اور انسانِ کامل تھا اور کامل نبی تھا اور کامل برکتوں کے ساتھ آیا جس سے روحانی بعث اور حشر کی وجہ سے دنیا کی پہلی قیامت ظاہر ہوئی اور ایک عالَم کا عالَم مرا ہوا اس کے آنے سے زندہ ہو گیا۔ وہ مبارک نبی حضرت خاتم الانبیاء، امام الاصفیاء، ختم المرسلین، فخر النبیین جناب محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اے پیارے خدا! اس پیارے نبی پر وہ رحمت اور درود بھیج جو ابتدائے دنیا سے تُو نے کسی پر نہ بھیجا ہو۔ اگر یہ عظیم الشان نبی دنیا میں نہ آتا تو پھر جس قدر چھوٹے چھوٹے نبی دنیا میں آئے

جیسا کہ یونس اور ایوب اور مسیح بن مریم اور ملاکی اور یحیٰ اور زکریا وغیرہ وغیرہ ان کی سچائی پر ہمارے پاس کوئی بھی دلیل نہیں تھی اگرچہ سب مقرّب اور وجیہ اور خدا تعالیٰ کے پیارے تھے۔ یہ اسی نبی کا احسان ہے کہ یہ لوگ بھی دنیا میں سچے سمجھے گئے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ۔ وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔'' (اتمام الحجۃ، روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 308)

نمازوں کے بعد مَیں ایک جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا جو مکرمہ سسٹر سلمٰی غنی صاحبہ امریکہ کا ہے۔ فلاڈلفیا میں رہتی تھیں۔ 20؍نومبر کو 83 سال کی عمر میں ان کی وفات ہوگئی۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ امیر صاحب امریکہ لکھتے ہیں کہ 1960-61ء میں چھبیس سال کی عمر میں انہوں نے بیعت کی اور جماعت میں شامل ہوئیں۔ پیشے کے لحاظ سے سکول ٹیچر تھیں۔ ان کو 1975-76ء کے جلسے میں ربوہ میں شمولیت کی توفیق ملی۔ بہت خوشی سے وہاں کے واقعات اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا ذکر کیا کرتی تھیں۔ ان کو تقریباً پندرہ سال بطور صدر لجنہ امریکہ خدمت کی توفیق ملی۔ آپ نے بہت محنت سے کام کیا اور لجنہ اماء اللہ امریکہ کو ایک نئے لیول تک لے گئیں۔ آپ کو کئی مرتبہ فلاڈلفیا کی صدر لجنہ کے طور پر بھی خدمت بجالانے کی توفیق ملی۔ مرحومہ پنج وقتہ نمازوں کے علاوہ تہجد کا بھی بہت خیال رکھتی تھیں۔ ہمیشہ جماعت کی ترقی کے لئے کوشاں رہتی تھیں۔ آپ کی بڑی خواہش تھی کہ فلاڈلفیا میں مسجد مکمل ہو اور اس کے لئے آپ دعائیں بھی کیا کرتی تھیں۔ امید ہے انشاء اللہ اب جلدی مکمل ہو جائے گی۔ محترم امیر صاحب لکھتے ہیں کہ مقامی صدر صاحب کا کہنا ہے کہ بحیثیت صدر جماعت میرے ساتھ ان کا بہت اطاعت کا تعلق اور تعاون تھا۔ تمام ایکٹیویٹیز (activities) کو شیئر (share) کیا کرتی تھیں۔ صدر صاحب مزید کہتے ہیں کہ دو ماہ قبل آپ کو معدے کے کینسر کا علم ہوا۔ میں وفات سے ایک ہفتہ قبل ان سے ملنے گیا تو کہنے لگیں کہ میری وصیت سن لو۔ ڈاکٹر چار چھ مہینے کہتے ہیں لیکن چند دنوں کی بات ہے۔ جنازہ تم نے پڑھانا ہے۔ تین دن سے زیادہ انتظار نہیں کرنا۔ وِلنگ بارو (Willingborough) کی مسجد میں جنازہ ہوگا۔ قبر کا بندوبست فلاڈلفیا میں ہو چکا ہے۔ مرحومہ کی کوئی اولاد نہیں تھی۔ آپ کے خاندان میں کوئی احمدی یا مسلمان بھی نہیں تھا۔ لیکن آپ کا دوسرے بہن بھائیوں کے ساتھ سلوک بہت اچھا تھا۔ صدر لجنہ امریکہ لکھتی ہیں کہ آپ کی پرورش عیسائی ماحول میں ہوئی لیکن پندرہ سال کی عمر سے ہی آپ کے ذہن میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی صلیبی موت اور عیسائیت کے غلط عقیدہ کفّارہ کے بارے میں سوال اٹھنے لگے۔ آپ ایک ایسے مذہب کی تلاش میں تھیں جس سے آپ کے دل و دماغ کو اطمینان پہنچے۔ اسی جستجو میں انہوں نے کیتھولک ازم کا گہرا مطالعہ کیا اور دیگر مذاہب یعنی بدھ مت، ہندومت اور مختلف عیسائی فرقوں کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔ ہر مذہب میں اچھی تعلیمات پائیں لیکن ان میں سے کوئی مذہب آپ کی مطلوبہ توقعات پہ پورا نہ اترا۔ چنانچہ اسی اثناء میں آپ کے ایک دوست نے، جس نے کچھ عرصہ قبل ہی اسلام قبول کیا تھا آپ کو ایک پمفلٹ دیا جس میں لکھا تھا کہ حضرت عیسیٰ کی وفات صلیب پر نہیں ہوئی۔ اس پمفلٹ کو دیکھتے ہی آپ کی آنکھیں بھر آئیں اور آپ نے کہا کہ مَیں ایک بار پھر زندہ ہوگئی۔ ایسا محسوس ہوتا تھا کہ ایک حصہ میرے وجود کا کئی سالوں سے مردہ تھا۔ اس پمفلٹ میں آپ کے ذہن میں اٹھنے والے تمام سوالوں کے جواب تھے۔ اس کے بعد آپ مسجد گئیں اور وہاں سے مختلف کتب کو خریدا۔ ان کا مطالعہ بھی کیا۔ آخرکار آپ نے امریکہ کے شہر فلاڈلفیا میں بیعت کی سعادت حاصل کی۔ آپ نے اپنی زندگی کی آخری سانس تک اس جگہ رہائش رکھی۔ ایک مرتبہ ذکر کیا کہ یہ وہی پمفلٹ تھا جس پر لکھا تھا کہ حضرت عیسیٰ کی وفات صلیب پر نہیں ہوئی جو میرے اسلام لانے کی وجہ بنا جو کہ سچا اور حقیقی مذہب ہے۔ بطور احمدی ستاون (57) سالہ زندگی بسر کی۔ اس میں آپ نے جماعت اور خلافت احمدیہ سے اخلاص و وفا اور پیار و محبت کا اعلیٰ ترین نمونہ قائم کیا۔ اطاعت میں دوسروں کے لئے ایک مثال تھیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے دَور میں پندرہ سال تک بطور صدر لجنہ امریکہ خدمت کی توفیق پائی اس کے بعد بطور اعزازی ممبر لجنہ خدمت کی توفیق ملتی رہی۔ آپ کو افریقن امریکن ڈیسک کی لجنہ کی مشاورتی کمیٹی کے صدر کے طور پر بھی خدمت کی توفیق ملی۔ آپ کا دل ہر وقت تبلیغی امور کی طرف مائل رہتا تھا۔ آپ کا تعلق چونکہ عیسائی گھرانے سے تھا اس لئے نہایت عالمانہ انداز میں مؤثر طریق پر عیسائیوں کو تبلیغ کرتی تھیں۔ ان کی کوششوں کے نتیجہ میں بہت سے لوگوں نے احمدیت قبول کی اور اس طرح آپ بہت سارے لوگوں کی اصلاح کا ذریعہ بنیں۔ ہمیشہ بھائی چارہ اور پیار اور محبت کا سلوک کرنے کی نصیحت کرتی تھیں۔ غانا اور نائیجیریا کے متعدد سفروں کے بعد آپ ہر جگہ ''آنٹی سلمیٰ غنی'' کے نام پر پہچانی جاتی تھیں۔ جماعت امریکہ میں آپ ہمیشہ ایک نہایت پارسا اور پرہیزگار اور ہردلعزیز خاتون کے طور پر یاد رہیں گی۔

اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور باقی جو اِن کے ذریعہ سے احمدی ہوئے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو بھی ثبات قدم عطا فرمائے اور امریکہ جماعت کو توفیق دے، امریکنوں کو بھی توفیق دے کہ وہ اسلام کے حقیقی پیغام کو سننے سمجھنے والے اور قبول کرنے والے ہوں۔

برکاتِ خلافت

(منصور احمد زاہد۔ مبلغ سلسلہ ساؤتھ افریقہ)

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کو الہاماً فرمایا کہ ''مَیں تجھے برکت پر برکت دوں گا ۔۔۔'' یہ برکت حضرت مسیح موعود علیہ السلام تک محدود نہیں تھی بلکہ اس کا دائرہ آپ کے خلفاء تک پھیلا اور ہمیں بھی اللہ تعالیٰ نے ان برکات سے حصہ دیا۔ ان برکات کا سلسلہ صرف قریبی احمدیوں تک نہ تھا بلکہ دور دراز کے علاقوں کے احمدیوں نے بھی اس سے وافر حصہ پایا۔ ذیل میں چند واقعات قارئین کے ازدیادِ ایمان کے لئے تحریر ہیں۔

❁ یہ واقعہ خاکسار نے مکرم مولانا عبدالوہاب بن آدم (مرحوم) امیر جماعت احمدیہ غانا سے سنا تھا جس کی توثیق خاکسار نے اپنی تقرری ٹیچی مان میں متعلقہ افراد سے کی۔ یہ ان دنوں کی بات ہے جب مولانا عبدالوہاب صاحب (مرحوم) برانگ اہافو ریجن کے ٹاؤن ٹیچی مان میں بطور ریجنل مشنری تھے۔ ان دنوں ابتدائی احمدیوں میں ایک Mr Haroon Nimo صاحب تھے۔ یہ لوکل مذہب سے آئے تھے اور ان کی بیوی بھی لوکل مذہب سے احمدی ہوئی تھیں۔ شادی پر کئی سال گزر گئے مگر کوئی اولاد نہ ہوئی۔ ان کے رشتہ داروں نے طنز شروع کر دی کہ چونکہ اس نے آباء و اجداد کا مذہب چھوڑ دیا ہے اس لئے اولاد سے محروم ہے۔ ان باتوں کا مکرم ہارون صاحب مرحوم کے دل پر اثر ہوا اور وہ مولانا عبدالوہاب صاحب (مرحوم) کے پاس آئے اور سارا واقعہ سنایا اور کہا کہ مجھے اولاد نہ ہونے کا غم نہیں ہے۔ مجھے اس بات کا غم ہے کہ وہ میرے خدا کو موردِ الزام ٹھہرا رہے ہیں۔ مولانا مرحوم نے انہیں تسلی دی اور کہا وہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کو دعا کے لئے لکھیں گے۔ چنانچہ حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لکھا گیا۔ جواباً حضور نے لکھا کہ ان کے لئے دعا کی گئی ہے اللہ تعالیٰ انہیں اولاد سے نوازے گا۔ چنانچہ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے انہیں **سات** بچوں سے نوازا جو کہ ٹیچی مان جماعت کی رونق اور فعّال ممبر ہیں۔

❁ ایسٹرن ریجن غانا میں Koforidua شہر میں قیام کے دوران ایک احمدی مکرم حسن کربو صاحب نے جو کہ اُن دنوں Somanya جماعت کے صدر تھے اپنا واقعہ سنایا۔ انہوں نے پہلی شادی کی اور اس میں سے ایک بیٹا ہوا مگر علیحدگی ہوگئی۔ پھر انہوں نے شادی کی اور چودہ سال تک کوئی اولاد نہ ہوئی۔ انہوں نے تیسری شادی کی اس میں سے بھی کئی سال تک اولاد نہ ہوئی۔ اس دوران دوسری بیوی لمبا عرصہ ساتھ رہنے کے بعد علیحدہ ہوگئی۔ چنانچہ انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کو دعا کے لئے لکھا کہ موجودہ تیسری بیوی سے اولاد ہو جائے۔ حضور رحمہ اللہ نے جواباً تحریر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اولاد دے گا پہلے لڑکی پھر لڑکا۔ آگے آپ کی مرضی۔ اس خط کے بعد موصوف انتظار کرنے لگے کہ اللہ تعالیٰ اولاد سے نوازے مگر کوئی صورتحال نظر نہ آئی۔ پھر ان کا انصار اللہ کے سالانہ اجتماع کے لئے کیپ کوسٹ جانا ہوا جہاں ان کی ملاقات اتفاقاً ایک سابق معلم سلسلہ مرحوم کی بیوہ سے ہوئی جو ایسٹرن ریجن میں رہ چکے تھے اور بیوہ کی والدہ بھی وہاں ساتھ ہی تھیں۔ جس پر انہیں خیال پیدا ہوا کہ کیوں نہ بیوہ سے شادی کرلوں تاکہ یتیم بچوں کی کفالت میں مدد کرسکوں۔ ان کی تجویز کو قبول کرلیا گیا اور انہوں نے شادی کرلی۔ اس شادی سے اللہ تعالیٰ نے پہلے انہیں بیٹی سے نوازا اور عین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق پھر بیٹے سے نوازا۔ میں نے خود انہیں اپنے بچوں اور سابقہ مرحوم معلم کے بچوں کے ساتھ یکساں حسن سلوک کرتے دیکھا۔ ایک دن دورہ کے دوران مَیں جب ان کے کیمیکل سٹور پر گیا تو انہوں نے بچوں کو گود میں بٹھایا ہوا تھا اور کھانا کھلا رہے تھے۔ ایک چمچ اپنے بچے کے منہ میں ڈالتے تو دوسرا چمچ سوتیلے بچے کو کھلاتے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر سے نوازے۔ آمین۔

❁ خاکسار 2000ء میں لندن جلسہ پر آیا ہوا تھا۔ غانا میں جماعت کے پریس کے لئے مشینیں دیکھنی تھیں اور پریس کے لئے کوئی ضروری سامان بھی خریدنا تھا۔ جلسہ کے کچھ دنوں بعد اچانک لقوہ کا حملہ ہوا۔ ڈاکٹر کو دکھایا۔ اس نے اسپرین تجویز کی مگر کوئی افاقہ نہ ہوا۔ ہومیو پیتھک دوا بھی لی کوئی فرق نہ پڑا۔ خاکسار نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی خدمت میں دعا کے لئے لکھا۔ خاکسار اہلیہ اور بچوں کو غانا ہی چھوڑ کر آیا تھا۔ اس لئے اہلیہ کو نہ بتایا کہ مبادا وہ پریشان ہو۔ دعائیہ خط کے چند دن بعد بیماری کا نام و نشان نہ رہا۔ خاکسار جب واپس غانا آیا تو اہلیہ صاحبہ نے اپنا خواب سنایا کہ اس نے دیکھا کہ میرا چہرہ دو حصوں میں تقسیم ہے۔ دو حصے اس طرح ہیں جیسے بیچ میں دراڑ ہے۔ اور اس نے دیکھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ خاکسار کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ حضورؒ کے دیکھنے پر وہ دراڑ خود بخود بند ہو جاتی ہے اور چہرہ درست ہو جاتا ہے۔ اس پر خاکسار نے اسے سارا واقعہ سنایا اور بتایا کہ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل اور حضرت خلیفۃ المسیح کی دعا اور توجہ کا اثر تھا کہ میری بیماری جاتی رہی۔ جس پر تمہاری خواب بھی گواہ ہے۔

یقیناً ایسے سینکڑوں واقعات دنیا بھر میں پھیلے پڑے ہیں۔ ہمیں تحدیث نعمت کے طور پر ان کا ذکر بھی کرنا چاہئے۔ اس سے نعمت خلافت کی شکر گزاری کے جذبات بھی نشوونما پاتے ہیں اور سننے والوں، پڑھنے والوں کے ایمان کو تقویت بھی ملتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو خلافت احمدیہ سے وابستہ رہنے اور اس کی برکات سے بھرپور فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

Morden Motor (UK)
Specialists in
Electrical & Mechanical
Repairs & Diagnostics, Servicing, Tyres, Exhausts, Engines, Gear Box, Breaks, MOT Failure work, A-C
All Makes & Models
Rear 22-26 Morden Hall Road, Unit 2 Morden **SM4 5JF**
Contact: Nusrat Rai@ 07809119621
E: mordenmotor@yahoo.com

جو شخص کسی سے لڑائی کی وجہ سے نماز باجماعت پڑھنا چھوڑتا ہے وہ یقینی طور اپنی تباہی کا موجب بنتا ہے۔

(از افاضات حضرت خلیفۃالمسیح الثانی رضی اللہ عنہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے خطبہ جمعہ فرمودہ 11 جولائی 1919ء میں سورہ بقرہ کی ابتدائی آیات پڑھ کر فرمایا:

"...... میرے پاس مختلف جگہوں سے اس قسم کے خطوط آئے ہیں جن میں لکھا ہے کہ چونکہ ہمارا فلاں سے جھگڑا ہے اس لئے ہم فلاں جگہ نماز پڑھنے کے لئے نہیں جائیں گے اور بعض کے متعلق دوسروں نے لکھا ہے کہ وہ باجماعت نماز پڑھنے کے لئے اس لئے نہیں آتے کہ فلاں سے ان کا جھگڑا ہے۔ ...... اللہ تعالیٰ نے جہاں جہاں قرآن کریم میں نماز کے لئے حکم بیان فرمایا ہے وہاں کثرت کے ساتھ قیام صلوٰۃ اور حفاظت صلوٰۃ فرمایا ہے۔ صرف نماز پڑھنے کا لفظ بہت کم جگہ آیا ہے اور وہ بھی حکم کے طور پر نہیں۔ جہاں احکام کا ذکر ہے وہاں اقامت کا لفظ ساتھ رکھا گیا ہے اور اقامت صلوٰۃ کے معنے یہ ہیں کہ نماز کو اس کی تمام شرائط کے ساتھ پڑھا جائے۔ اقامت کا لفظ عام ہے اور جب کسی امر کی تکمیل ہوجائے تو اس کے متعلق اقامت کا لفظ بولتے ہیں۔ مثلاً تجارت ہے۔ جب کسی ملک کی تجارت پورے زور پر نہ ہو تو اس کی نسبت کہتے ہیں کہ فلاں ملک کی تجارت بیٹھ گئی اور اگر پورے زور پر ہو تو کہتے ہیں کہ فلاں ملک کی تجارت کھڑی ہے۔ اس طرح دوسرے سب اُمور جب تکمیل کو پہنچ جائیں تو ان کے متعلق اقامت کا لفظ بولتے ہیں اور جب ان میں کمزوری پیدا ہو تو بیٹھ گئے کہتے ہیں۔ اس لئے نماز کی اقامت کے یہ معنی ہوئے کہ اس کو تمام شرائط کے ساتھ ادا کیا جائے اور یہی وہ بات ہے جس کا قرآن کریم میں حکم دیا گیا ہے۔ اور یہی وہ چیز ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس سے انسان مومن بنتا ہے اور یہی وہ ذریعہ ہے جس سے اللہ کا فضل نازل ہوتا ہے۔ دیکھو یہی آیت جو میں نے پڑھی ہے اس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ذٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ۔ یہ ایسی کتاب ہے جس میں کوئی شک نہیں ہے۔ یعنی اس میں ایسی تعلیم ہے جو ہر ایک شک اور شبہ کو مٹانے والی ہے۔ اس کے اختیار کرنے سے کسی قسم کا شک وشبہ نہیں رہتا۔ یہ متقیوں کے لئے ہدایت ہے۔ انہیں ایک سیدھا رستہ دکھاتی، ایک نئے جہان میں لے جاتی اور ان پر روحانیت کا دروازہ کھول دیتی ہے۔ اس سے آگے بتایا کہ متقی کون ہوتا ہے؟ فرمایا: الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ۔ وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ۔

یہ شرطیں جب کسی میں پائی جائیں تو وہ متقی ہوتا ہے۔ اور جب یہ شرطیں پائی جاتی ہیں تب قرآن روحانیت کی طرف راہ نمائی کرتا ہے۔ وہ شرطیں یہ ہیں:

(1) ایمان بالغیب (2) اقامتِ نماز

(3) جو کچھ خدا نے دیا ہو اس میں سے خرچ کرنا

(4) رسولِ کریمؐ پر اور آپ سے پہلے نبیوں پر جو کچھ اترا اور جو آئندہ نازل ہوگا اس پر ایمان لانا۔

ان شرطوں کو جو انسان پورا کرلیتا ہے اس پر روحانیت کا دروازہ کھل جاتا ہے۔ لیکن جو ان کو اس طرح پورا نہیں کرتے ہیں جس طرح ان کے پورا کرنے کا حق ہے انہیں قرآن ہدایت نہیں کرتا۔ یہی وجہ ہے کہ بہت لوگ قرآن پڑھتے ہیں مگر کہتے ہیں ہمیں کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔ بات دراصل یہی ہے کہ قرآن اسی وقت ہدایت کرتا ہے جبکہ یہ شرائط پوری ہوں۔

ان شرائط میں سے ایک شرط یہ ہے کہ نماز کو قائم کرنا اور جماعت کے ساتھ ادا کرنا۔ بعض لوگ بے علمی اور ناواقفیت کی وجہ سے کہتے ہیں کہ جمعہ کی نماز باجماعت پڑھنا فرض ہے۔ حالانکہ بات یہ ہے کہ جمعہ کی نماز ایسی ہی فرض ہے جیسا کہ ساری نمازیں۔ قرآن کریم میں جمعہ کی نماز کا اگر ایک جگہ ذکر آیا ہے تو روزانہ نمازوں کا ذکر متعدد جگہ آیا ہے۔ پس جمعہ کی نماز دوسری نمازوں سے زیادہ فرض نہیں ہے، لیکن لوگ لاعلمی کی وجہ سے سمجھتے نہیں اور صرف جمعہ کی نماز باجماعت ادا کرنا فرض جانتے ہیں۔ حالانکہ **قرآن کریم میں جہاں جہاں اَقِيمُوا الصَّلٰوةَ کا ذکر آیا ہے وہاں نماز باجماعت کا ہی حکم ہے** حتّٰی کہ ایک صحابی کے متعلق لکھا ہے کہ وہ کہتے نماز ہوتی ہی نہیں جب تک کہ باجماعت نہ ہو۔ مگر ہمیں صحابہ کے قول پر ہی اکتفاء کرنے کی ضرورت نہیں۔ رسول کریم ﷺ کے اقوال بھی ایسے ہی ملتے ہیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں۔ جو لوگ عشاء اور صبح کی نماز باجماعت پڑھنے کے لئے مسجد میں نہیں آتے میرا دل چاہتا ہے کہ میں اپنی جگہ کسی اور کو نماز پڑھانے کے لئے کھڑا کردوں اور اپنے ساتھ اور آدمیوں کو لے کر ان کے سر پر ایندھن رکھ کر ان لوگوں کے گھروں میں جاؤں اور آدمیوں سمیت ان کے گھروں کو جلا کر راکھ کردوں۔ (بخاری ومسلم بحوالہ مشکوٰۃ کتاب الصلوۃ فی الجماعۃ وفضلھا) دیکھو رسول کریم ﷺ جیسا رحیم انسان جو کسی کی ادنیٰ سے ادنیٰ تکلیف کو بھی نہیں دیکھ سکتا تھا اور جس کے متعلق خدا تعالیٰ فرماتا ہے رحمۃ للعلمین۔ (الانبیاء:108) وہ جب یہ کہتا ہے کہ جو لوگ مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے نہیں آتے ان کو مع اُن کے گھروں کے جلادوں تو اس سے یہ نہیں سمجھا جاسکتا کہ **باجماعت نماز پڑھنا کوئی معمولی بات ہے۔ بلکہ فرضوں میں سے بہت بڑا فرض ہے جس کے ادا نہ کرنے کے متعلق رسول کریم ﷺ نے اس قدر شدّت سے نفرت کا اظہار کیا ہے۔ پس جو لوگ اس کو پورا نہیں کرتے انہیں سوچنا چاہئے کہ وہ رسول کریم ﷺ کی کس قدر ناراضگی کا بار اپنے اوپر اٹھاتے ہیں۔ انہیں خوب اچھی طرح سن لینا چاہئے کہ کسی کی لڑائی اور کسی سے جھگڑا اس فرض کی ادائیگی میں ہرگز روک نہیں ہوسکتا۔ اگر وہ زید و بکر کے لئے نماز پڑھتے ہیں تو ان سے لڑائی ہونے کی وجہ سے چھوڑ سکتے ہیں، لیکن اگر خدا کے لئے پڑھتے ہیں تو پھر کون ہے جو کہہ سکتا ہے کہ چونکہ خدا سے میری لڑائی ہے اس لئے میں نماز نہیں پڑھتا۔ اگر اس سے کسی کی لڑائی ہے تو وہ نہ پڑھے۔ اور اگر نہیں تو زید و بکر کی لڑائی کی وجہ سے خدا کی نماز کو کیوں ترک کرتا ہے۔** میرے نزدیک وہ شخص جو نماز باجماعت پڑھنے میں سستی کرتا ہے کسی قسم کی روحانی ترقی حاصل نہیں کرسکتا۔ کیونکہ یہ نہایت ضروری رُکنِ اسلام ہے۔ اور ایسا ضروری ہے کہ رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ جو اس کو ادا نہیں کرتا میرا جی چاہتا ہے کہ میں اس کو مع اس کے گھر کے جلادوں۔ بعض لوگوں نے صرف عشاء اور صبح کی نماز باجماعت نہ ادا کرنے والوں کے متعلق اسے سمجھا ہے۔ لیکن اصل میں اس میں ساری نمازیں آجاتی ہیں کیونکہ یہی دونوں نمازیں پڑھنا مشکل ہوتی ہیں۔ جب ان کے متعلق فرما دیا تو باقی نمازیں خود بخود اس کے نیچے آگئیں۔ **تو نماز باجماعت پڑھنا ہر ایک مسلمان پر بہت بڑا فرض اور ایک اہم ذمہ داری ہے۔ جو اس سے جی چراتا ہے خواہ زید و بکر کی لڑائی سے یا کسی اور وجہ سے وہ قطعاً اس قابل نہیں ہے کہ مومن احمدی کہلا سکے کیونکہ وہ خدا کا مجرم ہے اور میرے نزدیک اس سے بڑھ کر دنیا میں کوئی بے وقوف اور کم عقل نہیں ہوسکتا جو انسان سے لڑ کر خدا سے لڑائی شروع کردے۔** قاعدہ تو یہ ہے کہ جب کسی سے لڑائی ہو تو دوسروں کی ہمدردی حاصل کی جاتی ہے۔ دیکھو گورنمنٹ برطانیہ کی جب جرمنی سے لڑائی شروع ہوئی تو باوجود اس کے کہ بہت بڑی حکومت ہے چھوٹی چھوٹی سلطنتوں کو بھی اپنے ساتھ ملانے کی کوشش کرتی رہی ہے۔ تو چونکہ لڑائی کے وقت انسان زیادہ دوستوں اور مددگاروں کا حاجتمند ہوتا ہے اس لئے اگر کسی کی کسی سے لڑائی ہو تو اس کو ضرورت ہے کہ اپنے زیادہ دوست بنائے اور خدا سے بڑھ کر اور کون دوست ہوسکتا ہے۔ پس اس وقت جب کہ لڑائی نہ تھی، امن تھا اگر خدا کو دوست بنانے کی کوشش کی جاتی تھی تو اب جبکہ ڈر ہے کہ دوسرے سے نقصان اٹھائے بہت زیادہ ضرورت ہے کہ خدا کو اپنا دوست اور مددگار بنائے۔ اور یہ وقت ہے کہ وہ اس سے صلح کرے، نہ کہ لڑائی۔ لیکن جو کسی سے لڑائی ہونے کی وجہ سے نماز کو ترک کردیتا ہے اس کی مثال ایسی ہی ہے جیسا کہ کسی کے گھر جب ڈاکہ پڑے تو وہ لوگوں کو مدد کے لئے بلانے کی بجائے انہیں پتھر مارنا شروع کردے۔ اس کا نتیجہ کیا ہوگا؟ یہی کہ ڈاکو باہر سے اس پر حملہ آور ہوں گے اور ہمسائے اندر سے اس کو نقصان پہنچائیں گے۔ **پس جو شخص کسی سے لڑائی کی وجہ سے نماز باجماعت پڑھنا چھوڑتا ہے وہ یقینی طور پر اپنی تباہی کا موجب بنتا ہے۔**

ایک نادان کا لطیفہ مشہور ہے مگر میرے نزدیک نماز چھوڑنے والا اس سے بھی زیادہ نادان اور بیوقوف ہے۔ کہتے ہیں کسی سے کوئی شخص برتن مانگ کر لے گیا تھا۔ کچھ دن تک جو اس نے واپس نہ دیا تو ایک دن وہ خود لینے گیا اور جا کر دیکھا کہ وہ اس کے برتن میں سالن ڈال کر کھا رہا ہے۔ یہ دیکھ کر کہنے لگا کہ تُو نے میرے برتن میں سالن ڈال کر کھایا ہے، مَیں تیرے برتن میں پاخانہ ڈال کر کھاؤں گا۔ **تو یہ سزا دینے کا عجیب طریق ہے کہ چونکہ فلاں سے میری لڑائی ہے اس لئے میں نے نماز باجماعت پڑھنا چھوڑ دی ہے۔ جو شخص اس طرح کرتا ہے اس نے اپنے دشمن کو اپنے اوپر خود غالب کرلیا۔ کیونکہ اس کے دشمن نے ایک تو اسے اپنے پاس سے دُور کردیا اور دوسرے خدا سے بھی دُور کردیا۔ پس اس طرح اس نے اپنے دشمن کو نیچا نہیں دکھایا بلکہ خود نقصان اٹھایا ہے۔ یہ سخت جہالت اور نادانی ہے کیونکہ کسی سے دشمنی کی وجہ سے نماز چھوڑنے کا ہرگز حکم نہیں۔**

نماز باجماعت ادا کرنے کا خدا کا حکم ہے، محمد ﷺ کا حکم ہے، اور اس شریعت کا حکم ہے جس کے بعد کوئی نئی شریعت نہیں آئے گی، اور اس شریعت کا حکم ہے جس کا ایک شعشہ بھی بدل نہیں سکتا۔ پس یہ مت سمجھو کہ احمدی کہلانے سے خدا کے حکموں کو توڑنے کی اجازت ہوگئی ہے بلکہ پہلے کی نسبت بہت زیادہ فرض ہوگیا کہ ہر ایک حکم پر پورے طور پر عمل کرو۔ اس لئے عقل اور دانائی سے کام لو اور خدا کے حکموں کو مت توڑو کیونکہ اب تم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد کیا ہے اور شریعت کو اچھی طرح سمجھا ہے۔ اب اگر اس کے خلاف کرو گے تو دوسروں کی نسبت خدا کے غضب کے زیادہ مستوجب بنو گے۔ خدا تعالیٰ تمہیں توفیق دے کہ شریعت کے تمام احکام کی تم قدر کرو اور ان پر عمل پیرا ہو"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 11 جولائی 1919ء۔ خطبات محمود (سال 1919ء) صفحہ 262 تا 268)۔

قادیاں دارالاماں

میرے مولا مجھے تُو قادیاں دارالاماں لے جا
جہاں برسے تھے بارش کی طرح تیرے نِشاں لے جا
نظر پہلی پڑے مینار پر آنکھوں سے بوسے دوں
جو ممکن ہو تو پورا قادیاں آغوش میں بھر لوں
مزارِ حضرتِ اقدسؑ پہ رو رو کر دعا مانگوں
رضا مانگوں، لِقا مانگوں، خدا سے خود خدا مانگوں
پڑھوں کتبے بہشتی مقبرے کی ساری قبروں کے
تصوّر کی نگہ سے دیکھ لوں چہرے بزرگوں کے
ہو بیت الفکر اور بیت الدعا میں آہ اور زاری
کوئی آہستہ سے کہہ دے 'خدا داری چہ غم داری'
بہت مشتاق ہوں مسجد مبارک، مسجد اقصیٰ کی
لگیں ساری دعائیں قادیاں کو اہلِ ربوہ کی
مسیحائے زماں کی پیاری بستی جا کے دیکھ آؤں
جو بس میں ہو کسی دیوار کے سائے میں رہ جاؤں
نصیب 'اَلدَّار' کی برکت سے فیضِ جاودانی ہو
رہے تیری رضا حاصل مبارک زندگانی ہو

(امۃ الباری ناصر)

بقیہ: جلسہ سالانہ یُوکے پر دنیا کے مختلف ممالک کے وفود کی آمد..... ازصفحہ 20

☆ اس کے بعد **امیر جماعت احمدیہ کانگو کنشاسا** جو پہلے بورکینا فاسو میں مبلغ تھے اور حال ہی میں ان کا تقرر بطور امیر جماعت کانگو کنشاسا ہوا تھا انہوں نے دفتری ملاقات کی سعادت حاصل کی اور کانگو کنشاسا جانے سے قبل ہدایات حاصل کیں۔

❁..... **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** ۔ وہاں جا کر تمام احمدی احباب سے ملیں۔ مبلغ اور جماعت کے درمیان محبت اور پیار کا رشتہ قائم ہونا چاہئے۔ وہاں جا کر سارا جائزہ لیں اور وہاں ہمیشہ عاجز بن کر رہنا ہے۔ یہ بھی دیکھنا ہے جو بھی مسائل ہیں وہ کیوں پیدا ہوتے ہیں اور اس کی کیا وجہ ہے اور پھر اس وجہ کو تلاش کر کے اس کا تدارک کریں۔

❁..... **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** ۔ وہاں سارے مبلغین اور معلمین سے بھی ملیں۔ ان کا اعتماد بھی آپ نے حاصل کرنا ہے اور اُن کو حکمت سے بتانا ہے کہ انہوں نے ہر حال میں تعاون کرنا ہے۔ سارا کام ایک ٹیم ورک کے ساتھ ہونا چاہئے۔ دوستانہ رنگ میں رہتے ہوئے سارے کام ہونے چاہئیں۔ مبلغین کے ساتھ میٹنگز کریں اور مقامی معلمین سے بھی میٹنگ کریں اور انہیں بتائیں کہ ہم نے ٹیم ورک کرنا ہے۔

❁..... **حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا:** پہلے مسائل کو دیکھیں کہ کہاں کہاں اور کیا مسائل ہیں۔ ان کو سمجھیں اور پھر ان کو حل کرنے کی کوشش کریں۔ یہ نہ دیکھیں کہ پہلے نے کیا کام کیا ہے اور کس طرح کیا ہے۔ مسائل کا حل کرنا ہی ہمارا مقصد ہے۔ اسی کو اپنے سامنے رکھیں۔

❁..... **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** ۔ جو جماعتی عہدیدار ہیں اُن کے حالات یورپ یا افریقہ کے دیگر ممالک کی طرح نہیں ہیں۔ جب اُن کو پہلے عہدیدار بناتے ہیں اور پھر ان کو عہدوں سے ہٹاتے ہیں تو وہ مخالفت اور مقدمات وغیرہ شروع کر دیتے ہیں۔ اس کا جائزہ لینا ہے کہ اس کی کیا وجوہات ہیں اور کس طرح ٹھیک کرنی ہیں۔ ان ساری باتوں کا جائزہ لیں اور ان کا حل نکالیں۔ آپ نے نظام مضبوطی سے قائم کرنا ہے اور یہ احساس سب کو رہنا چاہئے کہ آپ ان کے ہمدرد ہیں۔ آپ نے ماں بن کر بھی کام کرنا ہے اور باپ بن کر بھی کام کرنا ہے۔ اچھا ایڈمنسٹریٹر بھی بننا ہے، مربی بھی بننا ہے، مبلغ بھی بننا ہے اور واقفِ زندگی بن کر بھی رہنا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے اس الہام کو ہمیشہ مدِنظر رکھیں کہ ''تیری عاجزانہ راہیں اُس کو پسند آئیں۔'' وہاں آپ مقامی لوگوں سے پیار کریں گے تو آپ کے سب مسائل حل ہو جائیں گے اور سارے کام آسان ہو جائیں گے۔

❁..... **حضور انور نے فرمایا:** ہر ایک مربی سے علیحدہ میٹنگ بھی کرنی ہے اور پھر ایک اکٹھی میٹنگ بھی کرنی ہے۔ مبلغین کے ساتھ اپنی ساری میٹنگز کا تجزیہ سامنے رکھیں اور پھر اس تجزیہ کے مطابق پلاننگ کریں۔

❁..... **حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا:** ۔ عاملہ کے ساتھ بھی میٹنگ کریں۔ ان کو اعتماد میں لیں۔ اُن کو بتائیں کہ صرف عہدیدار بننا اُن کا کام نہیں بلکہ خدمت کے لئے انہیں عہدے دیئے گئے ہیں۔ عاملہ کے ہر ایک ممبر سے اُس کے شعبہ کی سکیم لیں یا اگر ان کا اتنا تجربہ نہیں ہے تو پھر اُن کو خود سکیم بنا کر دیں۔ تربیت کا شعبہ ہے، مال کا شعبہ ہے، تحریکِ جدید ہے، وقفِ جدید ہے۔ ان سب شعبہ جات کی سکیمیں تیار ہونی چاہئیں۔ پھر تبلیغ کا شعبہ ہے۔ تبلیغ کی بھی سکیم بنائیں۔ Pigmies قبائل میں تبلیغ شروع ہوئی ہے۔ ان علاقوں میں تبلیغی کاموں کو بڑھائیں۔ وہاں پرائمری سکول کھولنے کا کہا تھا۔ اُس کا جائزہ لیں۔ اگر بن سکتا ہے تو پرائمری سکول کا پلان کریں۔ جانے سے پہلے یہاں دفتر تبشیر میں کانگو کی فائلز بھی دیکھ لیں اور وہاں کے جو سابق امیر یا مبلغ انچارج ہیں ان سے بھی میٹنگ کر لیں اور حالات کا پتہ کر لیں۔ اُن کے ساتھ میٹنگ بے شک کریں لیکن آپ نے یہاں سے خالی الذہن ہو کر جانا ہے۔ اُن کی ساری باتیں سن لیں لیکن مشکلات کی وجوہات آپ نے خود ڈھونڈنی ہیں۔ تجزیہ آپ نے خود کرنا ہے۔

❁..... **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** ۔ وہاں سکولوں کا بھی جائزہ لے لیں۔ کلینک کا بھی جائزہ لے لیں۔ اگر وہاں بن سکتے ہیں تو بتائیں۔

❁..... **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** ۔ وہاں ماڈل ویلج کا بھی پروگرام بنایا تھا۔ اس کا جائزہ لیں اور کام کریں۔ گورنمنٹ آفیشل سے تعلقات بنانے ہیں۔ پبلک ریلیشنز کو بڑھانا ہے۔ سیاستدانوں سے تعلقات کو بڑھانا ہے۔ ہر جگہ سوشل بن کر رہیں۔

❁..... **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** ۔ میں نے یہ ساری موٹی موٹی ہدایات دے دی ہیں، وہاں جا کر جائزہ لے لیں اور پھر اپنی رپورٹس بھجوائیں۔ تو پھر یہاں سے مزید ہدایات مل جائیں گی۔

حضور انور نے فرمایا: ۔ آپ نے ہمیشہ عاجز بن کر رہنا ہے اور عاجزی کے ساتھ کام کرنا ہے۔ افسر بن کر کام نہیں کرنا۔ 'بدتر بنو ہر ایک سے اپنے خیال میں۔' یہ اب بھی یاد رکھیں اور تین سال بعد بھی یاد رکھنا ہے۔

....

☆ اس کے بعد **کانگو کنشاسا کے سابق امیر و مبلغ انچارج جن کا تقرر اب مالی میں ہوا ہے** انہوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے دفتری ملاقات کا شرف پایا۔

❁..... **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے موصوف کو ہدایت دیتے ہوئے فرمایا:** ۔ آپ پہلے امیر بن کر رہے ہیں۔ اب غریب بن کر رہیں۔ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ آپ امیر ہیں یا نہیں۔ اصل بات واقفِ زندگی ہونا ہے۔ آپ واقفِ زندگی ہیں۔ اور وقف کی روح کے ساتھ اپنے کام کو جاری رکھیں۔ ہمیشہ عاجزی اور انکساری اختیار کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ الہام ہمیشہ آپ کے سامنے رہنا چاہئے کہ 'تیری عاجزانہ راہیں اُس کو پسند آئیں۔' مالی میں امیر جماعت کی مکمل اطاعت کریں۔ کوئی اچھا مشورہ ہو تو ضرور دیں لیکن جب فیصلہ ہو جائے تو پھر کامل اطاعت ہونی چاہئے۔ باقی اللہ مالک ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ۔ ملکی حالات کی وجہ سے جو مسائل اور مشکلات کانگو میں ہیں وہ وہاں جانے والے مبلغ کو بتائیں اور جن پراجیکٹس پر کام جاری ہے اُن کے بارہ میں بھی اُنہیں بتا دیں۔

....

☆ بعد ازاں **مبلغ انچارج گیانا** نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے دفتری ملاقات کی سعادت پائی۔

مبلغ انچارج گیانا نے عرض کیا کہ ملک وینزویلا جماعتی لحاظ سے گیانا کے تحت ہے۔ وہاں مبلغ بھجوانا ہے لیکن آجکل وینزویلا کے حالات خراب ہیں۔

اس پر **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** حالات ہمیشہ تو خراب نہیں رہیں گے۔ کچھ ہفتوں بعد جب ٹھیک ہوں گے تو تب چلے جائیں۔ مگر مبلغ گیانا بھیج دیں۔ گیانا جا کر آپ کے ساتھ کام کرے اور ٹریننگ حاصل کرے۔ پھر کچھ عرصہ بعد جب حالات بہتر ہو جائیں تو گیانا سے وینزویلا چلا جائے۔

اس کے بعد مبلغ انچارج گیانا نے عرض کیا کہ گیانا کی ایک جماعت لِنڈن کے لئے بھی مبلغ کی ضرورت ہے۔ وہاں تبلیغ کے بھی بہت سے مواقع ہیں۔

اس پر **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** ۔ پہلے وینزویلا کے لئے مبلغ بھجوائیں گے پھر بعد میں لِنڈن کے لئے بھی کسی کو تیار کریں گے۔

مبلغ انچارج نے عرض کیا کہ ہم ہیومینٹی فرسٹ کے تحت بھی گیانا میں کام کرنا چاہتے ہیں۔ وہاں کمپیوٹر سکول، آنکھوں کا علاج اور پینے کا صاف پانی وغیرہ کی ضرورت ہے۔

❁..... **اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** ٹھیک ہے۔ میڈیکل کیمپس منعقد کریں اور اخباروں میں بھی رپورٹس شائع کروائیں۔ اس سے اسلام کا پیغام پہنچانے کے لئے بھی راستے کھلیں گے۔

حضور انور نے بورکینا فاسو کی مثال دیتے ہوئے فرمایا: وہاں ہم نے آنکھوں کے 100 آپریشن سے آغاز کیا تھا اور آہستہ آہستہ یہ تعداد بڑھتی گئی۔ اب ہزاروں کی تعداد میں آپریشن ہو رہے ہیں بلکہ اب تو وہاں کوئی آنکھوں کا ہسپتال بھی بن رہا ہے۔

موصوف نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ٹی وی پر نشر ہونے والے جماعتی پروگراموں کے عناوین کے بارہ میں بھی رہنمائی کی درخواست کی۔

❁..... **اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** ۔ کوئی بھی کام کرنے سے پہلے اُس کا جائزہ لیا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ بسکٹ بنانے والی کمپنیاں بھی پہلے جائزے لیتی ہیں کہ کیا ہمارے بسکٹ کو لوگ پسند کریں گے یا نہیں۔ اس کے بعد ہی وہ کوئی Product بناتی ہیں۔ اسی طرح آپ نے پہلے اپنے ملک کے حالات اور ضروریات اور لوگوں کے رجحانات کے مطابق جائزہ لینا اور پھر کوئی پروگرام بنانا ہے۔

مبلغ نے عرض کیا کہ ہم نے 'مسیح ہندوستان میں' کے موضوع پر پروگرام کئے ہیں۔ اس پر لوگوں نے دلچسپی کا اظہار کیا ہے اور بعض نے مخالفت بھی کی ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا؛۔ جن چیزوں میں لوگ دلچسپی دکھائیں وہ جاری رکھیں۔ پھر کچھ عرصہ بعد موضوع بدل دیں کیونکہ کچھ عرصہ بعد دل بھر جاتا ہے۔ مخالفت سے گھبرانا نہیں۔ مگر حکمت کے ساتھ پیغام پہنچائیں اور اگر پھر بھی مخالفت ہو تو ڈرنا نہیں، گھبرانا نہیں۔ پہلے پڑھے لکھے لوگوں کو اکٹھا کریں اور ان تک پیغام پہنچائیں۔

مبلغ نے عرض کیا کہ کیا ہم کینیڈا سے خدّام کو وقفِ عارضی کی تحریک کر سکتے ہیں؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔ اچھی بات ہے۔ کینیڈا سے اور امریکہ سے بھی خدّام کو وقفِ عارضی کی تحریک کریں۔

❁..... **تبلیغ کے بارہ میں ہدایت دیتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** ۔ لوگوں کو indirect تبلیغ کریں۔ بسا اوقات ڈائریکٹ تبلیغ کرنے سے لوگ نہیں آتے کیونکہ لوگ نہ تو دین پر عمل کرتے ہیں اور نہ ہی انہیں دین میں کوئی دلچسپی ہے۔ اس لئے indirect تبلیغ کیا کریں۔ پہلے ماحول بنائیں، پھر بات چیت کرتے ہوئے مذہب کی discussion پر لے آئیں۔ پہلے صرف تعلق بڑھائیں اور اپنے قریب لائیں۔ پِیس کانفرنسز کریں۔ اگر خلافت کے بارہ میں کوئی بات کرنی ہے تو داعش کی مثال دے کر کریں کہ دیکھیں اُس خلافت کا کیا بنا ہے۔ سال میں ایک دو بار پیس سمپوزیم منعقد کریں جس میں پڑھے لکھے طبقہ کو بلائیں۔ اخبار میں خبریں بھی چھپوائیں۔ اس طرح زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پیغام پہنچے گا۔

❁..... **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** ۔ اپنے پبلک ریلیشنز بڑھائیں۔ ممبر آف پارلیمنٹس، میئرز، پولیس چیف کمشنر، ڈاکٹرز اور وکلاء وغیرہ سے تعلقات بنائیں۔ تالیف قلب کے لئے بھی خرچ کریں۔

❁..... **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** ۔ یہ سارے کام آہستہ آہستہ ہوتے ہیں۔ بڑا صبر اور حوصلہ والا کام ہے۔ دنیا کو نیکی کی طرف لانا بڑا مشکل کام ہے۔ صبر والا کام ہے۔ کسی کو دین سے بھگانا بہت آسان کام ہے۔

تربیت کے حوالہ سے مبلغ نے عرض کیا کہ بعض احمدیوں کی غیر احمدیوں کے ساتھ دوستیاں ہیں جس کے نتیجہ میں غیر اخلاقی حرکات بھی ہو جاتی ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ۔ تربیت کے لئے جو بھی مختلف طریق اختیار کر سکتے ہیں وہ کریں۔ افریقہ میں بھی رواج ہے کہ اپنی قبائلی روایات کے مطابق شادی کر لیتے ہیں اور اکٹھے رہتے ہیں۔ آپ انہیں کم از کم نکاح کرنے کی طرف توجہ دلائیں۔

مبلغ نے عرض کیا کہ رشتہ ناطہ کے حوالہ سے بھی مسائل ہیں۔ ہمسایہ ملک سرینام اور ٹرینیڈاڈ سے رشتے کروانے کی ایک تجویز ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔ دیکھیں جو بھی نئے راستے نکلتے ہیں نکالیں۔ انٹرنیشنل رشتہ ناطہ کمیٹی سے بھی رابطہ کر سکتے ہیں۔

پردہ کے مسائل کے حوالہ سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا: ۔ پہلے سر اور جسم ڈھانپنے کا بتائیں۔ اس سے شروع کریں۔ آہستہ آہستہ آگے بڑھیں۔ پہلے انسان بنانا ہے، پھر انسان سے با اخلاق انسان بنانا ہے اور با اخلاق انسان سے باخدا انسان بنانا ہے۔

مبلغ نے عرض کیا کہ وہاں لوگ بیعت فارم سائن کرنے سے گھبراتے ہیں۔ صرف اسلام قبول کرنا چاہتے ہیں۔ اگر زور لگائیں تو وقتی طور پر بیعت کر لیتے ہیں لیکن

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
میاں حنیف احمد کامران
ربوہ 0092 47 6212515
28 لندن روڈ، مورڈن SM4 5BQ
0044 203 609 4712
0044 740 592 9636

بعد میں پھر پیچھے ہٹ جاتے ہیں۔

✿..... **حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:**۔ ایسے لوگوں کی ایک علیحدہ لسٹ بنائیں جو جماعت کے ساتھ تو ہیں لیکن ابھی بیعت فارم پر دستخط نہیں کئے ہیں۔ ان کو مالی قربانی میں بھی شامل کریں۔ تھوڑا بہت چندہ بھی لیں۔ تبشیر کو ایسے لوگوں کی فہرست بھجوا دیں کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے ابھی بیعت فارم نہیں بھرے۔ مگر ایسے لوگوں کو جماعت کا حصہ بنانے کی کوشش کریں۔

✿..... **پمفلٹس کی تقسیم کے حوالہ سے حضورانور نے فرمایا:** صرف پمفلٹس تقسیم ہی نہیں کرنے بلکہ نئے طریقے نکالیں۔ پڑھے لکھے نوجوانوں کو لیں اور ان کو جماعت کا پیغام پہنچائیں۔ اپنے تعلقات بڑھائیں۔ لیڈروں سے ملیں۔ ان سے رابطہ رکھیں اور مختلف مواقع کی مناسبت سے ان کو تحائف بھی دیں۔ اسی طرح غریبوں کا بھی خیال رکھیں اور تالیف قلب بھی کرتے رہیں۔

حضورانور نے فرمایا:۔ یہ بہت صبر والا کام ہے۔ بڑے لمبے عرصہ کے بعد نتیجہ نکلتا ہے۔ تھکنا نہیں۔ تھک گئے تو ہار گئے۔

مبلغ نے عرض کیا کہ بعض لوگ بیعت کر کے کچھ عرصہ بعد دور ہو جاتے ہیں۔ ان کا جماعت کے ساتھ کس طرح مسلسل تعلق قائم کر سکتے ہیں؟

اس پر حضورانور نے فرمایا:۔ ایسے لوگوں کا عارضی جوش ہوتا ہے۔ اس لئے ایسے طریق تلاش کریں کہ ان کا جوش قائم رہے۔ نئے پروگرام ہوں۔ پہلے چھ ماہ تربیت کریں، نگرانی رکھیں اور پھر بیعت فارم پُر کروائیں۔

✿..... حضورانور نے فرمایا:۔ جماعت کے ممبران کو ایم ٹی اے سے attach کریں۔ ساری جماعت کا آپس میں اتحاد ہو۔ جماعت یکجان ہونی چاہئے۔ آپ نے خود جماعت کے اندر اتحاد پیدا کرنا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس مصرعے کو کہ 'بدتر بنو ہر ایک سے اپنے خیال میں' اور اس الہام کو کہ 'تیری عاجزانہ راہیں اس کو پسند آئیں'۔ ہمیشہ اپنے سامنے رکھیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔
جماعتوں میں ایم ٹی اے کا انتظام ہونا چاہئے۔ ورنہ میری تقاریر کی ریکارڈنگ وغیرہ مہیا کر دیا کریں۔ لوگوں کو اس کا عادی بنائیں۔ اس طرح خلافت سے تعلق مضبوط ہوگا۔

....

☆ اس کے بعد پروگرام کے مطابق مبلغ انچارج سری لنکا نے حضورانور سے دفتری ملاقات کی سعادت پائی۔

مبلغ سری لنکا نے عرض کیا کہ سری لنکا میں بعض علاقوں میں مربیان کرام کو موٹر سائیکل پر سفر کرنا پڑتا ہے۔ سواری کا اور کوئی ذریعہ نہیں ہوتا۔

✿..... اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سری لنکا کے مربیان کو موٹر سائیکل کی اِن شرائط کے ساتھ اجازت عطا فرمائی کہ ہیلمٹ پہن کر چلائیں اور تمام احتیاطی تدابیر مدِّ نظر رکھیں گے۔ رفتار زیادہ نہ رکھیں۔ آہستہ چلائیں۔

سری لنکا میں ایک بڑی تعداد پاکستان سے آنے والے احمدی احباب کی بھی ہے جو مقامی زبان نہیں جانتے۔ ان کے اجتماع کے پروگراموں کے حوالہ سے **حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:**۔
خدام کا نیشنل اجتماع ایک ہی ہوگا۔ جس میں پاکستان سے آنے والے خدام بھی شامل ہوں گے۔ علمی مقابلہ جات کے لئے دو categories بنالیں۔ یعنی پاکستان سے آنے والے خدام کے مقابلہ جات علیحدہ ہوں اور مقامی خدام کا علمی مقابلہ علیحدہ ہو، کیونکہ دونوں کی زبانیں مختلف ہیں۔ لیکن جو کھیلوں کے مقابلہ جات ہیں وہ ایک ہی ہوں گے۔ سب مل کر حصہ لیں۔ مثلاً اگر کرکٹ کی دو ٹیمیں بنانی ہیں تو دونوں ٹیموں میں پاکستانی اور سری لنکن خدام شامل ہوں گے۔

✿..... **تربیت کے حوالہ سے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** تربیت کے لئے گھروں میں جایا کریں۔ اگر کسی جگہ صلح کروانی ہے، آپس میں اختلافات ہیں تو پھر وہاں کھانا پینا نہیں ہے۔ کسی کو یہ نہ لگے کہ کسی خاص فریق کی طرف جھکاؤ ہے۔ جس طرح بھی ہو سکے صلح کروائیں۔

✿..... **حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:**۔ ذیلی تنظیموں کے کام میں کوئی روک پیدا نہیں ہونی چاہئے۔ خدّام نے اپنے طور پر کام کرنا ہے، اسی طرح انصار اور لجنہ نے بھی اپنے اپنے تنظیمی پروگرام منعقد کرنے ہیں۔

✿..... **حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:**۔ عاملہ کی میٹنگ ہو رہی ہے یا کوئی دوسری جماعتی میٹنگ ہے اور اس دوران جب نماز کا وقت آجائے اور یہ پتہ ہو کہ میٹنگ لمبی ہونی ہے تو پہلے نماز پڑھیں اور پھر اپنی میٹنگ جاری رکھیں۔

....

بعد ازاں پروگرام کے مطابق پاکستان سے آنے والے بعض مرکزی عہدیداران نے بھی باری باری دفتری ملاقات کی سعادت پائی۔ ان عہدیداران میں ناظر صاحب ضیافت، صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان اور سیکرٹری سیدنا بلال کمیٹی شامل تھے۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق آج شام سوا پانچ بجے مختلف ممالک سے آنے والے احبابِ جماعت اور فیملیز کی حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز سے ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج 35/فیملیز کے 175 افراد اور اس کے علاوہ 20/احباب نے انفرادی طور پر حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز سے ملاقات کی سعادت پائی۔ اس طرح مجموعی طور پر 195 افراد نے شرفِ ملاقات پایا۔

☆ ملاقات کرنے والی یہ فیملیز درج ذیل 22 ممالک سے آئی تھیں۔

پاکستان، امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا، سپین، دبئی، ابوظہبی، یُوکے، انڈیا، جرمنی، بنگلہ دیش، نائیجیریا، ہالینڈ، سویڈن، آئس لینڈ، بولیویا، میکسیکو، جمیکا، انڈونیشیا، فلپائن، آئرلینڈ اور سوئٹزرلینڈ۔

☆ ان میں سے ہر ایک نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے تعلیم حاصل کرنے والے طلباء و طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

☆ ملاقاتوں کا یہ پروگرام شام پونے نو بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے مسجد فضل میں تشریف لا کر نمازِ مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

(باقی آئندہ)

محترمہ ڈاکٹر نصرت جہاں صاحبہ

(شریف احمد بانی)

محترمہ ڈاکٹر نصرت جہاں صاحبہ۔ فضل عمر ہسپتال ربوہ کے زبیدہ بانی ونگ کی انچارج تھیں۔ اُن کی وفات سے اَنتھک محنت اور بے لَوث خدمت خلق کا ایک روشن باب اپنے اختتام کو پہنچ گیا۔ اللہ تعالیٰ اُن کی مغفرت فرمائے اور جنّت الفردوس میں اعلیٰ مقامات میں جگہ دے۔ آمین

ڈاکٹر صاحبہ نے 1985ء میں شعبہ گائنی کا چارج سنبھالا اور اپنی زندگی کے آخری دن تک اس خدمت میں مصروف رہیں۔ میرا تعارف ڈاکٹر صاحبہ سے اُس وقت ہوا جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے ازراہ شفقت میری درخواست منظور فرماتے ہوئے فضل عمر ہسپتال کے لئے شعبہ گائنی کی نئی عمارت کی منظوری عطا فرمائی اور اس کا نام میری والدہ مرحومہ کے نام پر ''بیگم زبیدہ بانی ونگ'' منظور فرمایا۔

اگرچہ خاکسار نے اپریل 2000ء میں اپنی درخواست حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی خدمت میں بھجوائی تھی لیکن کاغذی کارروائی میں قریباً ایک سال کا عرصہ گزر گیا۔ دراصل ہسپتال والوں کی خواہش تھی کہ آنکھوں کے علاج کے لئے الگ شعبہ قائم کیا جائے۔ میری طرف سے گائنی کے شعبہ کے لئے درخواست تھی۔ حضور نے اپنے خط میں تحریر فرمایا کہ ''ان کی جو خواہش ہے گائنی ڈیپارٹمنٹ والی۔ مجھے وہ زیادہ معقول لگتی ہے''۔

حضورؒ کی اجازت کے بعد مئی 2001ء میں تعمیر کا آغاز ہو گیا۔ مکرم ماجد خان صاحب فضل عمر ہسپتال کے ڈپٹی ایڈمنسٹریٹر تھے۔ اور اس نئی عمارت کی تعمیر کے انچارج تھے۔ مجھے یاد ہے کہ جب پہلی دفعہ مکرم ماجد خان صاحب نے مشورہ کے لئے مجھے ربوہ آنے کے لئے کہا تو مئی کی سخت گرمیوں میں ربوہ پہنچا۔

ماجد خان صاحب کے ساتھ جب ہم زیر تعمیر عمارت کے جائزہ کے لئے پہنچے تو مَیں نے دیکھا کہ اُس تپتی دھوپ اور سخت گرمی میں محترمہ ڈاکٹر نصرت جہاں صاحبہ وہاں موجود تھیں اور عمارت کے بارہ میں ماجد خان صاحب کو اپنے قیمتی مشوروں سے نوازتی رہیں۔ اس کے بعد بھی جب تک تعمیر کا کام مکمل ہوا مجھے کئی دفعہ ربوہ جانے کا اتفاق ہوا اور مَیں نے ہمیشہ دیکھا کہ ڈاکٹر صاحبہ ہمیشہ موقع پر موجود ہوتی تھیں اور بڑی باریک بینی سے جائزے لیتی تھیں کہ کسی کام میں کوئی کمی نہ رہ جائے۔ اسی دوران ایک دفعہ جب مَیں ربوہ میں تھا تو مَیں نے ماجد خان صاحب سے دریافت کیا کہ عمارت تو انشاء اللہ اگلے چند ماہ میں تیار ہو جائے گی، ہسپتال کے لئے جدید آلات اور ساز و سامان کے بارہ میں آپ کے پاس کیا تجویز ہے۔ انہوں نے کہا کہ فی الحال تو صرف عمارت پر توجہ ہے۔ آلات اور equipment کے لئے جب وسائل مہیا ہوں گے تو دیکھیں گے۔ مَیں نے اُسی وقت درخواست کی کہ اس خدمت کا موقع بھی خاکسار کو دیا جائے۔ چنانچہ محترمہ ڈاکٹر نصرت جہاں صاحبہ کے مشورہ سے درکار آلات اور سامان کی فہرست تیار کی گئی اور متعلقہ اداروں سے قیمتیں حاصل کر کے خریداری کے لئے آرڈرز دے دیئے گئے۔

بالآخر 20 فروری 2003ء وہ مبارک دن تھا جب حضرت مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ نے اپنے بابرکت ہاتھوں سے ''بیگم زبیدہ بانی وِنگ'' کا افتتاح فرمایا۔ اس سلسلہ میں ہسپتال کے سامنے ایک تقریب کا اہتمام کیا گیا جس میں کثیر تعداد میں احباب شریک ہوئے۔ اس تقریب میں محترمہ ڈاکٹر صاحبہ نے بھی ایک تفصیلی رپورٹ پیش کی جس میں شعبہ گائنی کی ابتدا سے لے کر اب تک کی صورت حال تک تفصیل سے روشنی ڈالی۔

ربوہ سے واپس کراچی آ کر مَیں نے ڈاکٹر صاحبہ کو خط لکھا کہ مجھے اس ادارہ سے اتنی محبت ہے جتنی محبت مجھے اپنی والدہ سے ہے کہ یہ ادارہ میری مرحومہ والدہ کے نام پر ہے۔ ڈاکٹر صاحبہ نے بڑی محبت سے مجھے جواب دیا کہ اس ادارہ سے مجھے بھی اتنی ہی محبت ہے جتنی آپ کو ہے اور آج سے آپ مجھے اپنی بہن سمجھیں۔ انہوں نے اپنی اس بات کو آخر دم تک نبھایا۔ میرے ساتھ باقاعدہ خط و کتابت کا سلسلہ جاری رکھا۔ ہر خط میں بڑی محبت سے ہسپتال کی کارکردگی کے بارہ میں تفصیل سے لکھا کرتی تھیں۔ جب کراچی تشریف لاتیں تو میرے غریب خانہ پر ضرور آتیں اور کبھی خالی ہاتھ نہیں آئیں۔ ہمیشہ کیک یا مٹھائی کا تحفہ ضرور لاتیں۔ مارچ 2016ء میں خاکسار، میرا بیٹا اور دو پوتے ''صدیق بانی گولڈ میڈل'' کی تقریب میں ربوہ گئے تو ڈاکٹر صاحبہ بڑے اصرار سے ہمیں اپنے گھر لے گئیں اور بڑی محبت اور اصرار سے ہماری دعوت کی اور بچوں کو تحفے دیئے۔ اُس وقت ہمارے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ اُن سے یہ ہماری آخری ملاقات ہے۔ ہم سب کو ہسپتال لے جا کر تفصیل سے ہر چیز کے بارہ میں بتایا۔ اُس وقت آپریشن تھیٹر کی توسیع کا کام ہو رہا تھا۔ ایک ہی خواہش تھی کہ یہ کام جلد مکمل ہو جائے تا کہ لوگ اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔

مَیں نے ڈاکٹر صاحبہ سے یہ درخواست کر رکھی تھی کہ جب بھی آلات کی کمی کی وجہ سے ہسپتال کی کارکردگی متأثر ہونے لگے تو فوراً مجھے بتائیں۔ محترمہ ڈاکٹر صاحبہ وقتاً فوقتاً ہسپتال کے لئے نئے equipment کے بارہ میں مجھے لکھتی رہتی تھیں اور مَیں حتی المقدور یہ تمام آلات فراہم کر دیتا تھا۔ آپ ہر دفعہ اتنی ممنون ہوتی تھیں جیسے اُن پر کوئی ذاتی احسان کیا ہو اور مَیں ہمیشہ اُن سے کہا کرتا تھا کہ یہ تو آپ کا مجھ پر احسان ہے کہ میرے لئے خدمت خلق کا موقع فراہم کیا۔

اپریل 2003ء میں انہوں نے امریکہ سے مجھے ایک تفصیلی خط میں لکھا کہ کام بڑھ جانے کی وجہ سے آپریشن تھیٹر میں توسیع کی ضرورت ہے۔ مختلف آلات اور ساز و سامان کی فہرست بھی بھجوائی۔ اور دونوں کے اخراجات کا تخمینہ بھی بھجوایا۔ رقم میرے جیسے انسان کے لئے خاصی بڑی تھی اس لئے مَیں نے رقم کا انتظام کرنے کے لئے ایک سال کی مہلت مانگی اور لکھا کہ آپ توسیع کی تیاری کریں۔ جواباً آپ نے مجھے ڈھیروں دعاؤں سے نوازا۔ چنانچہ جون 2014ء تک حضورانور ایدہ اللہ کی منظوری حاصل ہو گئی اور جولائی سے مَیں نے اقساط کی ادائیگی شروع کر کے جولائی 2015ء تک مکمل رقم ادا کر دی۔ اسی دوران ڈاکٹر صاحبہ لندن جلسہ پر تشریف لے گئیں اور مجھے فون پر بتایا کہ تھوڑا کام باقی ہے۔ انشاء اللہ جلسہ سے واپسی پر افتتاح ہوگا۔ لیکن قدرت کو کچھ اور ہی منظور تھا اور ڈاکٹر صاحبہ اس سے پہلے ہی اپنے مولا کے حضور حاضر ہو گئیں۔

عربی کی ایک کہاوت ہے کہ اے انسان! جب تُو اس دنیا میں آیا تو تُو رو رہا تھا اور تیرے آس پاس لوگ ہنس رہے تھے۔ ایسی نیک زندگی گزار کہ جب تُو اِس دنیا سے رخصت ہو تو ہنستا مسکراتا ہوا اپنے مولا کے حضور پیش ہو جا اور تیرے آس پاس رہنے والے رو رہے ہوں۔

یقیناً ڈاکٹر نصرت جہاں صاحبہ اُن خوش قسمت لوگوں میں سے ہی تھیں۔ اللہ تعالیٰ اُن سے بہت ہی پیار اور محبت کا سلوک فرمائے اور جنّت الفردوس میں اعلیٰ مقامات سے نوازے۔ آمین

بقیہ: خطبہ عیدالفطر از صفحہ 4

کرے تو یہ کسی طور بھی جائز نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بھی حسن سلوک کی جو ترتیب بیان فرمائی ہے اس کو سب سے قریبیوں سے شروع کیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا وَّ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا (سورۃ النساء:37) کہ اور اللہ کی عبادت کرو اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ۔ پہلی چیز اللہ کا حق ادا کرو۔ پھر والدین کے ساتھ احسان کرو۔ پھر قریبی رشتہ داروں سے بھی اور یتیموں سے بھی اور مسکین لوگوں سے بھی اور رشتہ دار ہمسایوں سے بھی اور غیر رشتہ دار ہمسایوں سے بھی اور اپنے ہم جلیسوں سے بھی اور مسافروں سے بھی اور ان سے بھی جن کے تمہارے داہنے ہاتھ مالک ہوئے۔ یقیناً اللہ اس کو پسند نہیں کرتا جو متکبر اور شیخی بگھارنے والا ہو۔

پس یہ وہ ترتیب ہے جس کو مدّنظر رکھنا چاہئے۔ ماں باپ کے بعد قریبی بیوی بچے ہیں۔ بہن بھائی ہیں۔ پھر مخلوق سے ہمدردی ہے اس کی بھی قسمیں ہیں۔ ہمسائے ہیں، رشتہ دار ہمسائے ہیں، غیر رشتہ دار ہمسائے ہیں بلکہ ہمسایوں کی فہرست تو آپؑ نے ایک جگہ اتنی لمبی بیان فرمائی کہ تمہارے چالیس گھروں تک، سوسو گھروں تک تمہارے ہمسائے ہی ہمسائے ہیں (ماخوذ از ملفوظات جلد 7 صفحہ 280۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) پھر مجالس میں ساتھ بیٹھنے والے۔ مسجدوں میں آتے ہیں، جمعہ میں بیٹھتے ہیں یہ سب ہمسائے بن جاتے ہیں۔ مسافروں میں جب سفر کرتے ہیں تو وہ ہمسائے بن گئے۔ ان کے ساتھ بھی حسن سلوک۔ پھر جن کے مالک ہوئے ان کے ساتھ حسن سلوک۔ ان سب سے ہمدردی۔ یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ اس ترتیب سے ہر ایک کے حق بھی قائم کر دیئے۔ یہ نہیں کہ ایک کا حق ادا کیا دوسرے کا نہیں کرنا بلکہ ہر ایک کا حق قائم کیا۔ اس لئے کسی کے حق کی بھی حق شکنی نہیں ہونی چاہئے۔

پھر آپ فرماتے ہیں: ''تم خدا کی پرستش کرو اور اس کے ساتھ کسی کو مت شریک ٹھہراؤ۔ اور اپنے ماں باپ سے احسان کرو اور ان سے بھی احسان کرو جو تمہارے قرابتی ہیں۔'' اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا (''اس فقرے میں اولاد اور بھائی اور قریب اور دُور کے تمام رشتہ دار آ گئے۔'') (گھر والے بھی آ گئے، اولاد بھی آ گئی، بھائی بھی آ گئے۔ قرابتی میں قریب اور دور کے تمام رشتہ دار آ گئے۔) فرمایا ''اور پھر فرمایا کہ یتیموں کے ساتھ بھی احسان کرو اور مسکینوں کے ساتھ بھی اور جو ایسے ہمسایہ ہوں جو قرابت والے بھی ہوں اور ایسے ہمسایہ ہوں جو محض اجنبی ہوں اور ایسے رفیق بھی (وہ ساتھی بھی) جو کسی کام میں شریک ہوں یا کسی سفر میں شریک ہوں یا نماز میں شریک ہوں یا علم دین حاصل کرنے میں شریک ہوں اور وہ لوگ جو مسافر ہیں اور وہ تمام جاندار جو تمہارے قبضے میں ہیں (تمام جاندار کو بیان کر دیا۔) سب کے ساتھ احسان کرو۔ خدا ایسے شخص کو دوست نہیں رکھتا جو تکبّر کرنے والا اور شیخی مارنے والا ہو، جو دوسروں پر رحم نہیں کرتا۔

(چشمہ معرفت، روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 209-208)

پھر ایک جگہ اس کی مزید وضاحت اور بھی فرما دی کہ: ''تم ماں باپ سے نیکی کرو۔ اور قریبیوں سے، اور یتیموں سے اور مسکینوں سے۔ اور ہمسایہ سے جو تمہارا قریبی ہے اور ہمسایہ سے جو بیگانہ ہے اور مسافر سے اور نوکر سے اور غلام (اور پھر آگے جانوروں کی تفصیل۔ پہلے تو جانور بتایا تھا پھر تفصیل بھی بتا دی) اور گھوڑے اور بکری اور بیل اور گائے سے اور حیوانات سے جو تمہارے قبضے میں ہوں کیونکہ خدا کو جو تمہارا خدا ہے یہی عادتیں پسند ہیں۔ وہ لاپرواہوں اور خود غرضوں سے محبت نہیں کرتا۔ (اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 358) ہمدردی کے اس جذبے اور نیکی کرنے کو آپ نے جانوروں تک پھیلا دیا۔ جیسا کہ نام لے کر بھی واضح کیا۔ پس جب جانوروں سے بھی ہمدردی کرنی ہے تو پھر ہمیں اپنے گھر اور بیوی بچوں کو کس قدر اہمیت دینی چاہئے اور پھر اسی طرح درجہ بدرجہ باقیوں کے ساتھ۔

پھر یہ حق نہ ادا کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ ان میں تکبر ہے، فخر کرنے والے ہیں۔ پھر یہ ناشکر گزار ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ناشکری بھی کرنے لگ جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے بیوی بچے دیئے۔ اگر انسان ان سے حسن سلوک نہیں کرتا تو یہ اللہ تعالیٰ کی ناشکر گزاری ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حقوق کے بارے میں، بندوں کے حقوق کے بارے میں ایک جگہ فرماتے ہیں کہ ''شریعت کے دو ہی قسم کے حقوق ہیں۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد''۔ فرمایا ''مگر میں جانتا ہوں اگر کوئی بدقسمت نہ ہو'' (بہت ہی بدقسمت اگر کوئی انسان ہے تو اور بات ہے اگر نہیں) ''تو حقوق اللہ پر قائم ہونا سہل ہے۔'' (یہ تو آسان کام ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کے حق ادا کر دے)۔ ''اس لئے کہ وہ تم سے کھانے کو نہیں مانگتا اور کسی قسم کی ضرورت اسے نہیں''۔ (اس کو ضرورت نہیں اس لئے تمہاری ضرورتوں کے لئے تمہیں نہیں کہتا)۔ ''وہ تو صرف یہی چاہتا ہے کہ تم اسے وحدہٗ لاشریک خدا سمجھو۔ اس کی صفاتِ کاملہ پر ایمان لاؤ اور اس کے مُرسَلوں پر ایمان لا کر ان کی اِتّباع کرو۔ لیکن حقوق العباد میں آ کر مشکلات پیدا ہوتی ہیں جہاں نفس دھوکہ دیتا ہے۔''

(ملفوظات جلد 8 صفحہ 19۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اس لئے جہاں تک ہو سکے اس کی یعنی حقوق العباد کی بڑی رعایت اور حفاظت کرنی چاہئے۔ ایسا نہ ہو کہ انسان دوسرے کے حقوق تلف کرنے والا ٹھہرے۔ پس ایک مومن کے لئے شرط یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے حق کی ادائیگی کو بھی مکمل طور پر ادا کرے اور خاص طور پر ان کے حقوق کی ادائیگی تو سب سے اول ہے جن کی ذمہ داری بھی اللہ تعالیٰ نے ان پر ڈالی ہے۔ صرف مالی حق ہی ادا کرنا ضروری نہیں بلکہ جذباتی حق ادا کرنا بھی ضروری ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم اپنے گھر والوں کی مالی ضروریات پوری کر رہے ہیں پھر بھی یہ ناشکری کرتے ہیں۔ اگر وہ مالی اور مادی ضروریات پوری کر رہے ہیں تو بیوی بچوں کو بھی خاص طور پر اس لحاظ سے اپنے خاوندوں اور باپوں کا شکر گزار ہونا چاہئے لیکن مردوں کو بھی یاد رکھنا چاہئے کہ ان کو جذبات کا بھی خیال رکھنا چاہئے۔ یہ بھی حق کی ادائیگی ہے۔ حسن سلوک اور اچھا رویہ یہ بھی ضروری ہے۔ انسان جانور نہیں ہے کہ اس کے کھانے پینے کا خیال رکھ لیا تو فرض ادا ہو گیا۔ انسان کے لئے جذباتی حُسنِ سلوک بھی ضروری ہے۔ پس اس بات کا بھی خیال رکھنا چاہئے۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس طرف توجہ دلاتے ہوئے کہ ایمان کے کامل کرنے کے لئے بھی دونوں طرح کے حقوق کی ادائیگی ضروری ہے۔

آپ فرماتے ہیں:

''دین کے دو ہی کامل حصے ہیں۔ ایک خدا سے محبت کرنا اور ایک بنی نوع سے اس قدر محبت کرنا کہ ان کی مصیبت کو اپنی مصیبت سمجھ لینا اور ان کے لئے دعا کرنا۔''

(نسیم دعوت، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 464)

پس یہاں پھر قربت کے درجوں کے لحاظ سے بنی نوع کی محبت کے اظہار میں وہی ترتیب آ جائے گی اور پھر عمومی طور پر ہر ایک سے محبت ہے۔ اس قدر محبت کرنا کہ ان کی مصیبت کو اپنی مصیبت سمجھ لینا۔ اور اصل میں جو نعرہ ہم لگاتے ہیں کہ 'محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'۔ تو اس کی بھی یہی حقیقت ہے کہ بنی نوع انسان کی ہمدردی اور محبت میں اس طرح بڑھنا کہ ان کی مشکل کو اپنی مشکل سمجھ لینا۔ اپنے قریبیوں کے اگر تعلقات میں مَیل ہو تو باقیوں سے کیا محبت کا اظہار ہو سکتا ہے۔

پس اس لحاظ سے بھی اس عید میں حقوق کی ادائیگی کی طرف جو توجہ ہونی چاہئے وہ ہر ایک کو کرنی چاہئے اپنے گھروں، اپنے عزیزوں، اپنے ماحول میں، دوسرے لوگوں کو جہاں بھی کہیں کسی کے بھی تعلقات میں سختی ہے اسے دُور کرنے کی کوشش کرنی چاہئے اور سختی اور دوری کو نرمی اور قربت میں بدلنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کی صفات تو بہت کامل ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ میری صفات کے پرتَو بنو۔ ان پہ عمل کرنے کی کوشش کرو۔ اور یہ بھی اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری ہے کہ اپنی اپنی استعدادوں کے مطابق ان صفات کو اپنایا جائے اور ہر طرح سے جو انسان کی انتہائی صلاحیتیں ہیں اس کے مطابق حسن واحسان کا نمونہ دکھایا جائے تا کہ عید کی خوشیاں اپنی ذات اور اپنے محدود ماحول تک ہی نہ رہیں بلکہ اس سے باہر نکل کر معاشرے میں بھی پھیل جائیں اور ہر ایک دوسرے کا حق ادا کرنے والا بن جائے۔ پھر جماعت کی اکائی قائم رکھنے کے لئے بھی حقوق کی ادائیگی بہت ضروری ہے۔ جہاں یہ بات حقیقی خوشیاں دیتی ہے۔ وہاں جماعت کی ترقی کا اظہار بھی اس بات پر ہے۔ اس بارے میں ہماری رہنمائی فرماتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''یہ دستور ہونا چاہئے کہ کمزور بھائیوں کی مدد کی جاوے اور ان کو طاقت دی جاوے۔ یہ کس قدر نامناسب بات ہے کہ دو بھائی ہیں۔ ایک تیرنا جانتا ہے اور دوسرا نہیں۔ تو کیا پہلے کا یہ فرض ہونا چاہئے کہ وہ دوسرے کو ڈوبنے سے بچاوے یا اُس کو ڈوبنے دے؟ اس کا فرض ہے کہ اس کو غرق ہونے سے بچائے۔ اسی لئے قرآن شریف میں آیا ہے تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى۔ کمزور بھائیوں کا بار اٹھاؤ۔ عملی، ایمانی اور مالی کمزوریوں میں بھی شریک ہو جاؤ۔ بدنی کمزوریوں کا بھی علاج کرو۔ کوئی جماعت جماعت نہیں ہو سکتی جب تک کمزوروں کو طاقت والے سہارا نہیں دیتے اور اس کی یہی صورت ہے کہ ان کی پردہ پوشی کی جاوے۔ صحابہ کو یہی تعلیم ہوئی کہ نئے مسلموں کی کمزوریاں دیکھ کر نہ چڑو کیونکہ تم بھی ایسے ہی کمزور تھے۔ اسی طرح یہ ضروری ہے کہ بڑا چھوٹے کی خدمت کرے اور محبت، ملائمت کے ساتھ برتاؤ کرے۔ دیکھو وہ جماعت جماعت نہیں ہو سکتی جو ایک دوسرے کو کھائے۔'' (ایک دوسرے کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرے۔) ''اور جب چار مل کر بیٹھیں تو ایک اپنے غریب بھائی کا گلہ کریں اور نکتہ چینیاں کرتے رہیں اور کمزوروں اور غریبوں کی حقارت کریں اور ان کو حقارت اور نفرت کی نگاہ سے دیکھیں۔ ایسا ہرگز نہیں چاہئے۔ بلکہ اجماع میں چاہئے کہ قوت آ جاوے اور وحدت پیدا ہو جاوے جس سے محبت آتی ہے اور برکات پیدا ہوتے ہیں۔ ... کیوں نہیں کیا جاتا کہ اخلاقی قوتوں کو وسیع کیا جاوے۔'' اپنے اخلاق کو بہت وسیع کرو۔ بہت پھیلاؤ اور یہ اخلاق کس طرح پھیلیں گے ''اور یہ تب ہوتا ہے کہ جب ہمدردی، محبت اور عفو اور کرم کو عام کیا جاوے''۔ اپنی ہمدردی کو ہر ایک کے لئے عام کرو۔ اپنی محبت کو ہر ایک کے لئے عام کرو۔ اپنے معافی اور درگذر کو ہر ایک کے لئے عام کرو اور دوسروں کو فائدہ پہنچانے کو عام کرو۔ ''اور تمام عادتوں پر رحم، ہمدردی اور پردہ پوشی کو مقدم کر لیا جاوے۔'' دوسروں پر رحم کرو۔ ان سے ہمدردی کرو۔ ان کی پردہ پوشی کرو جس حد تک ہو سکے۔ ہر ایک کا کام نہیں ہے کہ دوسروں کی برائی دیکھ کر اس کو اچھالا جائے۔ ہاں اگر برائی جماعتی رنگ اختیار کر رہی ہے۔ جماعتی برائی بننے کی کوشش کر رہی ہے تو پھر جو اس کے متعلقہ ذمہ دار ہیں ان کو بتا دو نہ یہ کہ اس برائی کو ہر جگہ پھیلایا جائے۔ فرمایا کہ ''ذرا ذرا سی بات پر ایسی سخت گرفتیں نہیں ہونی چاہئیں جو دل شکنی اور رنج کا موجب ہوتی ہیں۔ ... جماعت تب بنتی ہے کہ بعض بعض کی ہمدردی کرے پردہ پوشی کی جاوے۔ جب یہ حالت پیدا ہو تب ایک وجود ہو کر ایک دوسرے کے جوارح ہو جاتے ہیں اور اپنے تئیں حقیقی بھائی سے بڑھ کر سمجھتے ہیں۔ ... خدا تعالیٰ نے صحابہ کو بھی یہی طریق نعمتِ اخوّت یاد دلائی ہے۔ اگر وہ سونے کے پہاڑ بھی خرچ کرتے تو وہ اخوّت ان کو نہ ملتی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ان کو ملی۔ اسی طرح پر خدا تعالیٰ نے یہ سلسلہ قائم کیا ہے اور اِسی قسم کی اخوّت وہ یہاں قائم کرے گا۔''

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 347 تا 349۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس ہمیں ہر سطح پر محبت، پیار، بھائی چارے اور حقوق کی ادائیگی کے لئے کوشش کرنی چاہئے۔ حقیقت میں یہی چیز ہے جو عید کی حقیقی خوشیوں کا حاصل کرنے والا بناتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی توفیق دے کہ ہم اللہ تعالیٰ کا حقیقی شکر گزار بنیں۔ اس کی عبادت کا بھی حق ادا کرنے والے ہوں اور اس کے بندوں کے بھی حق ادا کرنے والے ہوں۔

خطبہ ثانیہ کے بعد ہم دعا کریں گے۔ دعا میں جہاں ہم یہ دعا کریں کہ حقیقی عابد بھی بنیں اور حقیقی مومن ایسے مومن بنیں جو بندوں کے حقوق ادا کرنے والے بھی ہوں۔ وہاں یہ بھی دعا کریں کہ اس وقت بعض جگہوں پر افراد جماعت کے اوپر جو مسائل ہیں اللہ تعالیٰ ان کو دُور فرمائے۔ جو جماعتی رنگ میں پریشانیوں میں مبتلا ہیں ان کی پریشانیاں دور فرمائے۔ جو مقدمات میں گرفتار ہیں وہاں سے ان کی پریشانیوں کو دور فرمائے اور ان کو ان مقدمات سے بری فرمائے۔ پاکستان میں خاص طور پر بعض اسیران ہیں۔ الجزائر میں اسیران ہیں۔ ان کے لئے دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کی جلد رہائی کے سامان پیدا فرمائے اور جو کسی بھی لحاظ سے کسی دکھ میں مبتلا ہیں اللہ تعالیٰ ان کے دکھ دور فرمائے۔

خطبہ ثانیہ اور اجتماعی دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

السلام علیکم ورحمۃ اللہ اور سب کو عید مبارک اور ایم ٹی اے کے ذریعہ سے ساری دنیا کو عید مبارک۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو عید کی حقیقی خوشیاں نصیب فرمائے۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔

قرآن مجید، تورات اور اناجیل اربعہ
ایک تقابلی مطالعہ

(سیّد میر محمود احمد ناصر)

یہ بات ماننے کے لائق ہے کہ اگر کوئی کتاب اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی بندہ پر دنیا کے لوگوں کی رہنمائی کے لئے نازل کی جاتی ہے تو لازماً اس کتاب میں اس بندہ کے مقام اور ذمہ داریوں اور فرائض کو بیان کیا جائے گا جس پر وہ کتاب نازل کی گئی ہے۔ مسلمانوں کے نزدیک قرآن مجید خدا کا کلام ہے اور اس میں جگہ جگہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام اور آپؐ کے فرائض اور آپؐ کی ذمہ داریوں کو کھول کر بتایا گیا ہے۔

پرانا عہدنامہ یہود کی الہامی کتاب قرار دی جاتی ہے۔ کیا اس کتاب میں حضرت موسیٰؑ کے مقام اور فرائض اور ذمہ داریوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بیان کیا گیا ہے؟ اناجیل اربعہ کو مغرب کے رہنے والے خدا کا کلام قرار دیتے ہیں۔ کیا نئے عہد نامہ میں حضرت مسیح ناصریؑ کے مقام اور فرائض کو خدا کی طرف سے بیان کیا گیا ہے؟

اس غرض سے راقم السطور نے دوبارہ تینوں کتابوں پر نظر ڈالی تو ایک بات تو یہ سامنے آئی کہ جہاں قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے بار بار حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی، رسول اور خاتم النبیین فرمایا ہے وہاں حضرت موسیٰؑ اور حضرت مسیح ناصریؑ کے متعلق خدا کی طرف سے اے نبی اور اے رسول کے الفاظ نہیں کہے گئے۔ بے شک لوگ ان دونوں کو نبی اور رسول (بھیجا ہوا) کہتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ خطاب موجودہ توریت اور موجودہ اناجیل اربعہ میں موجود نہیں۔ جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بار بار اللہ تعالیٰ کی طرف سے، نہ کہ بندوں کی زبان سے۔ یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ اور یٰاَیُّھَا الرَّسُوْلُ کہہ کر پکارا گیا ہے۔ اور آپؐ کے عظیم الشان فرائض کو بتفصیل بیان کیا گیا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ربّ نے کیا مقام بخشا ہے؟

(1) قُلْ یٰاَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا، الَّذِیْ لَہٗ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ یُحْیٖ وَ یُمِیْتُ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰہِ وَ رَسُوْلِہِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الَّذِیْ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَ کَلِمٰتِہٖ وَ اتَّبِعُوْہُ لَعَلَّکُمْ تَھْتَدُوْنَ۔(سورۃ الاعراف:159) کہو اے لوگو میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں جس کو آسمانوں اور زمین کی بادشاہت حاصل ہے اس کے سوا کوئی قابل عبادت نہیں وہ زندہ بھی کرتا ہے اور مارتا بھی ہے۔ پس اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اس کے رسول پر جو نبی بھی ہے اور امّی بھی جو ایمان لاتا ہے اللہ پر اس کے کلمات پر اور اس کی اتباع کرو تا کہ تم ہدایت پاؤ۔

(2) قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ وَ یَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ۔ (سورۃ ال عمران :32) تم کہو اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میرے پیچھے چلو اس صورت میں اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے قصور بخش دے گا اور اللہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

(3) قُلْ لَّا اَقُوْلُ لَکُمْ عِنْدِیْ خَزَآئِنُ اللّٰہِ وَ لَا اَعْلَمُ الْغَیْبَ وَ لَا اَقُوْلُ لَکُمْ اِنِّیْ مَلَکٌ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا یُوْحٰی اِلَیَّ قُلْ ھَلْ یَسْتَوِی الْاَعْمٰی وَ الْبَصِیْرُ اَفَلَا تَتَفَکَّرُوْنَ۔ (سورۃ الانعام :51) تم کہو میں یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں نہ یہ کہ میں غیب جانتا ہوں اور نہ میں تمہیں یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں میں تو صرف اس کی پیروی کرتا ہوں جو میری طرف وحی کی گئی ہے۔ کہو کیا نابینا اور دیکھنے والا برابر ہو سکتے ہیں۔ پھر کیا تم سوچتے نہیں۔

(4) قُلْ اِنِّیْ نُھِیْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ قُلْ لَّا اَتَّبِعُ اَھْوَآءَکُمْ قَدْ ضَلَلْتُ اِذًا وَّ مَا اَنَا مِنَ الْمُھْتَدِیْنَ۔ (سورۃ الانعام:57) تم کہو مجھے منع کیا گیا ہے کہ میں ان کی عبادت کروں جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو۔ کہو میں تمہاری گری ہوئی خواہشات کی پیروی نہیں کرتا۔ اس صورت میں تو میں گمراہ ہو گیا اور ہدایت پانے والوں میں سے نہ ہوا۔

(5) قُلْ اِنَّنِیْ ھَدٰىنِیْ رَبِّیْۤ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ دِیْنًا قِیَمًا مِّلَّۃَ اِبْرٰھِیْمَ حَنِیْفًا وَ مَا کَانَ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ۔ (سورۃ الانعام:162) تم کہو کہ مجھے میرے ربّ نے یقیناً سیدھے راستہ کی طرف رہنمائی کی ہے ایسے دین کی طرف جو بغیر کسی کجی کے ہے یعنی ابراہیم کے دین کی طرف جو سچائی پر قائم تھا اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھا۔

(6) قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَ نُسُکِیْ وَ مَحْیَایَ وَ مَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ (سورۃ الانعام:163) تم کہو کہ میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا ربّ ہے۔

(7) قُلْ اِنَّمَاۤ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ یُوْحٰۤی اِلَیَّ اَنَّمَاۤ اِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ فَمَنْ کَانَ یَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّہٖ فَلْیَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّ لَا یُشْرِکْ بِعِبَادَۃِ رَبِّہٖۤ اَحَدًا۔ (سورۃ الکھف :111) تم کہو میں تو تمہاری طرح کا ایک بشر ہوں (فرق صرف یہ ہے) کہ میری طرف یہ وحی کی جاتی ہے کہ تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے۔ پس جو شخص اپنے رب سے ملنے کی امید رکھتا ہو وہ نیک مناسب حال کام کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو بھی شریک نہ کرے۔

(8) قُلْ اِنَّمَاۤ اُنْذِرُکُمْ بِالْوَحْیِ وَلَا یَسْمَعُ الصُّمُّ الدُّعَآءَ اِذَا مَا یُنْذَرُوْنَ۔ (سورۃ الانبیاء :46) تم کہو کہ میں تو تم کو وحی کے ذریعہ سے ہوشیار کر رہا ہوں اور بہرے آواز نہیں سنتے جب ان کو ہوشیار کیا جائے۔

(9) وَمَاۤ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ۔ (سورۃ الانبیاء :108) ہم نے تمہیں نہیں بھیجا مگر تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر۔

(10) قُلْ اِنَّمَا یُوْحٰۤی اِلَیَّ اَنَّمَاۤ اِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ فَھَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ۔ (سورۃ الانبیاء :109) تم کہو کہ مجھ پر تو یہ وحی ہوتی ہے کہ تمہارا معبود ایک ہے۔ پس کیا تم فرمانبرداری اختیار کرو گے۔

(11) قُلْ اِنِّیْۤ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰہَ مُخْلِصًا لَّہُ الدِّیْنَ ۔ وَ اُمِرْتُ لِاَنْ اَکُوْنَ اَوَّلَ الْمُسْلِمِیْنَ۔ (سورۃ الزمر 12-13) تم کہو مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں اللہ کی اس طرح عبادت کروں کہ اطاعت صرف اس کے لئے مخصوص کر دوں اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں سب سے بڑا فرمانبردار بنوں۔

(12) قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰۤی اَنْفُسِھِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَۃِ اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا اِنَّہٗ ھُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ۔ (سورۃ الزمر:54) تم کہو اے میرے غلامو جنہوں نے اپنے نفسوں پر زیادتی کی ہے کہ تم رحمتِ الٰہی سے ناامید مت ہو۔ خدا تعالیٰ سارے گناہ بخش دے گا۔ (نوٹ: قُلْ یٰعِبَادِیَ کے الفاظ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بلند مقام ظاہر ہوتا ہے۔)

(13) قُلْ اِنَّمَاۤ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ یُوْحٰۤی اِلَیَّ اَنَّمَاۤ اِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ۔ (سورۃ حٰمٓ السجدۃ:7) تم کہو کہ میں تمہاری طرح کا انسان ہوں مجھ پر وحی کی جاتی ہے کہ تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے۔

(14) فَاِنْ حَآجُّوْکَ فَقُلْ اَسْلَمْتُ وَجْھِیَ لِلّٰہِ وَ مَنِ اتَّبَعَنِ۔ (سورۃ آل عمران :21) اور اگر وہ (مخالفین) تم سے بحث کریں تو تم کہہ دو کہ میں نے اپنا وجود اللہ کو سونپ دیا ہے اور انہوں نے بھی جو میرے پیرو کار ہیں۔

(15) قُلْ اِنِّیْ عَلٰی بَیِّنَۃٍ مِّنْ رَّبِّیْ۔ (سورۃ الانعام:58) تم کہو کہ میں اپنے ربّ کی طرف سے روشن دلیل پر ہوں۔

(16) قُلْ مَا کُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ وَ مَاۤ اَدْرِیْ مَا یُفْعَلُ بِیْ وَ لَا بِکُمْ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا یُوْحٰۤی اِلَیَّ وَ مَاۤ اَنَا اِلَّا نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ۔ (سورۃ الاحقاف:10) تو کہو میں کوئی نئی طرز کا رسول نہیں ہوں اور نہ مجھے (علم غیب ہے) کہ مجھے علم ہو کہ میرے ساتھ اور تمہارے ساتھ کیا کیا جائیگا میں تو صرف اس کی پیروی کرتا ہوں جو مجھے وحی کی جاتی ہے اور میں صرف کھلا کھلا ہوشیار کرنے والا ہوں۔

(17) لَقَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْہِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ۔ (سورۃ التوبۃ:128) تمہارے پاس تم میں سے ہی ایک رسول آیا ہے اس پر جو بات تمہیں دکھ دے بہت گراں گذرتی ہے۔ تمہاری بھلائی کے لئے حریص ہے۔ (یہ تو سارے انسانوں کے لئے ہوا۔ مترجم) اور مومنوں پر بہت ہی شفیق بار بار رحم کرنے والا ہے۔

(18) خُذْ مِنْ اَمْوَالِھِمْ صَدَقَۃً تُطَھِّرُھُمْ وَ تُزَکِّیْھِمْ بِھَا وَصَلِّ عَلَیْھِمْ اِنَّ صَلٰوتَکَ سَکَنٌ لَّھُمْ وَ اللّٰہُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ۔ ان کے مالوں میں سے صدقہ (زکوٰۃ) وصول کرو جس کے ذریعہ تم ان کو پاک کرو اور ان کا تزکیہ کرو اور ان کے لئے دعا کرو تمہاری دعا ان کے لئے باعث تسکین ہے اور اللہ خوب سننے والا خوب جاننے والا ہے۔ (سورۃ التوبۃ:103)

(19) فَبِمَا رَحْمَۃٍ مِّنَ اللّٰہِ لِنْتَ لَھُمْ وَ لَوْ کُنْتَ فَظًّا غَلِیْظَ الْقَلْبِ لَا نْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِکَ فَاعْفُ عَنْھُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَھُمْ وَشَاوِرْھُمْ فِی الْاَمْرِ۔ (سورۃ آل عمران:160) پس اللہ کی طرف سے رحمت کی وجہ سے آپ ان کے لئے نرم ہیں۔ اگر آپ سخت مزاج، سخت دل ہوتے تو وہ آپ کے پاس سے بھاگ جاتے۔ پس آپ ان سے عفو کا سلوک فرمائیں اور ان کے لئے استغفار کریں اور ان سے انتظامی کام میں مشورہ لیں۔

(20) نٓ وَ الْقَلَمِ وَ مَا یَسْطُرُوْنَ۔ مَاۤ اَنْتَ بِنِعْمَۃِ رَبِّکَ بِمَجْنُوْنٍ۔ وَ اِنَّ لَکَ لَاَجْرًا غَیْرَ مَمْنُوْنٍ ۔ وَ اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ۔ (سورۃ القلم :2 تا 5) ن اور قسم ہے قلم کی اور جو وہ لکھتے ہیں تم اپنے رب کے فضل سے دیوانہ نہیں ہو اور تمہارے لئے نہ ختم ہونے والا اجر ہے اور تم بلند پایہ اخلاق پر فائز ہو۔

....

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مقام جو تورات میں خدا کی طرف سے دیا گیا

(1) ”تو بنی اسرائیل سے یوں کہنا کہ میں جو ہوں نے مجھے تمہارے پاس بھیجا ہے۔“ (خروج باب 3 آیت 14)

(2) ”تو بنی اسرائیل سے یوں کہنا کہ خداوند تمہارے باپ دادا کے خدا ابرہام کے خدا اور اضحاق کے خدا اور یعقوب کے خدا نے مجھے تمہارے پاس بھیجا ہے۔“

(خروج باب 3 آیت 15)

(3) ”ان کو کہہ کہ... میں نے کہا ہے کہ میں تم کو مصر کے دکھ میں سے نکال کر کنعانیوں اور حتیوں اور اموریوں اور فرزیوں اور حویوں اور یبوسیوں کے ملک میں لے چلوں گا جہاں دودھ اور شہد بہتا ہے۔“

(خروج باب 3 آیت 16–17)

(4) ”خداوند نے موسیٰ سے کہا دیکھ میں نے تجھے فرعون کے لئے گویا خدا ٹھہرایا اور تیرا بھائی ہارون تیرا پیغمبر ہوگا۔“ (خروج باب 7 آیت 1)

(5) ”خداوند ابر کے ستون میں ہو کر اترا اور خیمہ کے دروازے پر کھڑے ہو کر ہارون اور مریم کو بلایا۔ وہ دونوں پاس گئے۔ تب اس نے کہا میری باتیں سنو اگر تم میں کوئی نبی ہو تو میں جو خداوند ہوں اسے رؤیا میں دکھائی دوں گا اور خواب میں اس سے باتیں کروں گا پر میرا خادم موسیٰ ایسا نہیں ہے وہ میرے سارے خاندان میں امانت دار ہے۔ مَیں اس سے معمّوں میں نہیں بلکہ رُو برو اور صریح طور پر باتیں کرتا ہوں اور اسے خداوند کا دیدار بھی نصیب ہوتا ہے۔“ (گنتی باب 12 آیت 3 تا 8)

(6) ”تب موسیٰ نے کہا اس سے تم جان لو گے کہ خداوند نے مجھے بھیجا ہے کہ یہ سب کام کروں کیونکہ میں نے اپنی مرضی سے کچھ نہیں کیا۔“ (گنتی باب 16 آیت 28)

(7) بنی اسرائیل نے مدیان کی عورتوں اور ان کے بچوں کو اسیر کیا... اور ان اسیروں اور مال غنیمت کو موسیٰ اور الیعزر کاہن اور بنی اسرائیل کی ساری جماعت کے پاس اس لشکر گاہ میں لے آئے... اور موسیٰ ان فوجی سرداروں کو جو ہزاروں اور سینکڑوں کے سردار تھے اور جنگ سے لَوٹے تھے جھلّایا اور ان سے کہنے لگا کیا تم نے سب عورتیں جیتی بچا رکھی ہیں؟... ان بچوں میں سے جتنے لڑکے ہیں ان کو مار ڈالو اور جتنی عورتیں مرد کا منہ دیکھ چکی ہیں ان کو قتل کر ڈالو لیکن ان لڑکیوں کو جو مرد سے واقف نہیں اور اچھوتی ہیں اپنے لیے زندہ رکھو۔ (گنتی باب 31

”...اور نفوس انسانی میں سے بتیس ہزار ایسی عورتیں جو مرد سے ناواقف اور اچھوتی تھیں۔“ (گنتی باب 31 آیت 35)

(8) ”موسیٰ اس شریعت کو یوں بیان کرنے لگا کہ خداوند ہمارے خدا نے حورب میں ہم سے یہ کہا تھا کہ تم اس پہاڑ پر بہت رہ چکے ہو۔ سو اب پھرو اور کوچ کرو اور اموریوں کے کوہستانی ملک اور اس کے آس پاس کے میدان اور پہاڑی قطعہ اور نشیب کی زمین اور جنوبی اطراف میں اور سمندر کے ساحل تک جو کنعانیوں کا ملک ہے بلکہ کوہ لبنان اور دریائے فرات تک جو ایک بڑا دریا ہے چلے جاؤ۔ دیکھو میں نے اس ملک کو تمہارے سامنے کر دیا ہے پس جاؤ اور اس ملک کو اپنے قبضہ میں کر لو۔“

(استثناء باب 1 آیت 5 تا 8)

....

حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کا مقام جو چاروں اناجیل میں خدا تعالیٰ کی طرف سے دیا گیا

(1) ”اور یسوع بپتسمہ لے کر فی الفور پانی کے پاس سے اوپر گیا اور دیکھو اس کے لئے آسمان کھل گیا اور اس نے خدا کے روح کو کبوتر کی مانند اترتے اور اپنے اوپر آتے دیکھا۔ اور دیکھو آسمان سے یہ آواز آئی کہ یہ میرا پیارا بیٹا ہے

باقی صفحہ نمبر 17 پر ملاحظہ فرمائیں

مختصر عالمی جماعتی خبریں

مرتبہ: فرخ راحیل۔ مربیٔ سلسلہ

اس کالم میں الفضل انٹرنیشنل کو موصول ہونے والی جماعت احمدیہ عالمگیر کی تبلیغی و تربیتی مساعی پر مشتمل رپورٹس کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے۔

....

بینن (مغربی افریقہ)

بینن میں احمدیہ مسجد کے افتتاح کی بابرکت تقریب کا انعقاد

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ بینن کو 7؍اپریل 2017ء کو Pobe ریجن کے ایک گاؤں Teffi-Alatako میں مسجد کا افتتاح کرنے کی توفیق ملی۔

Teffi-Alatako میں احمدیہ مسجد کی ایک تصویر

اس گاؤں کے لوگ عیسائی اور بُت پرست تھے۔ 2009ء میں ان میں سے کئی لوگ اسلام قبول کر کے جماعت احمدیہ کی آغوش میں آئے اور اُس وقت جماعت کو وہاں کچی مسجد بنانے کی توفیق ملی تھی۔

نومبر 2016ء میں جماعت نے اس گاؤں میں پختہ مسجد بنانے کا فیصلہ کیا۔

مکرم مبارک احمد نعیم صاحب مبلغ سلسلہ بینن کی مرسلہ رپورٹ کے مطابق اگست 2016ء میں ایک عرب تنظیم کے نمائندے گاؤں کے احمدیوں کے پاس گئے اور انہیں کہا کہ آپ نے جماعت احمدیہ کو گزشتہ دس سالوں سے قبول کیا ہے لیکن جماعت احمدیہ نے آپ کو صرف کچی مسجد بنا کر دی ہے۔ اگر تم جماعت احمدیہ کو چھوڑ دو تو ہم آپ کو ایک پکی اور بڑی مسجد بنا کر دیں گے۔ مگر گاؤں کے تمام احمدیوں نے ان کی اس پیشکش کو مسترد کر دیا اور کہا کہ جماعت احمدیہ کے مبلغین اور معلمین گزشتہ دس سالوں سے اس جنگل میں آ رہے ہیں اور ہماری تربیت کر رہے ہیں۔ خوشی میں بھی اور غم میں بھی شریک ہوتے ہیں۔ انہوں نے ہمیں اصل اسلام سے آشنا کیا ہے۔ جب تک ہم عیسائی تھے آپ کبھی ہمارے پاس نہیں آئے اب جبکہ ہم حقیقی اسلام پر عمل پیرا ہیں تو آپ ہمیں بڑی مسجد کی پیشکش کرتے ہیں۔ ہمیں آپ کی مسجد کی ضرورت نہیں۔

7؍اپریل 2017ء بروز جمعۃ المبارک مکرم رانا فاروق احمد صاحب امیر جماعت بینن مع وفد مسجد کی افتتاحی تقریب کے لئے گاؤں آئے۔ افتتاحی تقریب میں تلاوت قرآن کریم مع فرنچ اور لوکل زبان میں ترجمہ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قصیدہ ''یا عین فیض اللہ والعرفان'' میں سے چند اشعار پڑھے جانے کے بعد گورنمنٹ کی طرف سے آنے والے نمائندہ میئر مکرم Alexis صاحب، یونین کونسل کے ہیڈ ملیرو یوسف صاحب اور گاؤں کے چیف نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے مسجد کی تعمیر پر مبارکباد پیش کی اور اپنی نیک تمنّاؤں کا اظہار کیا۔

پروگرام کے آخر پر مکرم رانا فاروق احمد صاحب امیر جماعت بینن نے معزز مہمانوں کی آمد پر ان کا شکریہ ادا کیا اور احباب جماعت کو نمازوں کی اہمیت اور مالی قربانی کی طرف توجہ دلائی۔ بعد ازاں اختتامی دعا کروائی۔ نماز جمعہ کے بعد حاضرین کو ظہرانہ پیش کیا گیا۔

☆*☆*☆

بینن (مغربی افریقہ) کے شہر باسیلا میں بین المذاہب کانفرنس کا کامیاب انعقاد

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ بینن کو یکم جولائی 2017ء کو باسیلا شہر میں ایک بین المذاہب کانفرنس منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ اس کانفرنس میں مختلف مذاہب اور فرقوں نیز مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے 404 لوگ شامل ہوئے جن میں وزارت داخلہ کا نمائندہ، باسیلا شہر کا میئر، مختلف شہروں اور دیہات کے بادشاہ بھی شامل ہوئے۔

بینن میں جماعت احمدیہ کو 50 سال پورے ہونے پر مختلف تقریبات کا انعقاد ہو رہا ہے اور یہ کانفرنس بھی اس سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ کانفرنس میں معزز مہمانوں کو اپنے خیالات کا اظہار کرنے کا بھی موقع دیا گیا۔ بعض کے تأثرات درج ذیل ہیں۔

❁ ... علاقہ کے میئر مکرم بخاری صاحب نے کہا کہ جماعت احمدیہ ہمیشہ سے ہی امن پھیلانے کی کاوشوں میں نمایاں کردار ادا کرتی رہی ہے۔ آج کی تقریب حیران کر دینے والی تقریب ہے۔ ایسی تقریبات صرف جماعت احمدیہ کا ہی خاصہ ہیں۔ مجھے ایک انتہائی اہم میٹنگ میں جانا تھا لیکن میں اُسے چھوڑ کر اس تقریب میں شامل ہو رہا ہوں۔ اس کانفرنس میں شمولیت میرے لئے بڑی بابرکت ثابت ہوئی ہے۔

❁ ... بکرم مئودے صاحب نیشنل ڈائریکٹر مذہبی و داخلہ امور نے وزیرِ داخلہ کی نمائندگی میں اس کانفرنس میں شرکت کی اور کہا کہ مذہب دین فطرت ہے۔ اس طرح کے پروگرام ہمارے ملک کے لئے بہت زیادہ مفید ہیں۔ یہاں تمام مذاہب مل کر بیٹھے ہیں۔ میں ان سب کو سلام پیش کرتا ہوں۔

❁ ... کیتھولک چرچ کے نمائندہ نے کہا مجھے یہاں آ کر بہت اچھا لگا۔ اس تقریب کی مثال ہمیں کسی اَور مذہب میں نہیں ملتی۔

❁ ... بانتے (Banté) شہر کے بادشاہ نے کہا کہ اپنے ہمسائے سے نفرت نہیں کرنی چاہئے جس کو صحیح معنوں میں جماعت احمدیہ پیش کرتی ہے۔

❁ ... اکانی علاقہ کے بادشاہ نے کہا کہ جماعت احمدیہ کی بڑی مخالفت ہوتی ہے جبکہ تمام اچھے کام جماعت احمدیہ ہی کرتی ہے۔ تمام مذاہب کو جماعت احمدیہ سے سبق حاصل کرنا چاہئے۔

❁ ... مانگری (Manigri) شہر کے بادشاہ نے کہا کہ امن کے کام جماعت احمدیہ ہی کرتی ہے۔ اور غیر احمدی مسلمان کہتے ہیں کہ احمدی مسلمان نہیں ہیں۔ جماعت احمدیہ کے مخالفین کی تمام کوششوں کے باوجود آج اتنی بڑی تعداد میں لوگوں کا یہاں جمع ہونا ثابت کرتا ہے کہ جماعت احمدیہ ہی دنیا کو امن اور محبت دے سکتی ہے۔ اور جماعت احمدیہ کا امن کا پیغام ان کے مخالفین کے نفرت کے پیغام پر حاوی ہو چکا ہے۔ احمدیہ جماعت ہی حقیقی اسلام ہے۔

پروگرام کے آخر پر مکرم رانا فاروق احمد صاحب امیر جماعت بینن نے تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور اسلام کی حقیقی پُرامن تعلیم پر روشنی ڈالی۔ دعا کے ساتھ یہ پروگرام اپنے اختتام کو پہنچا۔

اس کانفرنس کو میڈیا نے بھی بھرپور کوریج دی۔ مکرم انصر عباس صاحب مبلغ سلسلہ بینن کی مرسلہ رپورٹ کے مطابق نیشنل ٹی وی چینل کے علاوہ بینن کا ایک معروف ٹی وی چینل (Canal3) نے متعدد مرتبہ کانفرنس کی خبر چلائی۔ ایک مقامی ریڈیو کے علاوہ بینن کے مشہور اخبارات نے بھی اس پروگرام کی خبر دی۔

☆*☆*☆

کوریا

نیشنل تبلیغ ڈے کا انعقاد

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کوریا کو 14؍مئی 2017ء کو نیشنل تبلیغ ڈے منانے کی توفیق ملی۔ پروگرام سے ایک دن قبل کوریا کے مختلف شہروں سے افراد جماعت تھیگو مشن ہاؤس پہنچ گئے۔ 14؍مئی کو تھیگو میں مختلف مقامات پر سٹال لگایا گیا اور افراد جماعت گروپس کی صورت میں ساتھ ساتھ لٹریچر تقسیم کرتے رہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے لوگوں کی بہت توجہ رہی اور لوگ سٹالز پر آ کر لٹریچر بھی لیتے اور جماعت احمدیہ کا تعارف بھی حاصل کرتے تھے۔

... ...

سیول انٹرنیشنل بُک فیئر میں جماعت احمدیہ کی کامیاب شرکت

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کوریا وہ واحد Association ہے جسے اسلام کے متعلق کتب شائع کرنے کی اجازت ہے۔ چنانچہ گزشتہ سالوں کی طرح امسال بھی جماعت احمدیہ کوریا کو ''سیول انٹرنیشنل بُک فیئر'' منعقدہ 14 تا 18 جون 2017ء میں شرکت کرنے کی توفیق ملی۔ اس بُک فیئر کے دوران جماعت احمدیہ کا تعارف محض اسلامی اور خالص دینی organization کے طور پر ہوتا ہے۔

امسال مختلف زبانوں میں تراجم قرآن کریم اور مختلف جماعتی کتب سٹال کی زینت رہیں۔ امسال جماعت احمدیہ کوریا کو Where did Jesus die? کا کورین ترجمہ چھاپنے کی توفیق ملی۔ چنانچہ یہ کتاب بھی سٹال پر دستیاب تھی۔ مکرم ڈاکٹر داؤد احمد ملک صاحب صدر جماعت کوریا کی مرسلہ رپورٹ کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کتاب World Crisis and The Pathway to Peace خاص طور پر دلچسپی کا باعث تھی۔ لوگوں کی اکثریت جماعت کے سٹال پر آ کر سب سے پہلے اس کتاب کو اُٹھا کر دیکھتی اور لے کر جاتی۔

بُک فیئر کے دوران قرآن کریم کا کورین زبان میں ترجمہ اور دیگر لٹریچر مُفت تقسیم کیا گیا۔ اللہ کرے کہ اس کوشش کے دُوررس نتائج مترتب ہوں۔ آمین۔

☆*☆*☆

کونگو (وسطی افریقہ)

مسجد بیت العلیم Kibengi کا بابرکت افتتاح

اللہ تعالیٰ کے فضل جماعت احمدیہ عوامی جمہوریہ کونگو کو صوبہ Kwilu کے گاؤں Kibengi (کی بے نگی) میں مسجد تعمیر کرنے کی توفیق ملی۔ یہ گاؤں صوبہ Kwilu کے سب سے بڑے شہر Kikwit سے ساٹھ کلومیٹر کے فاصلہ پر نیشنل ہائی وے پر واقع ہے۔ عوامی جمہوریہ کونگو کے دارالحکومت کنشاسا سے اس گاؤں کا فاصلہ ساڑھے چار صد کلومیٹرز ہے۔ اس گاؤں میں احمدیت کا پودا 2001ء میں لگا۔ ابتدائی احمدیوں میں سے ایک مخلص احمدی مکرم سعیدی Manduku (ماندوکو) صاحب نے 2005ء میں اپنی ساڑھے تین ایکڑ زمین جماعت کے نام ہبہ کر دی۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس کی بہترین جزا دے۔ مکرم سعیدی Manduku صاحب 2007ء میں وفات پا گئے تھے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

عوامی جمہوریہ کونگو کے صوبہ Kwilu کے گاؤں Kibengi میں مسجد بیت العلیم کی ایک تصویر

مقامی احمدیوں نے اس زمین پر اپنی مدد آپ کے تحت ایک کچی مسجد تعمیر کی۔لیکن آگ لگنے کے نتیجہ میں تقریباً ساری مسجد جل گئی اور صرف دروازے باقی رہ گئے۔ آگ لگنے کی وجہ معلوم نہیں لیکن غالب گمان یہی ہے کہ مخالفت کی وجہ سے کسی نے آگ لگائی تھی۔ واللہ اعلم۔ اس واقعہ کے بعد احمدیوں نے بہتر اور زیادہ بڑی مسجد تعمیر کی اور مرکز کی امداد سے مسجد کی چھت لوہے کی شیٹس (Sheets) کی ڈالی۔ 2009ء میں اس مسجد میں سولر سسٹم لگایا گیا اور افراد جماعت MTA کی نعمت سے مستفیض ہونے لگے۔

احباب جماعت کی تعداد اور اس جگہ کی اہمیت کو دیکھتے ہوئے پکّی مسجد تعمیر کرنے کی ضرورت محسوس ہو رہی تھی۔مکرم چوہدری نعیم احمد باجوہ صاحب امیر و مبلغ انچارج جماعت احمدیہ کونگو کی اہلیہ محترمہ صائمہ حنا صاحبہ کی فیملی کی طرف سے کونگو میں ایک مسجد تعمیر کرنے کے لئے مبلغ پانچ ہزار ڈالرز کا وعدہ موصول ہوا۔ پہلے کہیں اَور مسجد تعمیر کرنے کا ارادہ تھا لیکن بالآخر Kibengi میں ہی مسجد تعمیر کرنے کا فیصلہ ہوا۔

10 مارچ 2017ء کو مکرم امیر صاحب کونگو نے اور بعض اور معزز شخصیات نے مسجد کا سنگ بنیاد رکھنے کی سعادت حاصل کی۔

مسجد تعمیر ہونے کے بعد 23 جون 2017ء کو جمعہ کی نماز کے بعد افتتاحی تقریب کا انعقاد ہوا جس میں علاقہ بھر سے معززین کو بلایا گیا تھا۔ مقامی اتھارٹیز اور حکومتی عہدیداروں کی موجودگی میں مکرم امیر صاحب کونگو نے فیتہ کاٹا اور دعا کروائی۔ بعد ازاں تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم مع ترجمہ سے ہوا۔ اس کے بعد صدر جماعت Kibengi نے مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور خیر مقدمی کلمات کہے۔ جماعت احمدیہ کے تعارف کے بعد مسجد کی تعمیر کی رپورٹ پیش کی گئی جس میں بتایا گیا کہ مسجد کا مسقّف حصہ چھیاسٹھ (66) مربع میٹرز ہے۔ جبکہ باہر صحن کی چار دیواری کر کے یک صد بیس (120) مربع میٹرز کا صحن بنایا گیا ہے۔ مکرم امیر صاحب نے 10 جون 2017ء کو مسجد کے ساتھ مشن ہاؤس کا سنگ بنیاد رکھا۔ الحمدللہ مسجد کے ساتھ اسی پلاٹ میں دو کمروں پر مشتمل مشن ہاؤس بھی بن گیا ہے۔

2005ء میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورۂ کینیا کے موقع پر مساجد کی تعمیر کے لئے، برکت اور دعا کے حصول کی خاطر حضور انور کی خدمت اقدس میں کچھ ٹائلز پیش کی گئی تھیں جن پر حضور انور نے دعا کی اور انہیں برکت بخشی۔ ان ٹائلز میں سے ایک ٹائل مسجد بیت العلیم کے محراب کے اندر نصب کی گئی ہے۔

مکرم عطاء القیوم صاحب مبلغ سلسلہ عوامی جمہوریہ کونگو کی مرسلہ رپورٹ کے مطابق مکرم امیر صاحب نے افتتاحی تقریب کے ایک دن بعد 24 جون 2017ء کو یہ ٹائل محراب میں نصب کی اور دعا کروائی۔

رپورٹ پیش کئے جانے کے بعد مکرم امیر صاحب نے مسجد کی تعمیر کے کام میں غیر معمولی حصہ لینے والے احباب کو تحائف دیئے اور ان سب کا شکریہ ادا کیا۔

بعد ازاں مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ کونگو نے اپنی اختتامی تقریر میں مساجد بنانے کی غرض و غایت اور مساجد امن کا گہوارہ ہونے اور اس حوالہ سے اسلامی تعلیمات کا ذکر کیا۔ امیر صاحب نے حکومت وقت کے نمائندوں کو یقین دہانی کروائی کہ جماعت احمدیہ کی مساجد میں ہرگز کوئی غیر قانونی کام نہیں ہوتے۔

اس کے بعد مکرم امیر صاحب نے معزز مہمانوں کو کتب اور تحائف دیئے اور دعا کے ساتھ یہ تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔ تمام حاضرین کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔تقریب کی کُل حاضری سات صد کے قریب تھی۔

مہمانوں کے تأثرات

درج ذیل مہمانوں کو اپنے تأثرات کا اظہار کرنے کا موقع دیا گیا۔ سب نے مسجد کی تعمیر پر مبارکباد دی، جماعت احمدیہ کے کاموں کو سراہا اور افتتاحی تقریب میں شامل ہونے پر اپنی سعادتمندی کا اظہار کیا۔ تحصیل نائب ایڈمنسٹریٹر صاحب، نمائندہ مئیر صاحب کلکوت، مکرم الیگزینڈر صاحب سیکٹر چیف، مکرم رمضان Shiga صاحب، مکرم جمعہ MEKESE صاحب، مکرم یوسف Watembe صاحب، مکرم حمیدو Sanda صاحب، مکرم سلمان Kanku صاحب جنرل سیکرٹری کونگو، مکرم عبدالصالح مدیس نیشنل سیکرٹری امور خارجہ اور مکرم انس محمد Musu صاحب نیشنل سیکرٹری تعلیم القرآن و وقف عارضی۔

اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کونگو کو ترقیات سے نوازے اور مزید مساجد تعمیر کرنے کی توفیق دے۔

☆...☆...☆

تنزانیہ (مشرقی افریقہ)

تنزانیہ کے ریجن سیمیو کے گاؤں Itilima میں مسجد بیت الرحیم کا بابرکت افتتاح

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ تنزانیہ کو 16 / جولائی 2017ء Simiyu ریجن کے گاؤں Itilima میں نئی مسجد کا افتتاح کرنے کی توفیق ملی۔

Itilima میں جماعت احمدیہ کا قیام دسمبر 2016ء میں ہوا اور اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیوں کی تعداد 250 ہو گئی ہے۔ مسجد کے ساتھ ساتھ یہاں مشن ہاؤس بھی تعمیر کیا گیا ہے۔

دسمبر 2016ء میں مسجد کی تعمیر کے لئے پلاٹ خریدا گیا اور اس کی تعمیر کا آغاز اپریل 2017ء میں ہوا جو جون 2017ء میں پایۂ تکمیل کو پہنچی۔

مکرم طاہر محمود چوہدری صاحب امیر جماعت احمدیہ تنزانیہ نے مسجد بیت الرحیم کا افتتاح 16 جولائی 2017ء بروز اتوار کیا۔

مکرم وسیم احمد خان صاحب، ریجنل مبلغ موانزہ، شیانگا وسیمیو ریجنز کی مرسلہ رپورٹ کے مطابق افتتاحی تقریب کا آغاز صبح ساڑھے گیارہ بجے تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ اس کے بعد جماعتی و غیر از جماعت مہمانوں کا تعارف کروایا گیا۔ بعد ازاں ڈسٹرکٹ کمشنر Itilima کے نمائندہ نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے اپنی تقریر میں کہا کہ اس ضلع میں مسجد بنانے پر ہم جماعت احمدیہ کے شکرگزار ہیں۔ آپ لوگوں کا یہاں آنا باعث برکت ہے۔ آپ ہمارے مقامی لوگوں کو تعلیم دیں تا کہ معاشرے میں جرائم کم ہوں۔ Itilima کو اپنا گھر سمجھیں اور ملک کی ترقی کے لئے دعا کریں۔

اس کے بعد مکرم طاہر محمود چوہدری صاحب امیر جماعت احمدیہ تنزانیہ نے تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور اپنی تقریر میں مساجد تعمیر کرنے کی غرض و غایت بیان کی۔ نیز مساجد کے حوالہ سے اس زمانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اُس حدیث کا ذکر کیا جس میں اس پیشگوئی کا ذکر ہے کہ ایک زمانہ آئے گا کہ بڑی بڑی مساجد بنائی جائیں گی لیکن وہ مساجد ہدایت سے خالی ہوں گی۔ آپ نے بتایا کہ یہ وہ وقت ہے جس کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امام مہدیؑ کی آمد کی خبر دی ہے۔ چنانچہ ہم وہ خوش قسمت لوگ ہیں جنہوں نے امام مہدیؑ کو قبول کیا۔ اس کے بعد آپ نے جماعت احمدیہ کی خصوصیات اور جماعت کے مشن پر روشنی ڈالی۔

آخر پر مکرم امیر صاحب نے دعا کروائی اور پروگرام اپنے اختتام کو پہنچا۔ پروگرام کی کُل حاضری 160 رہی۔

☆...☆...☆

فجی آئی لینڈ

ذیلی تنظیموں کے 42ویں نیشنل سالانہ اجتماعات کا کامیاب انعقاد

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ جزائر فجی کی ذیلی تنظیموں (مجلس خدام الاحمدیہ، مجلس انصار اللہ اور لجنہ اماء اللہ) کو 19 اور 20 / اگست 2017ء بمقام مارو اپنا بیالیسواں نیشنل سالانہ اجتماع بخیر و خوبی منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ ان اجتماعات کو کامیاب بنانے کے لئے تمام تنظیموں کے صدران نے چند ماہ پہلے ہی اپنے نصاب تیار کر کے تمام مجالس میں پہنچا دیئے۔ اور اجتماع کے علمی مقابلہ جات کی تیاری کے سلسلہ میں مقامی طور پر کلاسز کا انعقاد ہوتا رہا۔

نیشنل اجتماعات مارو میں منعقد ہونے کی وجہ سے مارو جماعت کے اطفال، خدام، انصار اور لجنہ کو خاص طور پر اجتماعات کی تیّاری میں حصہ لینے کی توفیق ملی۔ اجتماع سے پہلے مسجد اور مشن ہاؤس کو مختلف بینرز اور جھنڈیوں سے سجایا گیا۔

اِن اجتماعات کا باقاعدہ آغاز مورخہ 19 / جولائی بروز ہفتہ صبح ساڑھے دس بجے تقریب پرچم کشائی اور اجتماعی دعا سے ہوا۔ لوائے احمدیت مکرم مولانا محمود احمد صاحب امیر و مبلغ انچارج فجی اور فجی کا جھنڈا مکرم اسرار خان صاحب صدر مجلس انصار اللہ فجی نے لہرایا۔ بعد ازاں مکرم مولانا محمود احمد صاحب امیر و مبلغ انچارج فجی کی زیرِ صدارت افتتاحی تقریب کا آغاز تلاوتِ قرآنِ کریم مع اردو، انگریزی اور فجین ترجمہ سے ہوا۔ تمام تنظیموں کے عہد دہرانے کے بعد نظم اور پھر صدر جماعت مارو کی تقریر ہوئی۔ آپ نے تمام آنے والوں کو خوش آمدید کہا اور ضروری ہدایات دیں۔ اس کے بعد مکرم مولانا محمود احمد صاحب امیر و مبلغ انچارج فجی نے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبۂ جمعہ 4 اور 11 / اگست کے حوالہ سے ہر احمدی کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کی دس شرائط بیعت پر عمل پیرا ہونے، آپس میں پیار و محبت سے رہنے اور حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف خصوصیت سے توجہ دلائی اور آخر پر اجتماعی دعا کروائی۔

بعد ازاں تمام تنظیموں کے علمی مقابلہ جات ہوئے۔ دوسرے دن 20 / اگست بروز اتوار کا آغاز باجماعت نمازِ تہجد اور درس سے ہوا۔ اس روز ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔

نمازِ ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد اختتامی تقریب کا آغاز مکرم مولانا محمود احمد صاحب امیر و مبلغ انچارج فجی کی زیر صدارت تلاوتِ قرآنِ کریم مع ترجمہ سے ہوا۔ تمام تنظیموں کے عہد دہرانے کے بعد نظم پڑھی گئی اور پھر علمی اور ورزشی مقابلہ جات میں اوّل، دوم اور سوم پوزیشن حاصل کرنے والوں میں انعامات تقسیم کئے گئے۔

تقسیمِ انعامات کے بعد مکرم مولانا محمود احمد صاحب امیر و مبلغ انچارج فجی نے اپنے اختتامی خطاب میں قرآنِ مجید میں حضرت زکریاؑ کی اولاد کے حق میں دعا کے حوالہ سے تربیتِ اولاد اور مردوں عورتوں کے لئے اسلامی پردہ کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ آخر پر آپ نے اختتامی دعا کروائی۔ تمام تنظیموں کو ملا کر اجتماع کی کُل حاضری 217 رہی۔ مکرم نعیم احمد اقبال مبلغِ سلسلہ ناندی فجی کی مرسلہ رپورٹ کے مطابق امسال تمام مجالس کی نمائندگی ہوئی۔

☆...☆...☆

خریداران الفضل انٹرنیشنل سے گزارش

کیا آپ نے الفضل انٹرنیشنل کا سالانہ چندہ خریداری ادا کر دیا ہے؟ اگر نہیں تو براہ کرم اپنی مقامی جماعت میں ادائیگی فرما کر رسید حاصل کر لیں اور اپنے ملک کے مرکزی شعبہ اشاعت کو مطلع فرمائیں۔ رسید کٹواتے وقت اپنے AFC نمبر کا حوالہ ضرور درج کروائیں۔ شکریہ

(مینجر)

تنزانیہ کے ریجن سیمیو کے گاؤں Itilima میں مسجد بیت الرحیم کی ایک تصویر

Earlsfield Properties
We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession
175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

بقیہ: نمازجنازہ حاضروغائب

..................ازصفحہ نمبر2

پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ لمبا عرصہ گھٹیالیاں خورد میں بطور سیکرٹری وقف جدید خدمت بجالاتے رہے اور ہمیشہ اپنی ذمہ داری کو انتہائی محنت اور لگن سے ادا کیا۔ نمازوں کے پابند، چندہ جات میں باقاعدہ، غریبوں کے ہمدرد، صدقہ وخیرات کرنے والے، بہت مخلص، باوفا اور خوددار انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں پانچ بیٹے اور پانچ بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم سعادت احمد صاحب منیر (مربی سلسلہ) نظامت مال وقف جدید میں خدمت بجالا رہے ہیں۔

5۔ مکرمہ منصورہ ناہید صاحبہ۔ (بنت مکرم محمد اکرم مرحوم صاحب۔ جرمنی)

28 اکتوبر 2017ء کو ایک لمبی بیماری کے بعد 29 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ محترم چوہدری رحمت علی صاحب مرحوم آف دارالبرکات کی نواسی تھیں۔ بہت نیک، مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ خلافت کے ساتھ عقیدت کا تعلق تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

6۔ مکرم گلزار احمد صاحب (نوکوٹ۔ ضلع میرپور خاص۔ سندھ)

29/اکتوبر 2017ء کو 76 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ صوم وصلوٰۃ کے پابند، بہت نیک، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ پسماندگان میں 4 بیٹے اور 2 بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم تنویر احمد صاحب بطور امیر ضلع میرپور خاص خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

7۔ مکرمہ ماجدہ ریحانہ صاحبہ (بنت مکرم محمد مراد سیال صاحب مرحوم آف ملتان۔ حال ملٹن کینز۔ یوکے)

گزشتہ ماہ 60 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ مکرم مہر محمد عاشق صاحب آف ملتان کی نواسی تھی۔ پنجوقتہ نمازوں کی پابند، انتہائی نیک، صالح اور پرہیزگار خاتون تھیں۔ جماعتی کاموں میں ہمیشہ بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ خلافت اور خاندان حضرت مسیح موعودؑ سے بہت عقیدت اور محبت کا تعلق تھا۔ پسماندگان میں والدہ کے علاوہ دو بھائی اور دو بہنیں یادگار چھوڑی ہیں۔

8۔ مکرمہ محمودہ لطیف صاحبہ (اہلیہ مکرم سید عبداللطیف شاہ صاحب آف برمنگھم۔ یوکے)

23 اکتوبر 2017ء کو 82 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کے دادا حضرت شیخ صاحب دین صاحبؓ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ آپ نے قادیان میں تعلیم حاصل کی۔ حضرت اُمّ طاہرؓ اور حضرت مہر آپا کے ساتھ آپ کا قریبی تعلق تھا۔ تقسیم ہند کے بعد آپ کا خاندان کوئٹہ آ گیا اور وہاں آپ نے لجنہ کی جنرل سیکرٹری کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ 1966ء میں آپ کی شادی مکرم سید عبداللطیف شاہ صاحب کے ساتھ ہوئی جو کہ برمنگھم جماعت کے بانی ممبران میں سے تھے۔ چند سالوں سے آپ کی صحت اچھی نہیں تھی لیکن حضور انور کے خطبات سننے اور سلسلہ کا لٹریچر پڑھنے میں بہت باقاعدہ تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹے اور سات پوتے پوتیاں یادگار چھوڑے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

ہے عہدِ بیعت اپنا، ہمیں جان سے پیارا

ہے عہدِ بیعت اپنا ، ہمیں جان سے پیارا
جو اِس سے پھرے ، اُس کے مقدّر میں خسارہ
ہم عہد نبھائیں گے جو اللہ سے باندھا
حاضر ہے ہر اِک بوجھ اُٹھانے کو یہ کاندھا
ہم لوگ ہیں اِس دَور کا اِک تازہ شمارہ
ہے عہدِ بیعت اپنا ،ہمیں جان سے پیارا

ملتی ہے وفادار کو ہی عزت و شوکت
بدعہد کی قسمت میں کہاں رحمت و نصرت
بد بخت ہے وہ شخص کہ جو قول پہ ہارا
ہے عہدِ بیعت اپنا ، ہمیں جان سے پیارا

برکاتِ رسالت کا ہی جھرنا ہے خلافت
دُنیا کو ابھی علم نہیں کیا ہے خلافت؟
ہے موجِ حوادث میں سکوں بخش کِنارا
ہے عہدِ بیعت اپنا ، ہمیں جان سے پیارا

ہے بیعت کنندہ پہ سدا ہاتھ خدا کا
چھوڑے نہ وہ دامان اگر صبر و رضا کا
آخر کو بدل جاتا ہے خود وقت کا دھارا
ہے عہدِ بیعت اپنا ، ہمیں جان سے پیارا

اللہ سے باندھے گئے پیماں پہ ہیں نازاں
جو ہم پہ ہے اُس چشمِ نگہباں پہ ہیں نازاں
اُس آنکھ کا ہم خوب سمجھتے ہیں اشارا
ہے عہدِ بیعت اپنا ہمیں جان سے پیارا

اعداء کی نگاہوں میں تو مُسلم بھی نہیں ہیں
ہم لوگ مگر تختِ خلافت کے اَمیں ہیں
ہے اَوجِ ثریّا پہ مقدّر کا ستارا
ہے عہدِ بیعت اپنا ہمیں جان سے پیارا
جو اِس سے پھرے اُس کے مقدر میں خسارہ
ہے عہدِ بیعت اپنا ہمیں جان سے پیارا

(ارشاد عرشی ملک)

بقیہ: قرآن مجید، تورات اور اناجیل اربعہ

..................ازصفحہ نمبر14

جس سے میں خوش ہوں۔'' (متی باب3 آیت16-17)

(2) ''میرے باپ کی طرف سے سب کچھ مجھے سونپا گیا۔'' (متی باب11 آیت27)

(3) ''اس نے جواب میں کہا کہ میں اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے سوا اور کسی کے پاس نہیں بھیجا گیا۔'' (متی باب15 آیت24)

(4) ''شمعون پطرس نے جواب میں کہا تو زندہ خدا کا بیٹا مسیح ہے۔ یسوع نے جواب میں اس سے کہا مبارک ہے تو شمعون بریوناہ کیونکہ یہ بات گوشت اور خون نے نہیں بلکہ میرے باپ نے جو آسمان پر ہے تجھ پر ظاہر کی ہے۔'' (متی باب16 آیت16-17)

(5) ''فرشتہ نے اس سے کہا اے مریم! خوف نہ کر کیونکہ خدا کی طرف سے تجھ پر فضل ہوا ہے۔ اور دیکھ تو حاملہ ہوگی اور تیرے بیٹا ہوگا۔ اس کا نام یسوع رکھنا۔ وہ بزرگ ہوگا اور خدا تعالیٰ کا بیٹا کہلائے گا اور خداوند خدا اس کے باپ داؤد کا تخت اسے دے گا۔ اور وہ یعقوب کے گھرانے پر ابد تک بادشاہی کرے گا اور اس کی بادشاہی کا آخر نہ ہوگا۔''

(لوقا باب1 آیت30 تا33)

(6) ''پھر ایک بادل نے ان پر سایہ کرلیا اور اس بادل میں سے آواز آئی کہ یہ میرا پیارا بیٹا ہے اس کی سنو۔'' (مرقس باب9 آیت7)

(7) ''میرے باپ کی طرف سے سب کچھ مجھے سونپا گیا۔'' (لوقا باب10 آیت22)

لوقا اور مرقس میں خدا کی طرف سے یسوع ناصری کو جو الہام اور کلام ہوا وہ اوپر درج کیا گیا ہے مگر شیطان کی طرف سے جو یسوع ناصری کو کہا گیا وہ یہ ہے:

(1) ابلیس نے اس سے کہا کہ ''اگر تو خدا کا بیٹا ہے تو اس پتھّر سے کہہ کہ روٹی بن جائے۔'' (لوقا باب4 آیت3)

(2) ابلیس نے کہا: ''یہ سارا اختیار اور ان کی شان و شوکت میں تجھے دے دوں گا کیونکہ یہ میرے سپرد ہے اور جس کو چاہتا ہوں دیتا ہوں۔ پس اگر تو میرے آگے سجدہ کرے تو یہ سب تیرا ہوگا۔'' (لوقا باب4 آیت6)

(18) اور وہ (ابلیس) اسے یروشلیم میں لے گیا اور ہیکل کے کنگرے پر کھڑا کر کے اس سے کہا اگر تو خدا کا بیٹا ہے تو اپنے تئیں یہاں سے نیچے گرا دے۔ (لوقا باب4 آیت9)

یوحنا کی انجیل میں لکھا ہے:

(1) ''باپ مجھ سے اس لئے محبّت رکھتا ہے کہ میں اپنی جان دیتا ہوں تاکہ اسے پھر لے لوں۔ کوئی اسے مجھ سے چھینتا نہیں بلکہ میں اسے آپ ہی دیتا ہوں مجھے اس کے دینے کا بھی اختیار ہے اور اسے پھر لینے کا بھی اختیار ہے۔ یہ حکم میرے باپ سے مجھے ملا۔''

(یوحنا باب10 آیت17-18)

(2) ''اب میری جان گھبراتی ہے۔ پس میں کیا کہوں؟ اے باپ! مجھے اس گھڑی سے بچا لیکن میں اسی سبب سے تو اس گھڑی کو پہنچا ہوں۔ اے باپ! اپنے نام کو جلال دے۔ پس آسمان سے آواز آئی کہ میں نے اس کو جلال دیا ہے اور پھر بھی دوں گا۔'' (یوحنا باب12 آیت27-28)

(3) ''جو کلام تم سنتے ہو وہ میرا نہیں بلکہ باپ کا ہے جس نے مجھے بھیجا۔'' (یوحنا باب14 آیت24)

☆...☆...☆

بقیہ: الفضل ڈائجسٹ

..................ازصفحہ نمبر18

مخلص خاوند تھے۔ آپ کی اہلیہ بڑی قربانی دینے والی دعاگو خاتون ہیں۔ احمدیت کی برکت سے سب بچے خوشحال ہیں اور کاروبار کرتے ہیں۔

ایک بار صوفی صاحب کو بس کے سفر کے دوران کسی نے دھوکہ دے کر نشہ آور چیز کھلادی اور پھر اُن کی رقم اور دیگر اشیاء ہتھیا کر اُنہیں سول ہسپتال گوجرانوالہ چھوڑ آئے۔ اس واقعہ کے بعد آپ کی صحت دن بدن خراب ہوتی گئی۔ تاہم جب بھی موقع ملتا، آپ ربوہ چلے جاتے اور کئی کئی دن وہاں رہتے۔ گاؤں میں ہوتے تو بچوں کو قرآن مجید پڑھاتے اور اکثر مسجد میں ہی قیام ہوتا۔ دنیاداری سے بالکل لاتعلق ہو گئے تھے۔ رمضان میں سارا مہینہ مسجد میں رہتے تھے اور کھانا بھی وہیں پہنچا دیا جاتا۔ قرآن کی قراءت بڑی خوش الحانی سے کرتے تھے۔ حدیث پر بھی دسترس تھی۔ مربیان سے بڑی علمی گفتگو کرتے۔

4 جنوری 2011ء کو آپ نے وفات پائی۔

...❁...❁...❁...

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ: محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم و دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

جلسہ سالانہ قادیان 2011ء کی یادیں

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 7 مارچ 2012ء میں مکرم محمد شفیع خان صاحب نے جلسہ سالانہ قادیان 2011ء کے حوالہ سے اپنے مشاہدات قلمبند کئے ہیں۔

مضمون نگار رقمطراز ہیں کہ جلسہ کے دوران ایسے مناظر دیکھے کہ روح کو بے پناہ سکون اور تازگی ملی اور ایمان کو پختگی نصیب ہوئی۔ جلسہ میں شمولیت کے لئے معذور بھی آئے تھے جن کے عزیز و اقارب جلسہ کے فیوض و برکات سے استفادہ کے لئے انہیں ویل چیئرز پر دھکیل دھکیل کر نمازوں، تہجد اور جلسہ گاہ کی طرف لے جایا کرتے تھے۔ سینکڑوں خواتین اپنے نومولود شیرخوار بچوں کو اٹھائے اس امر سے بے نیاز آئی ہوئی تھیں کہ قادیان کے سردترین موسم میں ان کے لخت جگر پر کیا گزرے گی۔

مساجد میں تہجد اور نمازوں کی ادائیگی کے دوران جو روح پرور نظارے دیکھنے کو ملے وہ ایمان افروز اور قابل رشک تھے۔ مسجد مبارک میں جگہ پانے کے لئے رات کے پچھلے پہر نماز تہجد کے لئے کئی ضعیف اور معذور خواتین بھی سخت سردی میں رواں دواں نظر آتے۔ کئی ضعیف خواتین کو ان کی بہنیں اور بیٹیاں سہارا دے کر یا کندھوں پر اٹھا کر سیڑھیاں چڑھتے دیکھی گئیں۔ مسجد اقصیٰ کی بیسمنٹ میں بہت سی کرسیاں ان نحیف و ضعیف لاچار مہمانوں کے لئے لگائی گئی تھیں۔ تہجد کی جماعت ادائیگی تو ایک ایسا منظر پیش کرتی تھی کہ انسان پر وجد طاری ہو جاتا۔ آنسو خدائے ذوالجلال کے حضور ایسے بہنے لگتے جیسے نمازی اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہے ہوں۔ ائمۃ الصلوۃ کی قراءت میں نہ صرف ٹھہراؤ تھا بلکہ سوز بھی تھا۔ اس خوبصورتی سے قراءت فرماتے کہ روح کی گہرائی میں خدا کا یہ کلام گھر کرلیتا۔ مسجد مبارک میں تہجد و نمازوں کے دوران رب العزت کے حضور فریادیں، دعائیں، التجائیں اور گریہ وزاری ایک حشر برپا کئے ہوئے تھی۔ مغرب اور عشاء کی نمازوں کا حال بھی اس سے مختلف نہ تھا۔

روزانہ فجر کی نماز کے بعد درس ہوتا اور پھر سینکڑوں مہمان خواتین و مرد مساجد میں طلوع آفتاب تک قرآن کریم کی تلاوت کرتے۔ نوافل کی کثرت سے ادائیگی تو ہر مہمان بغیر کوئی لمحہ گنوائے شروع کردیتا۔ جونہی وہ قادیان میں قدم رکھتا یوں درود و سلام آنحضرت ﷺ پر بھیجنے کا سلسلہ زور و شور سے شب و روز جاری ہو جاتا۔ قادیان کی گزرگاہوں پر جہاں قرآنی آیات اور ارشادات عالیہ درج تھے وہیں جگہ جگہ بینرز آویزاں تھے جن پر جلی حروف میں لکھا تھا کہ آنحضور ﷺ پر خوب خوب درود بھیجو۔ مسنون دعائیں کثرت سے پڑھی جارہی تھیں جس سے قادیان کی فضائیں فرش سے عرش تک منور و معطر تھیں۔ کلام اللہ کی برکات سے قادیان کو اللہ تعالیٰ کی رحمت کی چادر نے ڈھانپ رکھا تھا۔

اللہ تبارک تعالیٰ کا خاص فضل اور رحم دیکھئے کہ قادیان میں کئی روز سے سخت سردی تھی اور سرشام ہی گہری کُہر چھانا شروع ہو جاتی تھی۔ صبح تک ایسا موسم ہوتا کہ ہاتھ کو ہاتھ سجھائی نہ دیتا تھا اور دن چڑھے بھی دیر تک کُہر سے سردی محسوس ہوتی رہتی۔ لیکن جلسہ کے پہلے روز ہی صبح 9 بجے تک نہ صرف کُہر مکمل طور پر چھٹ گئی بلکہ تیز دھوپ بھی نکل آئی جس میں جلسہ کی افتتاحی تقریب نہایت اطمینان سے جلسہ کے شایانِ شان منعقد ہوئی۔ جلسہ کے تینوں ایام نہایت اچھے موسم میں وقوع پذیر ہوئے۔

روزانہ ہی نمازوں کی ادائیگی کے بعد تاخیر سے مسجد سے نکلتا تا کہ اپنے جوتے تلاش کرنے کی زحمت سے بچ سکوں کیونکہ مقررہ جگہ پر ہزاروں نمازیوں کے جوتوں کے ڈھیر لگ جاتے تھے۔ جلسہ کے دوسرے روز مغرب اور عشاء کی نمازوں کی ادائیگی کے بعد میں جلدی میں تھا اور جلدی میں اپنے جوتے سے مشابہت رکھنے والا ایک جوتا اٹھایا اور پہن کر اپنے مسکن پر آگیا۔ وہاں پہنچ کر پتہ چلا کہ میرا نیا جوتا وہیں رہ گیا ہے اور یہ ایک پرانا جوتا میں پہن آیا ہوں۔ قادیان آنے والے مہمانوں کا تقویٰ دیکھیں کہ اگلی صبح تہجد کے وقت میں نے تبدیل شدہ پرانے جوتے وہیں رکھ دیئے جہاں سے پہنے تھے۔ نماز کی ادائیگی کے بعد میں عمداً ذرا دیر سے جوتوں کی مقررہ جگہ پر آیا تو میرے نئے جوتے وہاں پڑے تھے اور جن صاحب کے ساتھ میری غلطی کی وجہ سے تبدیل ہو گئے تھے وہ اپنے پرانے جوتے لے گئے تھے۔

...❀...❀...

مکرم ناصر احمد صاحب ظفر بلوچ

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 4 اپریل 2012ء میں مکرم ابن کریم صاحب کے قلم سے مکرم ناصر احمد ظفر صاحب بلوچ کا ذکرخیر کیا گیا ہے۔

مکرم ناصر احمد بلوچ صاحب بڑی حکمت کے ساتھ بڑے زمینداروں اور سیاستدانوں کا رُخ خلافت کی طرف اس طرح موڑتے تھے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ اور آپ کے بعد موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کو دعا کے خطوط لکھنے کے بارے راغب کرتے بلکہ لکھوا کر فیکس کرواتے اور پھر جو جواب آتا وہ اُن تک پہنچاتے۔ سرکاری اداروں کے ساتھ تعلقات اور امور کے خاص ماہر تھے۔ آپ کے اخلاق سلیقہ اور نیکی و خلوص اور مہمان نوازی کی وجہ سے دوسرے آپ کی طرف کھنچے چلے آتے تھے۔ یہ فن خدا نے آپ کی مدبرانہ صلاحیتوں اور عاجزانہ و منکسرانہ مزاج کی وجہ سے ودیعت کیا ہوا تھا۔ عاجزی اور انکساری کا عالم یہ تھا کہ بعض تیز مزاج لوگ آپ کو اپنے مسائل کے سلسلہ میں منہ پر سخت الفاظ کہہ دیتے تھے مگر اس مخلص خادم سلسلہ کی پیشانی پر کوئی بل نہ آتا۔

ایک سابق صدر صاحب عمومی نے بتایا کہ ان کے کاموں میں برکت کا راز یہ تھا کہ کسی بھی انتظامی اور سیاسی معاملہ میں کوئی بڑے سے بڑا افسر بھی کوئی بات کہتا تو جواب میں کہتے کہ میں اپنے افسر سے بات کرنے کے بعد جواب دوں گا۔ پھر نہایت عاجزی سے اپنی رائے کا اظہار کرتے ہوئے وہ معاملہ متعلقہ عہدیدار کے سامنے رکھتے اور پھر جو نظام جماعت کہتا وہ مؤقف بلاچون و چرا اپنا لیتے۔ آپ کے بیٹے بیان کرتے ہیں کہ مرحوم کی آخری بیماری میں گھر پر ایک کانسٹیبل آیا اور اس نے ڈی ایس پی صاحب کی طرف سے ایک پیغام دیا۔ آپ نے اس کو کہا کہ جس طرح تم اپنے افسر کے ماتحت ہو میں بھی بالکل اسی طرح اپنے نظام اور اپنے افسر کے ماتحت ہوں۔ میں یہ معاملہ صدر صاحب عمومی کو بھجواتا ہوں جو وہ ارشاد فرمائیں گے اس کے مطابق عمل ہوگا۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں: ''اطاعت کوئی چھوٹی بات نہیں اور سہل امر نہیں، یہی ایک موت ہوتی ہے۔ جیسے ایک زندہ آدمی کی کھال اتار دی جائے ویسے ہی اطاعت ہے''۔ دراصل یہی وہ بنیادی عنصر ہے جس کی وجہ سے نظام جماعت کی رُوح قائم ہے۔

مراد آباد کے مشہور مصنف جناب اشفاق حسین صاحب ممتاز (سابق میونسپل کمشنر مراد آباد) اپنے کتابچہ ''خون کے آنسو'' میں لکھتے ہیں: ''ہم سات کروڑ تو ہیں لیکن ہم سات کروڑ آدمیوں کی بھیڑ ہیں۔ ہم اپنے آپ کو جماعت نہیں کہہ سکتے۔ البتہ احمدی صاحبان اپنے آپ کو جماعت کہہ سکتے ہیں''۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی ایک خوبی کا اظہار کچھ اس طرح بھی فرمایا تھا کہ وہ تمام معاملات خلیفۃ المسیح کو بھجوا دیتے تھے۔ دعاؤں کا رُخ، لوگوں کا رُخ خلیفۃ المسیح کی طرف کرتے تھے۔ اسی انداز کی جھلک نمایاں طور پر مکرم ناصر احمد ظفر صاحب میں بھی دیکھی جاسکتی تھی۔ ایک معزز سیاسی شخصیت جو تعزیت کے لئے آئی۔ وہ بھری مجلس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ، حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا نام نہایت احترام سے اور بڑی محبت سے 'حضرت' کا لقب استعمال کرتے ہوئے لے رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ مرحوم ہمارے اور جماعت کے درمیان پل کا کردار ادا کرتے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ مرحوم کے توجہ دلانے پر وہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ اور حضور انور ایدہ اللہ سے لندن جاکر بھی مل چکے ہیں۔

مکرم ناصر احمد ظفر صاحب کے ڈرائنگ روم میں آویزاں ایک تصویر کا پس منظر یہ تھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے آپ کو اپنی زمین پر احمد نگر بلایا اور کھڑا کرکے کیمرہ سیٹ کیا اور خود آکر ازراہ شفقت ساتھ کھڑے ہوگئے اور اپنے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت عطا فرمائی۔

مرحوم بیشمار خوبیوں کے مالک تھے۔ باطنی خوبیاں تو تھیں ہی ظاہری صفائی ستھرائی خوش لباس خوش ذوقی خوش گفتاری بھی آپ کی زندگی کا مرصع تھی۔ ذوقِ عبادت جوانی سے ہی تھا۔ تہجد اور پنج وقتہ نماز کے پابند تھے۔

...❀...❀...

مکرم صوفی محمد صدیق صاحب

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 5 مارچ 2012ء میں مکرم سیف اللہ وڑائچ صاحب نے اپنے مضمون میں محترم صوفی محمد صدیق صاحب آف سعداللہ پور (ضلع منڈی بہاؤالدین) کا ذکرخیر کیا ہے۔

مکرم صوفی محمد صدیق صاحب 1934ء میں بستی پٹھاناں میں محمد اسماعیل آرائیں کے گھر پیدا ہوئے۔ ان کے نانا بڑے زمیندار اور نمبردار تھے۔ صوفی صاحب نے قرآن اور حدیث کی تعلیم حاصل کی اور ابھی میٹرک میں تھے کہ تقسیم ملک ہوگئی تو آپ کے خاندان کا ایک حصہ سعداللہ پور آکر آباد ہوگیا۔ یہاں آپ نے اپنے ایک بھائی کے ساتھ زمینداری کے ساتھ ساتھ کریانہ کی دکان شروع کرلی۔

صوفی صاحب بڑے نرم مزاج، شفیق اور ایثار کرنے والے انسان تھے۔ آپ کی خوش مزاجی اور ہردلعزیزی کی وجہ سے دکان خوب چلتی تھی۔ ایک پڑھے لکھے اور صاحب علم درویش صفت انسان تھے۔ چند احمدی دکانداروں سے آپ کی علمی بحث جاری رہتی۔ لٹریچر کا مطالعہ بھی کرتے رہتے تھے۔ چنانچہ حق آشکار ہوگیا اور آپ نے 1954ء میں احمدیت قبول کرلی۔

آپ کے احمدی ہونے پر برادری نے آپ کا بائیکاٹ کرکے آپ کو گھر سے نکال دیا۔ اور آپ کی بیوی غفوراں بیگم صاحبہ کو اُن کے ایک اپاہج بیٹے کی وجہ سے گھر میں ایک چارپائی دے کر باقی سب کچھ چھین لیا گیا۔ چنانچہ صوفی صاحب اپنا زیادہ وقت مسجد میں یا دکان پر گزارنے لگے۔ اکثر مسجد میں ہی سو جاتے، بیوی چوری چھپے کچھ کھانے پینے کو دے دیتی ورنہ اکثر بھوکے ہی سو جاتے۔ جب آپ کے سسرال کو آپ کے احمدی ہونے کا علم ہوا تو وہ اپنی بیٹی کو ساتھ لے گئے اور طلاق کا مطالبہ کردیا لیکن بیٹی نے طلاق لینے سے انکار کردیا۔

صوفی صاحب کی جماعت میں شمولیت کے بعد خدا نے کاروبار میں خوب برکت ڈالی اور دن دگنی رات چوگنی ترقی ہونے لگی۔ آپ تبلیغ بھی خوب کرتے۔ آخر آٹھ سال کا عرصہ گزرا تو ماں باپ نے بائیکاٹ میں نرمی کردی۔ اگرچہ سسرال نے سخت دلی کا مظاہرہ جاری رکھا لیکن آپ کی اہلیہ نے فیصلہ کُن انداز میں کہہ دیا کہ اگر میں نے رہنا ہے تو صوفی صدیق کے ساتھ ہی رہنا ہے۔ آخر گھر والے مجبور ہوگئے اور غفوراں بیگم سعداللہ پور آگئی۔ پھر خدا نے چار بیٹے اور ایک بیٹی عطا کئے۔ سارے بچے خدا کے فضل سے تندرست پیدا ہوئے اور بیوی بھی احمدی ہوگئی۔

صوفی صاحب ایک ہمدرد دوست، شفیق باپ اور

باقی صفحہ نمبر 17 پر ملاحظہ فرمائیں

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 19 مارچ 2012ء میں شامل اشاعت مکرم ابن کریم صاحب کی ایک نظم سے انتخاب پیش ہے:

دل سے اُٹھتی ہے صدائے قادیاں تیرے لئے
میری یادوں کا دیا ہے ضوفشاں تیرے لئے
پا بہ زنجیر ستم اپنے ہی گھر میں ہیں جو آج
ہیں تڑپتی ان کی روحیں قادیاں تیرے لئے
تیری خاطر جان بھی اور آن بھی قربان ہے
بُن رہی ہے کہکشاں یہ داستاں تیرے لئے
ہے پہنچتی سب جگہ پر اب نوائے قادیاں
ہے ہمہ تن گوش دیکھو سب جہاں تیرے لئے
''ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج''
بڑھ رہا ہے سوچ کر یہ کارواں تیرے لئے
''صدق سے میری طرف آؤ اسی میں خیر ہے''
ہے معیّن فی الحقیقت یہ اماں تیرے لئے
کیوں بھٹکتا ہے حلیم خستہ جاں یوں دربدر
ہر گھڑی دل میں لئے آہ و فغاں تیرے لئے

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide
December 22, 2017 – December 28, 2017

Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8877 5529 or +44 20 8877 5530

Friday December 22, 2017

00:00 World News
00:20 Tilawat: Surah Al-Baqarah, verses 64-92.
00:35 Dars-e-Tehreerat
01:05 Yassarnal Qur'an: Lesson no. 15.
01:30 Inauguration Of Baitul Ghafoor Mosque: Recorded on March 18, 2012.
02:55 Spanish Service
03:30 Pushto Muzakarah
04:10 Tarjumatul Qur'an Class: Rec. January 10, 1996.
05:20 Seekers Of Treasure
06:00 Tilawat: Surah Yoosuf, verses 54-101.
06:20 Dars-e-Hadith
06:35 Yassarnal Qur'an: Lesson no. 32.
07:00 Beacon Of Truth: Rec. November 27, 2016.
07:45 The Concept Of Bai'at
08:00 Qasas-ul-Ambiyaa
09:00 Huzoor's Reception In Parliament: Recorded on November 4, 2013.
10:00 In His Own Words
10:30 Food for Thought
11:05 Deeni-o-Fiqahi Masail
11:35 Tilawat [R]
11:55 Hamara Aaqa
12:30 Live Proceedings From Baitul Futuh Mosque
13:00 Live Friday Sermon
14:00 Live Proceedings From Baitul Futuh Mosque
14:30 Shotter Shondhane: Rec. December 26, 2014.
15:30 Qasas-ul-Ambiyaa [R]
16:30 Friday Sermon [R]
17:45 Noor-e-Mustafwi
18:00 World News
18:15 Rishta Nata Ke Masa'il
18:30 Beacon Of Truth [R]
19:30 Deeni-o-Fiqahi Masail [R]
20:00 Huzoor's Reception In Parliament [R]
20:45 The Life Of Hazrat Khalifatul-Masih III (ra)
20:55 In His Own Words [R]
21:25 Qasas-ul-Ambiyaa [R]
22:30 Friday Sermon [R]
23:45 The Life Of Hazrat Khalifatul Masih IV (ra)

Saturday December 23, 2017

00:00 World News
00:30 Tilawat
00:50 Masjid Yadgar Rabwah
01:00 Yassarnal Qur'an
01:30 Huzoor's Reception In Parliament
02:15 Noor-e-Mustafwi
02:30 In His Own Words
03:05 Beacon Of Truth
04:00 Friday Sermon
05:10 Introduction To Waqf-e-Jadid
05:30 Deeni-o-Fiqahi Masail
06:00 Tilawat
06:15 Dars-e-Hadith
06:35 Al-Tarteel: Lesson no. 8.
07:05 Roshan Hui Baat
07:35 Open Forum
08:00 International Jama'at News
08:50 Friday Sermon: Recorded on December 22, 2017.
10:00 In His Own Words
10:35 Dua-e-Mustaja'ab
11:15 Indonesian Service
12:15 Tilawat [R]
12:30 Al-Tarteel [R]
13:00 Live Intikhab-e-Sukhan
14:10 Bangla Shomprochar
15:15 Qur'anic Archaeology
16:00 Live Rah-e-Huda
17:30 Al-Tarteel [R]
18:00 World News
18:20 Roshan Hui Baat [R]
18:50 Open Forum [R]
19:20 Dua-e-Mustaja'ab [R]
20:00 Huzoor's Address At Lajna Ijtema UK: Recorded on October 3, 2010.
21:00 International Jama'at News [R]
21:50 Friday Sermon [R]
23:05 Qur'anic Archaeology [R]
23:45 Introduction To Waqf-e-Jadid

Sunday December 24, 2017

00:05 World News
00:20 Tilawat
00:35 Dars-e-Hadith
00:45 Al-Tarteel
01:20 Huzoor's Address At Lajna Ijtema UK
02:15 Introduction To Waqf-e-Jadid
02:35 In His Own Words
03:10 Roshan Hui Baat
03:35 Open Forum
04:05 Friday Sermon
05:20 Qur'anic Archaeology
06:00 Tilawat
06:15 Dars-e-Hadith
06:30 Yassarnal Qur'an: Lesson no. 32.
06:50 Rah-e-Huda: Recorded on December 23, 2017.
08:30 The Review Of Religions
09:00 Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna: Recorded on November 19, 2017.
10:05 In His Own Words
10:35 Seekers Of Treasure
11:15 Indonesian Service
12:15 Tilawat [R]
12:35 Yassarnal Qur'an [R]
13:00 Friday Sermon [R]
14:10 Shotter Shondhane: Rec. December 26, 2014.
15:10 Homeopathy And Its Miracles
15:45 Rishta Nata Ke Masa'il
16:00 Live Press Point
17:20 Yassarnal Qur'an [R]
17:35 History Of MTA In Mauritius
18:00 World News
18:25 Story Time
18:45 Rishta Nata Ke Masa'il [R]
19:00 Live Face2Face
20:00 Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna [R]
21:05 Ghazwat-e-Nabi [R]
22:00 Husn-e-Biyan
22:30 Friday Sermon [R]
23:45 The Review Of Religions [R]

Monday December 25, 2017

00:15 World News
00:30 Tilawat
00:45 Dars-e-Hadith
01:00 Yassarnal Qur'an
01:20 Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna
02:25 In His Own Words
03:00 Ghazwat-e-Nabi
04:00 Friday Sermon
05:20 Seekers Of Treasure
06:00 Tilawat
06:20 Dars-e-Hadith
06:35 Al-Tarteel: Lesson no. 8.
07:00 Rencontre Avec Les Francophones: Recorded on September 5, 1997.
08:05 Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood (as)
08:30 Malayalam Service
09:00 Huzoor's Reception In Japan: Recorded on November 9, 2013.
09:55 In His Own Words
10:30 Kids Time
11:05 Friday Sermon: Recorded on July 14, 2017.
12:00 Tilawat [R]
12:15 Dars-e-Hadith [R]
12:30 Al-Tarteel [R]
12:55 Friday Sermon: Recorded on January 20, 2012.
14:00 Bangla Shomprochar
15:05 Huzoor's Reception in Japan [R]
16:00 Aao Urdu Seekhein
16:30 International Jama'at News
17:25 Al-Tarteel [R]
18:00 World News
18:15 Somali Service
18:55 Malayalam Service [R]
19:25 The Review Of Religions
20:00 Huzoor's Reception in Japan [R]
20:55 In His Own Words [R]
21:30 Qasas-ul-Ambiyaa
22:25 Rencontre Avec Les Francophones [R]
23:30 Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood (as) [R]

Tuesday December 26, 2017

00:00 World News
00:20 Tilawat
00:35 Dars-e-Hadith
00:50 Al-Tarteel
01:20 Huzoor's Reception in Japan
02:25 In His Own Words
03:00 International Jama'at News
03:50 Rencontre Avec Les Francophones
05:00 Aao Urdu Seekhein
05:35 Malayalam Service
06:00 Tilawat: Surah Al-Hijr, verses 3-100.
06:20 Dars-e-Tehreerat
06:25 Yassarnal Qur'an: Lesson no. 33.
06:45 Liqa Ma'al Arab: Recorded on July 9, 1996.
07:50 Story Time
08:05 Art Class
08:35 Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna: Recorded on November 19, 2017.
09:40 In His Own Words
10:15 Khilafat-e-Haqqa Islamiya
11:00 Indonesian Service
12:00 Tilawat [R]
12:20 Dars-e-Tehreerat [R]
12:30 Yassarnal Qur'an [R]
12:55 Friday Sermon: Recorded on December 22, 2017.
14:00 Bangla Shomprochar
15:05 Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna [R]
16:05 Introduction To Waqf-e-Jadid
16:25 Face2Face: Recorded on December 24, 2017.
17:20 Discover Alaska
18:00 World News
18:20 Rah-e-Huda: Recorded on December 23, 2017.
20:00 Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna [R]
21:05 In His Own Words [R]
21:35 Spotlight
22:30 Liqa Ma'al Arab [R]

Wednesday December 27, 2017

00:00 World News
00:20 Tilawat
00:35 In His Own Words
01:10 Yassarnal Qur'an
01:30 Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna
02:40 Introduction To Waqf-e-Jadid
03:00 Face2Face
04:00 Liqa Ma'al Arab
05:05 Spotlight
06:00 Tilawat: Surah An-Nahl, verses 1-51.
06:15 Aao Husne Yar Ki Baatain Karain
06:30 Al-Tarteel: Lesson no. 8.
07:00 Question And Answer Session: Recorded on December 3, 1995.
08:05 Pakistan National Assembly 1974
09:00 Huzoor's Jalsa Salana Address Qadian: Recorded on December 28, 2010 from London.
10:00 In His Own Words
10:25 Deeni-o-Fiqa'hi Masa'il
11:00 Indonesian Service
12:05 Tilawat [R]
12:30 Al-Tarteel [R]
13:00 Friday Sermon: Recorded on December 22, 2017.
14:00 Bangla Shomprochar
15:05 Huzoor's Address At Khuddam Ijtema UK [R]
16:00 In His Own Words
16:30 Servants Of Allah
17:30 Al-Tarteel [R]
18:00 World News
18:20 Horizons d'Islam
19:25 Deeni-o-Fiqa'hi Masa'il [R]
20:00 Huzoor's Jalsa Salana Salana Address Qadian [R]
21:00 In His Own Words [R]
21:30 Servants Of Allah [R]
22:30 Question And Answer Session [R]
23:35 Introduction To Waqf-e-Jadid

Thursday December 28, 2017

00:00 World News
00:25 Tilawat
00:45 Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
01:00 Al-Tarteel
01:30 Huzoor's Jalsa Salana Salana Address Qadian
02:30 In His Own Words
02:55 Pakistan National Assembly 1974
05:00 Servants Of Allah
06:05 Tilawat: Surah Al-Hajj, verses 1-38.
06:20 Dars-e-Tehreerat
06:35 Yassarnal Qur'an: Lesson no. 73.
07:00 Tarjamatul Qur'an Class: Recorded on December 7, 1995.
08:05 Shama'il-e-Nabwi
08:40 The Prophecy Of Khilafat
09:00 Huzoor's Jalsa Salana Address Germany: Recorded on August 27, 2017.
10:05 In His Own Words
10:35 Safar-e-Hajj
11:15 Japanese Service
11:35 History Of Cordoba
12:00 Tilawat [R]
12:15 Dars-e-Tehreerat [R]
12:30 Yassarnal Qur'an [R]
13:00 Friday Sermon: Recorded on August 25, 2017.
14:05 Beacon Of Truth: Rec. December 4, 2016.
15:00 Huzoor's Jalsa Salana Address Germany [R]
16:05 In His Own Words
16:35 Persian Service [R]
17:05 Roots To Branches
17:35 Yassarnal Qur'an [R]
18:00 World News
18:25 Pakistan In Perspective [R]
19:25 Shama'il-e-Nabwi [R]
20:05 Friday Sermon [R]
21:00 In His Own Words
21:30 Safar-e-Hajj [R]
22:25 Tarjamatul Qur'an Class [R]
23:30 Roots To Branches

Please note MTA2 will be showing French service at 16:00 & German service at 17:00 (GMT).

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:info@alfazlintl.org

Vol 24 | Friday 22 December 2017 | Issue No. 51

جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ یُوکے منعقدہ (28تا30 جولائی 2017ء) کے موقع پر دنیا کے مختلف ممالک سے وفود کی آمد اور جلسہ میں شمولیت

ماریشس، یوگنڈا، کانگو کنشاسا، بورکینا فاسو، گیانا اور سری لنکا سے تشریف لانے والے امراء جماعت، صدران اور مبلغین کی حضور انور ایدہ اللہ سے دفتری ملاقاتیں۔ متفرق امور سے متعلق اُن کی رہنمائی اور کارکردگی کو بہتر بنانے کے لئے نہایت اہم زرّیں ہدایات۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ان ایّام میں غیر معمولی مصروفیات کا مختصر ذکر۔

عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر۔ لندن

قسط نمبر6

7/اگست 2017ء بروز سوموار

جلسہ سالانہ کے موقع پر جہاں مختلف ممالک سے آنے والے وفود حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کا شرف پاتے ہیں وہاں ان ممالک سے آنے والے امراء کرام، نیشنل صدران اور مبلغین انچارج صاحبان اور دیگر جماعتی عہدیداران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے دفتری ملاقات کی سعادت پاتے ہیں اور اپنی ان ملاقاتوں میں آئندہ سال کے پروگرام تبلیغی و تربیتی پلاننگ، مساجد، مشن ہاؤسز کی تعمیر اور اپنے ملک کے دیگر منصوبے اور متفرق امور و معاملات پیش کر کے ہدایات حاصل کرتے ہیں۔

آج بھی اسی پروگرام کے مطابق بعض جماعتی عہدیداران و مبلغین نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ دفتری ملاقات کرنے کی سعادت پائی۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام صبح دس بج کر پچیس منٹ پر شروع ہوا۔

☆ سب سے پہلے **امیر صاحب جماعت احمدیہ ماریشس** نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کی سعادت پائی۔

ملاقات کے دوران **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے رشتہ ناطہ کے حوالہ سے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا:**

آپ نوجوان بچوں اور بچیوں کی تربیت کریں اور ان کے لئے آپ کا شعبہ رشتہ ناطہ رشتے تلاش کرے۔ احمدیوں میں ہی رشتے ہونے چاہئیں۔ جو نئے احمدی ہیں ان کی بھی تربیت کریں تا کہ یہ بھی اپنے رشتے احمدی لڑکیوں سے کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے Rose Hill بلڈنگ کے حوالہ سے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا:

پہلے اس بلڈنگ کی structure engineering کی رپورٹ بھجوائیں اور اس کی فاؤنڈیشن چیک کریں۔ پہلے یہ رپورٹ بھجوائیں اس کے بعد میں دیکھوں گا کہ کیا فیصلہ کرنا ہے۔

❋..... مبلغین کے ماریشس میں قیام اور ویزہ میں توسیع کے حوالہ سے **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:**۔ اپنے پبلک ریلیشن بڑھائیں۔ تعلقات ہونے چاہئیں تا کہ ویزوں میں توسیع زیادہ سے زیادہ عرصہ کے لئے حاصل کی جاسکے۔

❋..... **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** جماعت جو بھی تبلیغی و تربیتی پروگرام بناتی ہے اس میں مبلغین بھی شامل ہونے چاہئیں۔ ایک تبلیغ کمیٹی بنائیں جس میں مبلغین بھی شامل ہوں اور باقاعدہ منصوبہ بندی کر کے تبلیغی پروگرام بنائیں۔ مشنری انچارج صاحب اس کمیٹی کو چیئر (Chair) کریں۔

❋..... **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** مبلغ انچارج جب امیر جماعت کے ساتھ مل کر کوئی پروگرام بناتا ہے تو پھر عاملہ کے کسی ممبر کے کہنے پر پروگرام میں تبدیلی نہیں کرنی۔ جب امیر فیصلہ دے دے کہ مبلغ نے یہ کام کرنا ہے یا یہ پروگرام کرنا ہے تو پھر اس پر عمل درآمد ہونا چاہئے۔ مبلغین کا کام ہی تبلیغ اور تربیت ہے۔ اس میں مبلغین کو کھل کر کام کرنے دینا چاہئے۔ اگر ان کے راستہ میں کوئی رکاوٹ ہے تو وہ دُور ہونی چاہئے۔

❋..... **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** تربیت کی بہت ضرورت ہے۔ خدام کے لئے بھی تربیتی پروگرام ہونے چاہئیں۔ مبلغین کو ان تربیتی پروگراموں میں شامل کریں۔ لجنہ بھی تربیتی پروگرام کرے۔

حضور انور نے فرمایا: امیر صاحب، مبلغ انچارج صاحب، صدر خدام الاحمدیہ، صدر لجنہ، سیکرٹری تبلیغ اور سیکرٹری تربیت ان سب کی پروگراموں کے حوالہ سے باقاعدہ میٹنگز ہوتی رہنی چاہئیں۔ سب سے بڑا مسئلہ تربیت کا ہے۔ اگر یہ حل ہوجائے تو باقی سارے مسائل بھی حل ہوجاتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہر سیکرٹری کو اپنی حدود میں رہتے ہوئے کام کرنا چاہئے۔

❋..... **حضور انور نے فرمایا:**۔ آپ کی ساری مساجد پانچوں نمازوں کے اوقات میں کھلنی چاہئیں۔ لوگ آئیں یا نہ آئیں لیکن مسجد کھلی ہونی چاہئیں۔ لوگوں کو بتائیں کہ پانچوں نمازوں کے اوقات میں مساجد کھلتی ہیں۔ ہر مسجد میں کسی کو مقرر کردیں جو وقت پر مسجد کھولے۔ وہاں تو بوڑھے لوگ ہیں جو باقاعدہ آسکتے ہیں۔ ان کو کہیں کہ آئیں اور مسجد کھولیں۔ ہر مسجد کے لئے کسی کو خادم مسجد مقرر کریں جو مسجد بھی صاف رکھیں اور وقت پر نماز کے لئے مسجد کھولیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ بحیثیت امیر خود بھی ہر جماعت کا وِزٹ کریں اور ہر جگہ جائیں اور خود دیکھیں کہ مساجد وقت پر کھلتی ہیں یا نہیں؟

امیر صاحب ماریشس کی ملاقات 10 بجکر 55 منٹ تک جاری رہی۔

....

☆ بعد ازاں **امیر صاحب جماعت احمدیہ یوگنڈا** نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ دفتری ملاقات کی سعادت پائی۔

امیر صاحب نے مزید مبلغین و معلمین کی ضرورت کا ذکر کیا۔ **اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا:** لوکل طور پر اپنے معلمین تیار کریں اور ان کے لئے تین سال کا کورس شروع کریں۔

مساجد کی تعمیر کے حوالہ سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا:۔ پانچ پانچ مساجد کا باقاعدہ پلان کریں۔ جب پانچ مکمل ہوجائیں تو پھر اگلی پانچ بنائیں۔ معلمین کے لئے ہر مسجد کے ساتھ چھوٹا مشن ہاؤس بھی بنادیں۔

❋..... امیر صاحب نے یوگنڈا کے اندر جماعتی سکولوں کی ضرورت کا بھی ذکر کیا جس پر **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:**۔ جو بھی سکول آپ کھولنا چاہتے ہیں ان کا باقاعدہ علیحدہ پلان بنا کر مجھے بھجوائیں۔

تبلیغی پروگراموں کے حوالہ سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔ جو بھی احمدی ہو رہے ہیں وہ ایمان میں مضبوط احمدی ہونے چاہئیں۔ ان کی تعلیم و تربیت کا ساتھ ساتھ انتظام ہونا چاہئے۔

❋..... یوگنڈا میں جماعت کا ایک وسیع و عریض قطعہ زمین ہے جس کا نام 'ربوہ' رکھا ہوا ہے۔ اس زمین کے حوالہ سے امیر صاحب نے بعض امور پیش کئے۔ اس پر **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ:**

ربوہ کی زمین کے بارہ میں علیحدہ پروجیکٹ بنا کر بھیجیں، پھر میں بتاؤں گا کہ کیا کرنا ہے۔

امیر صاحب یوگنڈا کی یہ ملاقات گیارہ بج کر دس منٹ تک جاری رہی۔

....

باقی صفحہ نمبر 11 پر ملاحظہ فرمائیں